

نوائے
افغان جہاد
جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ
اپریل 2011ء
وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
اور عزت تو صرف اللہ اور اس کے
رسول اور مومنین کے لیے ہے
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ثقیفۂ بنی ساعدہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تقریرِ اول

بعد از حمد و ثنا:

"تحقیق اللہ تعالیٰ نے ہم میں ایک رسول بھیجا کہ جو امت کی نگرانی کرے
تاکہ لوگ ایک اللہ کی عبادت کریں اور یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے پتھر
اور لکڑی کے بنائے ہوئے بتوں کی پرستش کرتے تھے۔ عرب کو اپنے آبائی دین کا چھوڑنا بہت
شاق اور گراں ہوا، پس حق جلّ شانہ' نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم میں سے مہاجرین اولین
کو توفیق خاص عطا فرمائی کہ سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی اور سب سے پہلے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غم گسار بنے اور قوم کی طرف سے جو
سخت سے سخت ایذائیں اور تکلیفیں پہنچیں ان پر صبر کیا۔ حالاں کہ اس وقت تمام لوگ ان کے مخالف تھے
مگر باوجود قلت تعداد کے، لوگوں کی دشمنی سے گھبرائے نہیں اور اس حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ
نہیں چھوڑا۔ پس مہاجرین اولین تمام لوگوں میں سب سے اوّل ہیں جنہوں نے روئے زمین پر اللہ کی عبادت
کی اور اللہ اور اس کے رسول پر سب سے پہلے ایمان لائے اور یہی لوگ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اولیا
اور عشیرہ ہیں۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت دار کنبہ دار ہیں اور یہی لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کے بعد امر خلافت کے سب سے زیادہ حق دار ہیں۔ اس معاملہ میں سوائے ظالم کے کوئی ان سے
نہیں جھگڑ سکتا۔ اور اے گروہِ انصار! تمہاری فضیلت اور دینِ اسلام میں سبقت کا کسی کو انکار نہیں۔
اللہ تعالیٰ نے تم کو پسند کیا اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اپنے دین کا انصار یعنی معین و
مددگار بنایا اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہاری طرف ہجرت کرائی۔ پس مہاجرین
اولین کے بعد ہمارے نزدیک تمہارا ہی مرتبہ ہے، کسی اور شخص کا نہیں۔ پس ہم امیر ہیں
اور تم ہمارے وزیر ہو بغیر تمہارے مشورے کے امور انجام نہیں دیے جائیں گے۔"

(سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم از مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر۴، شمارہ نمبر۴

جمادی الاوّل ۱۴۳۲ھ — اپریل 2011ء

حضرت کعب بن مرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جو شخص دشمن کو ایک تیر مارے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے درجات میں ایک درجہ کا اضافہ فرمادیں گے‘‘۔ (سنن النسائی)

اس شمارے میں



تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

قیمت فی شمارہ: ۱۵ روپے



قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع، نظام کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام ’نوائے افغان جہاد‘ ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو ابھارا

۲۱ مارچ کو فلوریڈا کے پادری ٹیری جونز نے قرآن پاک کو جلا کر اپنی جہنّم کو دھکایا۔ پادری یہ کام گذشتہ سال نائن الیون کی برسی پر بھی کرنا چاہتا تھا۔ اس صلیبی جنگ میں تو قدم قدم پر جناب رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات بابرکات اور قرآن مجید نشانہ ہیں، یہود و نصاریٰ جانتے ہیں کہ یہی دو مراکز ہیں جن کی بنیاد پر مسلمان اُن کے طاغوتی تسلط کو دنیا بھر سے ختم کرنے کے لیے جہاد فی سبیل اللہ کی راہ پاتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ اتنے واضح کاموں کے بعد بھی مسلمانوں کے بعض طبقات اُن سے مکالمہ کرنا چاہتے ہیں! رتی بھر غیرت و حمیت کی رتی بھی جس مسلمان میں موجود ہو وہ ان صلیبیوں کو دنیا میں زندہ دیکھنا گوارا نہیں کرسکتا۔ ہر گزرتا دن اس حقیقت کو مزید واضح کر رہا ہے کہ امت مسلمہ کے لیے عزت اور غلبے کا واحد راستہ شریعت مطہرہ کی روشنی میں جہاد فی سبیل اللہ ہی ہے۔

دوسری طرف ۱۹ مارچ کو امریکہ، برطانیہ، فرانس اور جرمنی نے اپنے حواریوں سمیت لیبیا پر حملہ کر دیا ہے اور یہ حملہ بھی صلیبی لونڈی 'سلامتی کونسل' کی اجازت سے ہوا ہے۔ عراق پر حملے میں جس طرح صدام کو بہانہ بنایا گیا تھا۔ لیبیا پر حملے میں قذافی کو بہانہ بنایا۔ اصل میں تو امتِ مسلمہ کی زمین اور وسائل ہی عالم کفر کی نظر ہوتی ہیں۔ شاید مشیت ایزدی میں افغانستان اور عراق کے بعد لیبیا میں بھی امریکی قبرستان بننا لکھا جا چکا ہے اور ان شاء اللہ اس قبرستان میں امریکی حواری قذافی بھی مدفون ہوگا اور بلادِ اسلامیہ میں شریعت کا پرچم لہرائے گا۔

افغانستان میں امریکہ کے چیف بردار مسخرے کرزئی نے کہا ہے کہ جولائی میں افغان فورسز سات علاقوں کا کنٹرول اتحادی فوجوں سے لے گی۔ ان علاقوں میں کابل، پنج شیر، بامیان، ہرات، مزار شریف اور ہلمند کا دارالحکومت لشکر گاہ کے علاوہ قصبہ مہترلام بھی شامل ہے۔ یہ بھی عجیب لطیفہ ہے کہ جن علاقوں میں بیالیس ممالک مل کر 'رٹ' قائم نہیں کر سکے ان میں تن تنہا افغان فوج کیا کرے گی؟ ایسا لطیفہ کرزئی کی زبان سے ہی مناسب لگتا ہے۔ ویسے زمینی حقائق بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ صلیبی افواج اب افغانستان سے تنگ آ چکی ہیں اور ان کو جیسے تیسے افغان فوج کے حوالے کر کے خود کو محفوظ ہونا چاہتی ہیں۔ روس بھی اپنے آخری دنوں میں ایسا ہی بے چین تھا اور سب کچھ نجیب کے سپرد کر رہا تھا اور شہری علاقوں میں اسی طرح اندھا دھند بمباری کیے جا رہا تھا جیسا کہ اب امریکہ اور اتحادیوں کا وطیرہ بن چکا ہے گویا کہ صلیبی روسیوں کی قدم بقدم پیروی کر رہے ہیں اور ان شاء اللہ اُسی انجام کو دیکھنے جا رہے ہیں جو اُن کے پیش رو سوویت یونین کا ہوا تھا۔

پاکستان میں ۲۷ جنوری کو شروع ہونے والا 'ریمنڈ ڈرامہ' بالآخر ۴۸ دنوں بعد اپنے منطقی انجام کو پہنچا۔ بھلا غلام کیونکر اپنے آقا کو کٹہرے میں کھڑا کر سکتے ہیں اور یہ ۴۸ دن بھی اپنی قیمت میں اضافے کے لیے صرف ہوئے وگرنہ 'نوکر کیہ تے نخرہ کیہ'۔ اس ڈرامے نے فوج سے لے کر خفیہ ایجنسیوں، عدلیہ اور سیاسی پارٹیوں تک سبھی کو بے نقاب کر دیا کہ امریکہ کی غلامی میں سب ایک سے بڑھ کر ایک ہیں اور یہ حقیقت بھی ایک بار پھر آشکارا ہوگئی کہ پاکستان کے حقیقی حکمران فوجی ہی ہیں۔ پردۂ سکرین پر چاہے کوئی زرداری ایکٹنگ کر رہا ہو یا یہ کردار کسی لیگ کے ذمہ تفویض کیا گیا ہو، حقیقی قوت نافذہ فوج ہی کے پاس ہے اور وہ ہی امریکہ کو الٰہ بنائے پوج رہی ہے۔ ڈیوس کو چھوڑنے کے اگلے روز ہی دتہ خیل کے جرگے پر ڈرون حملہ کر کے امریکیوں نے غلاموں کو اپنی اوقات کا پتہ دیا اور عجب بات یہ ہے کہ تین سو ڈرون حملوں کے بعد اس ڈرون حملے کی مذمت حکومت اور فوج کے پردھان منتریوں نے بھی کی گویا یہ وہ واحد حملہ ہے جو فوج کی مخبری کے بغیر ہوا۔ اس حملے کی مذمت کر کے ڈیوس ڈرامے سے اٹھنے والی خفت کو دور کرنا مقصود تھا۔

فلوریڈا کے پادری کی گندی اور مکروہ حرکت ہو یا لیبیا پر صلیبی حملہ، افغانستان میں صلیبی رسوائیوں کا منظر نامہ ہو یا پاکستان میں ڈیوس ڈرامے کا ڈراپ سین...... ہر ایک واقعہ بزبان حال بھی اور بزبان قال بھی یہی کہہ رہا ہے کہ امت مسلمہ کے لیے ذلت و پستی سے نکلنے اور عزت و کامرانی پانے کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے جہاد فی سبیل اللہ! اس کے علاوہ باقی سب کچھ دھوکہ، فریب اور سراب ہے!!!

دنیا کو ہے پھر معرکۂ روح و بدن پیش
تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو ابھارا
اللہ کو پامردی مومن پہ بھروسا
ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا

ذکر الٰہی

امام ابن قیم الجوزی رحمۃ اللہ علیہ

ذکر انسان کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے مصدوق وصادق کہلانے کا مستحق بنا دیتا ہے کیونکہ ذاکر اللہ تعالیٰ کے اوصاف کمال ونعوت جلال بیان کرتا ہے اور جب ذاکر اوصاف ونعوت بیان کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود اس کی تصدیق وتائید کرتے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ سچّا کہے، اللہ تعالیٰ خود اس کی تصدیق فرمائے تو وہ جھوٹے اور کاذب لوگوں میں کیونکر اٹھایا جا سکتا ہے؟ اس کا حشر یقیناً صادقین اور سچّے انسانوں میں ہوگا۔

ابو اسحٰق، اغرّ بن ابی مسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ وابو سعید خدری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" انسان جب لا الـه الا الـلّـه واللّـه اکبـرُ [اللہ کے سوا کوئی معبُود نہیں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے] کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے سچ کہا، یقیناً میرے سوا کوئی معبُود نہیں اور میں ہی سب سے بڑا ہوں۔ جب انسان لا اله الا اللّٰه وحده [یعنی صرف تنہا محض اللہ ہی معبُود ہے] کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے صحیح کہا صرف میں ہی معبُود ہوں۔ جب انسان کہتا ہے کہ لا الـه الا الـلّـه لاشریک لـه [یعنی اللہ ہی معبُود وقابل ستائش ہے اس کا کوئی شریک نہیں] تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے سچ کہا میں ہی معبُود ہوں میرا کوئی شریک نہیں۔ جب انسان لا الـه الا الـلّـه له الملک واله الحمد [صرف اللہ ہی قابل پرستش ہے، اسی کی حکومت ہے اور وہی حمد وثنا کے قابل ہے] کہتا ہے تو عزوجل فرماتے ہیں میرے بندے نے سچ کہا میں ہی قابل پرستش ہوں میری ہی حکومت ہے اور میں ہی قابل حمد وستائش ہوں۔ جب انسان کہتا ہے لا اله الا اللّٰه لاحول ولا قوة الا باللّٰه [صرف اللہ ہی معبُود وقابل ستائش ہے نیکی کرنے اور بدی سے ہٹنے کی توفیق صرف امدادِ الٰہی پر موقوف ہے] تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے سچ کہا، میں ہی معبُود وقابل ستائش ہوں، نیکی کرنے اور بدی سے ہٹنے کی توفیق محض میری دستگیری واعانت سے ہی ہوتی ہے"۔ پھر بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جسے مرتے دم بھی یہ کلمات پڑھنے نصیب ہو جائیں وہ دوزخ سے بالکل نجات یافتہ ہو جائے گا"۔

ذکر سے محلاتِ بہشتی کی تعمیر:

بہشتی قصور ومحلات کی ذکر سے تعمیر کی جاتی ہے۔ جب ذاکر ذکر سے رک جائے تو فرشتے بھی تعمیر بند کر دیتے ہیں۔ جب وہ ذکر شروع کر دیتا ہے تو وہ تعمیر شروع کر دیتے ہیں۔

ابن ابی الدنیا اپنی کتاب میں حکیم بن محمد اخنسی سے ذکر کرتے ہیں کہ مجھے حدیث ملی ہے کہ جنتی قصور ومحلات کی تعمیر ذکر سے ہوتی ہے، جب ذکر کرنا بند کر دیں تو تعمیر بھی بند ہو جاتی ہے۔ پوچھا جائے تو فرشتے کہتے ہیں خرچ ونفقہ لائیے۔

ابن ابی الدنیا نے ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً ذکر فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سات دفعہ پڑھے سبحـان اللّٰه وبحمده سبحان اللّٰه العظیم اس کے لیے جنت میں ایک بُرج تیار کیا جاتا ہے اور جس طرح جنت کے محلات ذکر سے تیار ہوتے ہیں اسی طرح جنت کے باغ اور پودے بھی ذکر سے بنتے ہیں۔

جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول ہے کہ جنت کی زمین بھی بہترین اور شیریں پانی مگر بالکل سفید اور چٹیل میدان اور اس کے درخت ہیں سبحـان اللّٰه والحمدللّٰه ولااله الااللّٰه واللّٰه اکبر۔ معلوم ہوا کہ ذکر ہی اس کے درخت اور سامانِ تعمیر ہیں۔

ابن ابی الدنیا نے عبد اللہ بن عمرؓ سے حدیث روایت فرمائی ہے کہ" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت میں بہت بہت درخت لگاؤ۔ صحابہ نے استفسار کیا کہ یا رسول اللہ بہشت کے درخت کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ماشاء اللّٰه لا حول و لا قوة الا باللّٰه۔

ذکر......دوزخ کے درمیان دیوار:

ذکر انسان اور جہنّم کے درمیان دیوار بن جاتا ہے۔ جب انسان کسی دوزخی کے راستے پر چلنا چاہتا ہے تو ذکرِ الٰہی رستے میں دیوار بن کر حائل ہو جاتا ہے۔ ذکر الٰہی دائمی اور کامل ہوگا تو وہ دیوار بھی محکم ومضبوط اور پختہ ہوگی، جس میں سے گزرنے کا کوئی راستہ نہ ہوگا، ورنہ وہ گناہ میں مبتلا ہو کر رہے گا۔

عبد العزیز بن ابو روّاد فرماتے ہیں کہ ایک شخص جنگل میں رہتا تھا، اس نے ایک مسجد بنائی اور اس کے محراب میں سات پتھر لگائے۔ جب نماز پوری کر لیتا تو پتھروں سے مخاطب ہو کر کہتا میں تمہیں اپنے عقیدہ پر گواہ بناتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبُود نہیں۔ اتفاقاً وہ بیمار ہو گیا اور اس کی روح کو اوپر لے جایا گیا، اس نے بتایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ اسے دوزخ میں چلے جانے کا حکم ملا، وہ کہتا ہے کہ میں نے ان پتھروں میں سے ایک پتھر کو جسے میں خوب جانتا ہوں دیکھا کہ دوزخ کے منہ پر پھیل کر آ گیا اور دوزخ کا ایک دروازہ بند کر دیا، حتیٰ کہ اسی طرح تمام پتھروں نے دوزخ کے ساتوں دروازے بند کر دیے۔

ذاکر کے لیے فرشتوں کی دعائے استغفار:

فرشتے ذاکر کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ جیسا کہ تائب کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ چنانچہ حسین معلم بواسطہ عبد اللہ بن بریدہ از عامر شعبی عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ قول روایت کرتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب (قرآن حکیم) میں غور واستنباط سے معلوم ہوا ہے انسان جب الحمد للّٰه کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں رب العلمین، جب پورا الحمد للّٰه رب العلمین کہتا ہے تو ملائکہ کہتے ہیں اللّٰھم اغفر لعبدک [یا اللہ اپنے بندے کے گناہ معاف فرما دیجیے]۔ جب بندہ کہتا ہے سبحـان اللّٰه تو

فرشتے کہتے ہیں و بحمدہ اور جب پورا سبحان اللہ و بحمدہ کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اللّٰھم اغفر لعبدک۔ پھر جب وہ کہتا ہے لاالہ الا اللہ تو فرشتے کہتے ہیں واللہ اکبر اور جب پورا لا الہ الااللہ واللہ اکبر پڑھتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اللّٰھم اغفر لعبدک۔

ذاکر کے لیے دشت وجبل کی فخر ومباہات:

دشت وجبل پہاڑ اور وادیاں ذاکر کی وجہ سے فخر ومباہات کرتی ہیں اور خوش ہوتی ہیں کہ فلاں ذاکر نے ہم پر ذکرِ الٰہی کیا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کو نام لے کر دریافت کرتا ہے کہ آج تجھ پر کوئی ذاکر نہیں گزرا؟ اگر وہ جواب دے کہ ہاں گزرا ہے تو اسے بے حد خوشی ہوتی ہے۔

عون بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ بعض میدان دوسرے میدانوں کو آواز دے کر پوچھتے ہیں کہ میرے پڑوسی آج تم میں سے کوئی ذاکر تو نہیں گزرا؟ تو جواب میں کئی ہاں کہتے ہیں اور بعض نفی میں جواب دیتے ہیں۔ علی ہذا القیاس اعمش مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ بعض پہاڑ بھی دوسرے کو نام لے کر بلاتے ہیں کہ او فلاں! آج تجھ پر کوئی ذاکر گزرا؟ بعض اثبات میں جواب دیتے ہیں اور بعض نفی میں۔

کثرت ذکر سے برأتِ نفاق:

کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا نفاق سے نجات کا موجب ہوتا ہے کیونکہ منافق اللہ تعالیٰ کو بہت کم یاد کیا کرتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلاَ یَذْکُرُونَ اللّٰہَ إِلاَّ قَلِیْلاً (النساء: ۱۴۲)

''اور اللہ تعالیٰ کا بہت کم ذکر کرتے ہیں''۔

حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے وہ نفاق سے بری ہو جاتا ہے۔

ذکرِ الٰہی کی لذت تمام لذات سے بہتر ہے:

ذکر میں ایک ایسی لذت اور چاشنی ہوتی ہے جس کی نظیر دوسرے اعمال میں مشکل ہے۔ انسان کو سارے ثواب کی بجائے محض وہی لذت وسرور حاصل ہو جائے جو ایک ذاکر کو حاصل ہوتا ہے اور وہ تمام نعمتیں مل جائیں جو اس کے دل کو حاصل ہوتی ہیں تو اتنا ہی کافی ہے، اسی لیے مجالس ذکر کو ریاض الجنۃ [جنت کے باغ] کہا گیا ہے۔

مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ کوئی لذت' لذتِ ذکر کی ہمسری نہیں کرسکتی کیونکہ کوئی عمل ایسا نہیں جو ذکر سے زیادہ خفیف وآسان، ذکر سے زیادہ لذت دار، ذکر سے زیادہ خوش کن اور ذکر کے برابر سرورِ قلب کا باعث ہو۔

ذکرِ الٰہی...... چہرے کا نور:

ذکر دنیا میں چہرے کی رونق، تروتازگی اور بشاشت اور آخرت میں نور وضیا کا موجب ہوتا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے ذکر گزار بندے دنیا میں بھی تمام لوگوں سے زیادہ تروتازہ اور بارونق چہرہ ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی سب سے زیادہ ان کو نور ملے گا۔

ایک مرسل حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزانہ سو مرتبہ لا الہ الااللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شئی قدیر کہے وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے روبرو پیش ہوگا تو اس کا چہرہ چودہویں کے چاند سے بھی زیادہ چمکتا ہوا ہوگا۔

ذاکر کے لیے گواہوں کی کثرت:

ہر مقام وہر جگہ، سفر میں، حضر میں، اندر، باہر، گھر میں، جنگل میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا انسان کے خود اپنے لیے قیامت کے دن زیادہ گواہان وشاہد بنانے کا باعث ہے کیونکہ زمین کا ہر قطعہ ٹکڑا، گھر، باہر، جنگل، پہاڑ، ذاکر کے لیے قیامت کو گواہی دے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَاOوَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا Oوَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَاOيَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَاOبِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَى لَهَاO(الزلزال: ۵۔۱)

''جب زمین سخت ہلائی جائے گی اور وہ اپنے اندر کی تمام چیزیں نکال باہر کرے گی اور انسان کہے گا کہ اسے کیا ہوگیا؟ تو اس دن وہ اپنی سب باتیں بتائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے سب کچھ بتا دینے کا حکم صادر فرمائیں گے''۔

جامع ترمذی میں بواسطہ سعید مقبری حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا تلاوت فرما کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے فرمایا کہ جانتے ہو أَخْبَارَهَا یعنی زمین کا خبریں بتلانا کیا مطلب؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا خبریں بتلانا یہ ہے کہ کسی انسان خواہ غلام ہو یا آزاد، جس نے بھی اس پر کوئی عمل نیک و بد کیا ہوگا وہ اس پر گواہی دے گی، کہے گی فلاں روز مجھ پر یہ کیا وہ کیا، ایسا کیا ویسا کیا۔ یہ روایت حسن صحیح ہے۔

اور زمین کے ہر قطعہ میں کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کے بے شمار گواہ ہوں گے جنہیں دیکھ دیکھ کر لوگ رشک کریں گے کہ کاش ہمارے بھی اتنے گواہ ہوتے۔

ذکرِ الٰہی فضول باتوں سے بچنے کا سبب:

ذکرِ الٰہی کا شغل مسلمان کو تمام فضول و باطل اشغال مثلاً چغلی، غیبت، لوگوں کی مدح و مذمت وغیرہ سب سے پھیر دیتا ہے کیونکہ عموماً زبان خاموش تو رہتی نہیں، ذکرِ الٰہی کرتی ہے یا بسا اوقات لغویات اور فضول گفتگو کرتے بکتی رہتی ہے کیونکہ یہ اگر حق میں مشغول نہ ہو تو باطل میں لگ جائے گی۔ اسی طرح دل اپنے خالق سے لو نہیں لگائے گا تو کسی مخلوق کے دام محبت میں گرفتار ہو جائے گا۔ ایک نہ ایک امر یقینی ہے۔ لہٰذا دونوں میں سے خود ہی سمجھ کر ایک خصلت اختیار کر لینی چاہیے اور ہر مقامات میں سے ایک مقام کو قبول کر لینا چاہیے۔

(ذکرِ الٰہی کے اسرار ومعرفت پر امام ابن قیم رحمہ اللہ کی شاہکار کتاب 'الوابل الصیّب' سے ماخوذ)

☆☆☆☆☆☆

(آخری قسط)

نوجوانوں کے نام پیغام

ڈاکٹر عبداللہ عزام شہیدؒ

نوجوانی کا زمانہ زندگی کے اہم ترین ادوار میں سے ہے۔ یقین مانیئے میرے بھائیو میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور وہ بڑی عمر میں نماز کی باقاعدگی اور زکوٰۃ کی پابندی سے آشنا ہوئے، ان میں سے ایک نے مجھ سے کہا: ''مجھے لگتا ہے کہ میں منافق ہوں، کیونکہ میں اپنی کمپنی کو سود کے بغیر نہیں چلا سکتا، کیونکہ میرے حصّے جو ادائیگی بنتی ہے وہ مہینہ وار کئی لاکھ ہیں۔ جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں تو اندر سے تکلیف محسوس ہوتی ہے، اور میں اس کو اپنے سے دور نہیں کر پاتا۔ جبکہ میں اللہ کی طرف پلٹنا بھی چاہتا ہوں۔'' لہٰذا، بڑی عمر میں جا کر اللہ عزوجل کی طرف پلٹنے کے ساتھ بڑی مشکلات نتھی ہو جاتی ہیں۔

مجھے یاد ہے کہ ہم عمان میں ایک محفل کا اہتمام کرتے تھے جس میں معاشرے کے بڑے بڑے مناصب والے لوگ، کمپنی مالکان اور امیر لوگ شریک ہوتے تھے۔ تو ایک مرتبہ حاضرین میں سے ایک نے مجھ سے سوال کیا کہ 'آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو چالیس پچاس سال کا ہو، اور اس نے زندگی بھر ایک روزہ بھی نہ رکھا ہو؟ میں نے اس سے کہا: 'احناف کا ایک فتویٰ ہے کہ ایک قسم کے عمل کا کفارہ اس سارے عمل کا کفارہ ہوتا ہے جو وہ چھوڑ چکا ہو۔ لہٰذا اگر کوئی لگاتار دو ماہ تک روزے رکھے، تو وہ اس کے سارے چھوٹے ہوئے روزوں کا کفارہ ہوگا۔'' حاضرین میں سے ایک صاحب کو جو تقریباً چالیس برس کے تھے اور انہوں نے زندگی بھر نماز روزے کی پابندی نہیں کی تھی، انہیں یہ فتویٰ بہت پسند آیا اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنے کا ارادہ کیا۔ میں نے یہ درس دیا اور اس کے بعد کچھ مدت تک ان لوگوں سے رابطہ منقطع ہو گیا۔

> ابھی آپ اپنی عمر کے سب سے قیمتی دور میں ہیں! یہی اپنے آپ کو کھپا دینے کا دور ہے، یہی عبادت کا دور ہے، یہ دعوت کا دور ہے، یہی حرکت اور سرگرمی کا دور ہے! یہ آپ کے اوپر ہے کہ آپ اسلام کی طرف لوٹیں، اس کو سیکھیں، اس پر عمل کریں اور اس کی طرف دعوت دیں۔ علم، عمل اور تبلیغ! اگر یہ موقع آپ سے کھو جائے، تو ایسا سنہری موقع ہے جو دوبارہ نہیں آئے گا!

بعد ازاں میں اس گھر ملاقات کے لیے گیا جہاں یہ درس دیا تھا، اور وہاں مجھے انہی سوال پوچھنے والے شخص کو دیکھ کر حیرت ہوئی۔ انہوں نے کہا: ''کیا آپ کو نہیں معلوم؟'' میں نے کہا: ''کیا؟'' انہوں نے کہا: کچھ عرصہ پہلے، فلاں فلاں مشہور آدمی نے آپ کا بیان کردہ فتویٰ سنا اور اگلے ہی دن سے نماز روزہ شروع کر دیا۔ وہ ایک تاجر تھا، اور جولائی کے درمیان میں روزے رکھنا شروع کر دیے۔ ان کے گھر والے اس صورتحال پر بہت پریشان ہوئے تو وہ کسی دوسرے عالم سے پوچھنے گئے تو انہوں نے کہا: ''اگر وہ توبہ کر چکے ہیں تو جتنی استطاعت ہو انہیں روزے رکھنے چاہئیں۔'' میں نے کہا: ''نہیں مجھے معلوم نہیں تھا۔''

جنہوں نے توبہ کی تھی اس نے بعد میں مجھ سے کہا: ''اس مہینے میں لوگ گرمی میں میرے پاس آتے تھے، اور ان تین چار دنوں میں ایسی گرمی تھی جو پہلے کبھی عمان میں نہیں پڑی۔'' وہ ایک تاجر تھے جن کی تین دکانیں تھیں۔ ایک عمان میں، ایک حسین میں، اور ایک وبیدہ میں۔ تو لوگ میرے پاس میرے فریج سے پانی لینے آتے تھے جبکہ میں روزے رکھ رہا تھا۔ دن بھر میرے منہ میں تھوک اس طرح گرتی رہتی جیسے 'سوس' ہو، سوس ایسا مشروب ہے جس سے پیاس بجھاتے ہیں کیونکہ وہ بہت جلدی پیاس بجھا دیتا ہے۔ بے شک یہ ان کے لیے صحیح مشکل روزہ تھا! اب وہ اپنے دینی معاملات کے بارے میں بہت فکرمند تھے! ان کی دکان میں عورتوں کے کپڑے ہوتے تھے، عورتیں آتیں اور کپڑے پہن کر دیکھتی تھیں۔ وہ ہر قسم کے کپڑے پہن کر دیکھتیں تو انہیں محسوس ہوا کہ اس طرح کا کاروبار ان کے نئے اسلامی طرزِ زندگی سے میل نہیں کھاتا تو انہوں نے جلد ہی اپنا یہ کاروبار ختم کر دیا۔ انہوں نے اپنی ان تینوں دکانوں کو پاک کر دیا، اور میرے پاس بہت سارے کپڑے لے کر آئے اور کہا کہ 'یہ لیجیے، یہ غربا میں بانٹ دیں۔'' انہیں اس چیز سے بڑھ کر اور کسی چیز کی خواہش نہیں تھی کہ ایسا کاروبار ختم کر دیں جو خواتین کی توجہ کا مرکز بن رہا تھا، اور انہوں نے اس کے بجائے قالین بیچنے کا کاروبار شروع کر دیا کہ 'قالین کی دکانوں پر عموماً عورتیں نہیں آتیں۔''

کچھ عرصے بعد میں نے ان سے پوچھا کہ آپ اس وقت اپنے آپ کو کیسا محسوس کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ''میں ایک دن میں دو سے تین ہزار عمانی ڈالر کا مال فروخت کرتا تھا، جو چھ سے سات ہزار امریکی ڈالر کے برابر ہے۔'' اور ظاہر ہے کہ اس کا آدھا یا تیسرا حصّہ منافع ہوتا تھا۔ ''لیکن مجھے کبھی یہ محسوس نہیں ہوتا تھا کہ میں امیر ہوں۔ اب میں اس مقدار کا دسواں حصّہ بیچتا ہوں لیکن مجھے لگتا ہے کہ میری جیبیں مال و دولت سے بھری ہوئی ہیں۔ مجھے برکت کا احساس ہوتا ہے۔''

میں نے یہ مثال اس لیے بیان کی ہے کہ بڑی عمر میں جا کر توبہ کرنا ایک مشکل کام ہے۔ یہی صاحب، اپنے روزوں کو ٹھیک کرنے کے بعد اپنے کاروبار کی طرف متوجہ ہوئے۔ پھر اپنے کاروبار کو درست کرنے کے بعد اپنے گھر کی طرف متوجہ ہوئے کہ اس کی اصلاح کی جائے۔ ان کی بیوی لمبے کپڑے نہیں پہنتی تھی اور نہ ہی بیٹی لمبے کپڑے پہنتی تھی۔ وہ عمان میں، اور اس سے پہلے جرمنی میں اس جدید طرز زندگی کے عادی ہو چکے تھے۔ بالآخر ان کے اور ان کی بیوی کے درمیان مسائل کھڑے ہوئے اور انہوں نے اس کے سامنے اختیار رکھا کہ میرے اور دین اسلام کے ساتھ رہو یا مجھے چھوڑ دو اور اپنے والدین کے گھر چلی جاؤ۔ جیسا کہ

میں نے آپ سے کہا وہ صاحب تبدیلی پر مُصر تھے اور یہ اصرار بڑی سختی کے ساتھ کیا گیا۔ البتہ تبدیلی کی اس کوشش کی انہیں بڑی بھاری قیمت ادا کرنی پڑی۔

جہاں تک آپ سب کا معاملہ ہے، آپ کے تمام معاملات آپ کے ہاتھوں میں ہیں۔ آپ اپنی بیوی کا انتخاب کر سکتے ہیں، زندگی کے راستے کا، اور اپنے کاروبار کا جو اللہ کی شریعت کے مطابق ہو اور آپ کے رب کو راضی کرے۔ ابھی سے اپنی زندگی کے تعلقات اسلام کی بنیاد پر بنائیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے آپ کو مستقبل میں کسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ اگر آپ اپنی اس جوانی کے موقع سے فائدہ اٹھائیں تو آپ کو کل بڑی عمر میں پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ جیسے جیسے آپ کی عمر میں اضافہ ہوگا، آپ کے لیے اسلام کی تعلیم حاصل کرنا مزید مشکل ہوتا جائے گا، اور آپ کے لیے دینِ اسلام کو نافذ کرنا اور بھی مشکل ہوتا چلا جائے گا۔ اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: ''زندگی کے مناصب ملنے سے پہلے ہی تعلیم حاصل کرلو۔'' عبدالملک بن مروان مدینہ کے بہترین علما میں شمار کیے جاتے تھے۔ انہیں فقہ، حدیث اور عربی زبان پر عبور حاصل تھا۔ امیر الشعبی، جو اپنے فقہ اور حدیث کے علم کی بابت جانے جاتے تھے، عبدالملک بن مروان کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے جب کہ وہ بھی حافظ قرآن، حافظ حدیث اور عربی زبان کے ماہرین میں سے تھے۔ جب مروان کا انتقال ہوگیا تو خبر آئی کہ اب الشعبی امارت کے منصب پر فائز ہوں گے۔ تو الشعبی نے مصحف کو پکڑا اور کہا: ''خدا حافظ!'' انہوں نے آنسوؤں کے ساتھ اسے خدا حافظ کہا، کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ امارت اور اس کے ساتھ آنے والے مسائل ان کو اتنا مشغول رکھیں گے کہ پڑھنے، تلاوت کرنے اور حفظ کرنے کا موقع نہیں مل سکے گا۔

تو میرے بھائیو! ابھی آپ اپنی عمر کے سب سے قیمتی دور میں ہیں! یہی اپنے آپ کو کھپا دینے کا دور ہے، یہی عبادت کا دور ہے، یہ دعوت کا دور ہے، یہی حرکت اور سرگرمی کا دور ہے! یہی عمر ہے آپ اسلام کی طرف راغب ہوں، اس کو سیکھیں، اس پر عمل کریں اور اس کی طرف دعوت دیں۔ علم، عمل اور تبلیغ! اگر یہ موقع آپ سے کھو جائے، تو ایسا سنہری موقع دوبارہ نہیں آئے گا! نوجوانی کے دنوں میں کتنا زیادہ فارغ وقت مل جاتا ہے، اور یہ دن اللہ کی طرف پلٹنے کے لیے کتنے زبردست ہیں، یہ دن اللہ کی عبادت کے لیے کتنے اچھے ہیں، اور یہ دن اپنے دوستوں اور ساتھیوں کو، جنہیں آپ جانتے ہوں اور نہ جانتے ہوں، ان کو دعوت دینے کے لیے کتنے بہترین ہیں!

فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ O لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ

(الغاشیہ: ۲۲۔۲۱)

''تو انہیں نصیحت کیجیے، بے شک آپ نصیحت کرنے والے ہیں۔ آپ ان پر داروغہ نہیں ہیں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو، اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، صحت کو علالت سے پہلے''

آج آپ نماز میں کھڑے ہو سکتے ہیں، کل کو آپ بیٹھے بغیر نہیں پڑھ سکیں گے۔ آج آپ روزہ رکھ سکتے ہیں، کل کو آپ بیمار ہو جائیں گے اور روزہ رکھنے کی آپ میں سکت نہیں ہوگی۔ یہ وہ صحت ہے جس میں سے اللہ چاہتا ہے کہ آپ اس کی راہ میں دیں۔ صحت کی زکوٰۃ عبادت ہے، جو جسم کو پاک کرتی ہے، اعضاء کو پاک کرتی ہے، اور انہیں تباہی سے بچاتی ہے۔ جتنا اس کو خرچ کریں گے اتنا ہی فائدے میں اضافہ ہوگا، اور صحت عبادت میں اضافے کے ساتھ کم نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ بڑھتی ہے اور بہترین ہو جاتی ہے:

اسْتَغْفِرُواْ رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُواْ إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاء عَلَيْكُم مِّدْرَاراً وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ (ھود: ۵۲)

''اپنے رب سے مغفرت چاہو اور پھر اس کی طرف پلٹو وہ آسمان کے دہانے تم پر کھول دے گا اور تمہاری موجودہ قوت پر مزید قوت کا اضافہ کرے گا''۔

چنانچہ استغفار اور اللہ کی اطاعت سے طاقت میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ فطری عمل ہے کیونکہ عبادت سے جسم اور شریانوں کو سکون ملتا ہے اور اس سے جسم کی مزید نشوونما ہوتی ہے۔

ایک افغانی نے مجھے بتایا کہ اس کے والد ایک سو بیس سال کے ہیں اور اب تک ان کا ایک دانت تک نہیں گرا! وہ پانچوں نمازیں باجماعت مسجد میں ادا کرتے ہیں خصوصاً فجر اور عشاء۔ اس طرح سے جسم کی سلامتی اللہ کو یاد رکھنے کا ہی نتیجہ ہو سکتی ہے۔ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں احفظ الله يحفظك ''تم اللہ کو یاد رکھو وہ تمہاری حفاظت کرے گا......'' یہ عبادت ہی ہے جو جسم کو توانا رکھتی ہے، اور جب تک اللہ سے اچھا تعلّق ہو، وہ جسم کی حفاظت کرتی ہے۔ ''تم اللہ کو یاد رکھو وہ تمہاری حفاظت کرے گا۔''

لمبی امیدوں اور خواہشات کی پیروی سے ہوشیار رہیں! لمبی امیدیں وقت کے ضیاع کا سبب ہوتی ہیں اور خواہشات کی پیروی دل کی خرابی کا باعث بنتی ہے۔ اور میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ روزانہ قرآن مجید پڑھیں! میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ کم از کم آدھا پارہ روزانہ پڑھیں تا کہ آپ کم از کم دو ماہ میں پورا قرآن پڑھ سکیں۔

حدیث ہے کہ ''پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو: اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، صحت کو علالت سے پہلے، دولت کو فقیری سے پہلے، فراغت کو مصروفیت سے پہلے، اور اپنی زندگی کو موت سے پہلے۔'' جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''مجھے اس کنجوس شخص پر حیرت ہوتی ہے جو اس مال سے بھاگتا ہے جو اس نے کمایا ہے اور اس غربت کو چاہتا ہے جس سے وہ دور بھاگ رہا ہے۔'' وہ دنیا میں ایک غریب کی طرح رہتا ہے، جبکہ ہمیشہ کی زندگی میں اس کا حساب کتاب ایک مالدار انسان کی حیثیت سے ہوگا۔ وہ اپنی دولت کو جمع کر کے رکھتا ہے تا کہ اپنے بیٹے کو اس سے شراب خرید دے، یا گاڑیاں، یا ان کے لیے لڑکیوں کے پیچھے بھاگنا آسان کردے، اور بالآخر وہ منکر نکیر اور قبر میں عذاب کے فرشتوں

کے لوہے کے گرزوں تلے کچلا جائے گا۔ اور وہ فرشتے جو جہنّم کے داروغے مالک کے ساتھ ہوتے ہیں وہ ہر اس پائی کا حساب لیں گے جو اس کی ملکیت تھی۔

ایک کہانی ہے، ہے تو محض ایک تمثیل لیکن بہت پر اثر ہے۔ ایک دولت مند شخص کا انتقال ہوا تو اس کے بچوں نے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ صرف ایک رات کے لیے کوئی ہمارے والد کے ساتھ رہے۔ لہٰذا انہوں نے دو کھڈے کھودے اور دونوں کو آپس میں ملا دیا۔ ایک میں انہوں نے اپنے والد کو ڈالا اور دوسرے کو خالی چھوڑ دیا۔ پھر وہ کسی ایسے بندے کو ڈھونڈنے نکلے جو اتنا بہادر ہو کہ نعش کے ساتھ لیٹ سکے۔ بالآخر انہیں ایک غلام ملا اور اس سے کہا: ''ہم تمہیں ایک ہزار دینار دیں گے اگر تم ہمارے والد کے ساتھ ایک رات گزارو''۔ اس نے کہا: ''ٹھیک ہے میں پیسے لے لوں گا اور اگر میں مر گیا تو میرے بچے اس پر گزارہ کر سکیں گے۔ اگر میں زندہ رہا تو اس سے کاروبار شروع کر لوں گا''۔ عذاب کے فرشتے پھر آئے اور کہا: ''یہ دو لوگ ہیں۔ ان میں سے ایک زندہ ہے اور ایک مردہ۔ ایک یہاں ایک رات گزارنے آیا ہے اور دوسرا ہمارے ساتھ ہی رہے گا۔ کیونکہ یہ شخص کل جا رہا ہے تو چلو اس سے سوال جواب شروع کرتے ہیں''۔ انہوں نے اس سے پوچھا: ''تم کون ہو؟''

اس نے جواب دیا: ''میں فلاں فلاں ہوں''۔

''تم گزر بسر کرنے کے لیے کیا کرتے ہو؟''

''میں غلام ہوں جو لوگوں کا سامان اٹھاتا ہوں''۔

''تم لوگوں کا سامان اٹھاتے ہو؟ سامان اٹھانے کے لیے کیا استعمال کرتے ہو؟''

''میں کپڑے کی بنی ہوئی ایک رسی استعمال کرتا ہوں''۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ یہ کپڑا پاک تھا اور نجس نہیں تھا؟ اور تم وہ دس دینار کیسے کماتے تھے جس سے تم نے یہ رسی بنائی؟

''میں فلاں فلاں شخص کے لیے کام کرتا ہوں''۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ اس کا مال حلال طریقے سے کمایا گیا ہے نہ کہ حرام ذریعے سے؟''

بہر حال وہ اس سے اس کی رسی کے بارے میں شام سے اگلی صبح تک پوچھتے رہے، جس کے بعد وہ قبر سے نکل گیا۔ اس کے بعد فوت شدہ شخص کے بچے اس کے پاس پوچھنے کے لیے آئے کہ کیا ہوا۔ اس نے کہا: ''تمہارا باپ قیامت تک عذاب میں رہے گا''۔ انہوں نے پوچھا: ''کیوں؟'' اس نے کہا: کیونکہ میرے پاس صرف ایک رسی ہے جس سے میں سامان اٹھاتا ہوں، اور فرشتوں نے ساری رات مجھ سے اس کے بارے میں پوچھ گچھ کی، کہ کہاں سے میں نے لی، اس کے ساتھ کہاں کہاں گیا، وغیرہ۔ تو آپ کے والد کا پھر کیا ہوگا جو ان سارے باغات، عمارتوں اور محلوں کے مالک تھے؟ وہ کب اس سے حساب کتاب لینا ختم کریں گے؟

حقیقتاً یہ صرف ایک تمثیلی کہانی ہے لیکن اس کے معنی بہت گہرے ہیں اور محاسبے کا سامان موجود ہے۔ حساب کتاب ہونا بہت سخت بات ہے۔ اور اللہ کے آگے جوابدہ ہونا اور بھی زیادہ سخت بات ہے! یہ کوئی آسان معاملہ نہیں۔ تو ابھی سے اپنا صحیح زادِ راہ تیار کرنا شروع کر دیں اور اپنے آپ کو رب کے حضور جوابدہی کے لیے تیار کریں اور جان لیں کہ کل آپ اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے اور آپ سے آپ کے ہر ہر عمل کے بارے میں سوال ہوگا۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ (شعراء:۲۲۷)

''عن قریب ظالم لوگ جان لیں گے کہ وہ کس انجام سے دوچار ہوتے ہیں''۔

ابھی آپ اپنی عمر کے سنہری دور میں ہیں لہٰذا اسلام کی طرف لوٹیں، علم، عمل اور دعوت کے ساتھ! آپ کے لیے سیکھنا، عمل کرنا اور سکھانا آسان ہے۔ اگر آپ اس دور میں ایسا نہ کریں تو آپ ایک ایسے موقع کو ضائع کر دیں گے جو پھر کبھی نہیں ملنے والا۔ فارغ وقت دوبارہ نہیں آ سکتا! ہو سکتا ہے کہ آپ کو اس کے بعد کوئی ایسا دور نہ ملے جس میں آپ کے پاس اس قدر فارغ وقت ہو، تو اس سے فائدہ اٹھایئے! لمبی امیدوں اور خواہشات کی پیروی سے ہوشیار رہیں! لمبی امیدیں وقت کے ضیاع کا سبب ہوتی ہیں اور خواہشات کی پیروی دل کی خرابی کا باعث بنتی ہے۔ اور میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ روزانہ قرآن مجید پڑھیں! میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ کم از کم آدھا پارہ روزانہ پڑھیں تا کہ آپ کم از کم دو ماہ میں پورا قرآن پڑھ سکیں۔

میں آپ کو یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ پابندی سے صبح و شام کے اذکار و دعائیں کرتے رہیں۔ ان کو فجر اور عصر کے بعد پڑھیں اور فجر اور عشاء کی نماز ضرور مسجد میں ادا کریں۔ ''جو شخص عشاء کی نماز با جماعت پڑھے ایسا ہے جیسے اس نے آدھی رات عبادت کی اور جو فجر کی نماز با جماعت پڑھے ایسا ہے گویا اس نے پوری رات عبادت کی''۔ (مسلم، ترمذی) اور ترمذی کی ایک روایت ہے کہ ''جو کوئی صبح کی نماز جماعت سے پڑھے، پھر صبح صادق تک بیٹھ کر اللہ کو یاد کرتا رہے، پھر دو رکعت صلوۃ الضحیٰ پڑھے، اس کو حج اور عمرے کا پورا پورا اجر ملے گا، اس کو حج اور عمرے کا پورا پورا اجر ملے گا، اس کو حج اور عمرے کا پورا پورا اجر ملے گا''۔

لہٰذا، فجر کی نماز با جماعت ادا کریں، اس کے بعد قرآن کی کچھ تلاوت کریں، سورج طلوع ہونے تک اللہ سے استغفار کریں، دو رکعت صلوۃ الضحیٰ پڑھیں اور پھر اپنی پڑھائی کے لیے جائیں۔ آپ سے زندگی کے ہر لمحے کے بارے میں سوال کیا جائے گا، کیونکہ قیامت کے دن آپ کا لیا ہوا ہر سانس غم اور حسرت سے پھٹ رہا ہوگا۔ تو فجر کی نماز، قرآن کی تلاوت، استغفار، با جماعت نماز، ہر ہفتے دو روزے رکھنے (کا اہتمام کریں)، مدرسے میں اچھے، نیک دوست بنائیں، ایسے اچھے اور مخلص دوست تلاش کریں جو آپ کو اللہ کی دعوت دینے، اسلام میں مدد دیں۔ ''اللہ تمہارے ذریعے کسی کو ہدایت دے یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے''۔ (بخاری) اور آپ اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے دین کی اشاعت کے ذمہ دار ہیں، کیونکہ اللہ نے آپ کو مسلمان بنایا ہے اور آپ کو لوگوں کے لیے نکالی گئی بہترین امت میں پیدا کیا ہے کیونکہ:

تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ (ال عمران: ۱۱۰)

''تم نیکی کا حکم دیتے ہو، اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو''۔

☆☆☆☆☆☆☆

(قسط اول)

"من جهز غازيا فقد غزا"

''جس نے کسی مجاہد کو تیار کیا گویا اس نے خود جہاد کیا''(الحدیث)

شیخ مصطفیٰ ابو یزید شہیدؒ

اللھم منزل الکتاب سریع الحساب مجری السحاب اھزم الاحزاب اللھم اھزمھم وزلزلھم

اے اللہ! کتاب نازل کرنے والے،

جلد حساب لینے والے،

بادلوں کو چلالے جانے والے،تو لشکروں کو شکست دے۔

اے اللہ انہیں شکست دے،اور انہیں ہلا کر رکھ ڈالے۔

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ

تمام امت مسلمہ کے نام!

بالخصوص مجاہد فرزندانِ امت کے نام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج میری گفتگو موسم بہار اور اس کے بعد آنے والے موسم گرما کی آمد کے حوالے سے ہے۔جن میں اغیار کے زیرِ تسلط واقع اسلامی سرزمینِ افغانستان کے میدانِ جنگ گرم ہوجاتے ہیں،لڑائی کی شدت بڑھ جاتی ہے اور معرکے ٹھن جاتے ہیں۔خاص طور پر سال رواں میں جس میں سب سے بڑی مجرم ریاست امریکہ کی قیادت میں شر، دہشت، اور خون خرابہ برپا کرنے والی طاقتوں نے فیصلہ کرلیا ہے کہ وہ اپنی تمام تر قوت یکجا کریں گے اور اپنی تعداد میں اضافہ کریں گے تا کہ افغانستان سے شکست خوردہ اور ذلیل ہوکر بھاگ نکلنے سے پہلے وہ زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کو نیست و نابود کرسکیں۔بالکل اسی طرح جیسے کہ وہ اپنے ہر شر انگیز اور گھناؤنے معرکہ کے آخر میں کرتے آرہے ہیں۔

امت مسلمہ پر کفار کا حملہ اور مجاہدین کا کردار

اے محترم امت مسلمہ!

آپ کے علم میں ہی ہے کہ مجرم امریکی اور ان کے شریر اتحادی اور مرتد معاون، اپنے گھوڑوں، پیادوں اور لشکروں، ٹینکوں اور جہازوں، اپنی کمپنیوں، اداروں اور پیسوں، اپنے ذرائع ابلاغ اور چینلز سمیت اور فحاشی اور فساد پھیلاتے ہوئے مسلمانانِ افغانستان پر ٹوٹ پڑے ہیں۔تا کہ غیرت مند مسلمانوں کو اپنے دین سے بیگانہ کردیں، انہیں اپنے تہذیب واخلاق سے عاری کردیں اور انہیں اپنی خودداری، شرافت اور عزت سے محروم کردیں۔تا کہ یہ ایسی امت بن جائے جس کی نہ اپنی کوئی شناخت ہو اور نہ اپنا تشخص۔اور اس طرح اُن کی تابع بن جائے اور ان کی کھوکھلی تہذیب کی پوجا کرتی رہے۔جدت، ترقی اور زمانے کے ساتھ چلنے کے نام پر ان کے ساتھ گندگی اور تنزلی کے گھڑوں میں گرتی چلی جائے۔

ہاں اے ہماری جان سے پیاری امت!

وہ چاہتے ہیں کہ امت کے نوجوانوں میں ڈر، بزدلی، دنیا کی محبت اور اللہ کے راستے میں مرنے کی نفرت ڈالیں۔اور وہ امت کی خواتین اور نوجوانوں میں فحاشی، عریانی، بدکاری اور اللہ کے دین سے بیزاری پھیلانا چاہتے ہیں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس طرح کے لوگوں کے بارے میں فرمایا:

وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا(النساء:۲۷)

''اور جو لوگ اپنی خواہشات کے پیچھے چلتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھے رستے سے بھٹک کر دُور جا پڑو''۔

اے میری محترم امت!

وہ چاہتے ہیں کہ اس خوددار اور ناقابل شکست افغانستان کو اپنی ماتحت اور تابع ریاست بنادیں۔تا کہ اس میں جہاں چاہیں بڑے بڑے فوجی اڈے قائم کریں اور ایسے اقتصادی منصوبے بنائیں جو اس سرزمین کے وسائل کو یہاں کے باشندوں کو فائدہ پہنچائے بغیر چوس لیں۔

مگر کہاں! یہ ناممکن ہے! اپنے رب پر بھروسہ کرنے والے بہادر مجاہدین کے صبر، ثابت قدمی، قوت اور اللہ کی راہ میں جان نثاری کے سامنے ان ظالم وغاصب قابضوں کے خواب اور امیدیں اڑ کر ہوا میں جاملیں۔اپنی ترکش کا آخری تیر پھینکنے اور آخری مایوس کن کوشش کرنے کے بعد اپنا بوریا بستر گول کرنے پر مجبور ہوگئے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَايَشْعُرُوْنَ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ (النمل:۵۱)

''اور وہ ایک چال چلے اور ہم بھی ایک چال چلے اور ان کو کچھ خبر نہ ہوئی۔تو دیکھ لو کہ ان کی چال کا انجام کیسا ہوا ہم نے ان کو اور ان کی قوم سب کو ہلاک کر ڈالا''۔

یہ رہا نیٹو کا شر پسند اتحاد جو ایک کے بعد دوسرا اجلاس منعقد کرتا پھر رہا ہے جس میں ہر اتحادی دوسرے کو اکسا رہا ہے۔اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق:

وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰی اٰلِهَتِكُمْ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ(ص:۶)

''تو ان میں جو معزز تھے وہ چل کھڑے ہوئے (اور بولے) کہ چلو اور اپنے معبودوں (کی پوجا) پر قائم رہو بے شک یہ ایسی بات ہے جس سے (تم پر شرف و فضیلت) مقصود ہے''۔

وہ ایک دوسرے کو ثابت قدم رہنے کی اور اپنی تعداد میں اضافہ کرنے کی نصیحتیں کر رہے ہیں۔توقعات کا جائزہ لے رہے ہیں اور بجٹ کے تخمینے لگا رہے ہیں۔اور جب انہیں

عسکری سطح پر ناکامی اور مجاہدین کے مقابلے میں واضح ہزیمت کا یقین ہو گیا تو جسے وہ'' سیاسی حل'' کا نام دے رہے ہیں اس پر لے دے کرنے لگے۔ اور مجاہدین کے درمیان یہ سمجھتے ہوئے دراڑیں ڈالنے کی کوششوں میں لگ گئے کہ یہ مجاہد وہ ہیں جو متاعِ دنیا کی خاطر لڑ رہے ہیں یا وہ ہیں جو اپنے عقائد اور اصولوں پر سودا بازی کر لیں گے یا وہ ہیں جو زائل نعمتوں کے بدلے اپنا دین بیچ ڈالیں گے۔ وذلک مبلغهم من العلم بس یہی ان کے علم کی حد ہے۔

امت مسلمہ کی ذمہ داریاں

اب ایسی حالت میں آغاز میں ہم پر کیا کرنا لازم ہوگا؟ تا کہ ان کی سازشوں کی بیخ کنی کر سکیں اور تا کہ ان کے گھٹیا گمانوں کو ایمان کی مضبوط اور طاقتور چٹان پر مار کر پاش پاش کر دیں اور تا کہ ان کی خبیث چالوں کو الٹ دیں۔

پہلا کام: ایمان ویقین کو مضبوط کرنا

ہم پر سب سے پہلے تو یہ لازم ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اپنے ایمان ویقین کو مضبوط کریں۔ ویسا ہی توحید پر ایمان رکھیں کریں جیسا کہ ایمان رکھنے کا حق ہے۔ صرف اسی سے خوف کھائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (آل عمران: ۱۷۵)

''یہ (خوف دلانے والا) تو شیطان ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے، تو اگر تم مومن ہو تو اُن سے مت ڈرنا اور مجھ ہی سے ڈرتے رہنا''۔

اور اللہ ہی سے امید رکھیں۔ اس کے علاوہ نہ کسی پر بھروسہ کریں نہ کسی سے آسرا باندھیں۔ وہ تو ہر شے کا رب اور مالک ہے۔ اللہ رب العزت فرماتا ہے:

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ (ھود: ۱۲۳)

''اور آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزوں کا علم اللہ ہی کو ہے اور تمام امور اسی کی طرف لوٹتے ہیں تو اسی کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسا رکھو اور جو کچھ تم کر رہے ہو تمہارا پروردگار اس سے بے خبر نہیں ہے''۔

اور سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا (الاحزاب ۴۸)

''اور کافروں اور منافقوں کا کہا نہ ماننا اور نہ ان کے تکلیف دینے پر نظر کرنا اور اللہ پر بھروسا رکھنا اور اللہ ہی کارساز کافی ہے''۔

اور ہم پر لازم ہے کہ اللہ جل جلالہ کے ساتھ نہ کسی شے کو شریک ٹھرائیں اور نہ کسی شخص کو۔ اللہ ہی کی عظمت و کبریائی کو اپنے دلوں میں جاگزیں کریں اور اپنے اعمال سے ظاہر کریں۔ اسی کا تقویٰ اختیار کریں جیسے کہ اس کا تقویٰ اختیار کرنے کا حق ہے۔ پس اللہ رب العزت کو ہر حال میں یاد کریں۔ اور اطاعت کریں اور نافرمانی سے بچیں۔ اور شکر گزار بنیں اور ناشکری سے بچیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ (البقرہ ۱۵۲)

''پس تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد کیا کروں گا اور میرا احسان مانتے رہنا اور ناشکری نہ کرنا''۔

ہمارے لیے ضروری ہے کہ کافروں کے جمگھٹوں اور ان جابر لشکروں کے سامنے وہی کہیں جو کہ ہمارے اسلاف اہل ایمان ویقین نے کہا تھا۔ جب مومنوں نے (احزاب) کے لشکروں کو دیکھا تو کہنے لگے:

هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا (الاحزاب: ۲۲)

''یہ وہی ہے جس کا اللہ اور اُس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اُس کے پیغمبر نے سچ کہا تھا اور اس سے اُن کا ایمان اور اطاعت اور زیادہ ہو گئی''۔

اللہ کی قسم! ہم جانتے ہیں کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ اور ہمیں اس کی نصرت پر یقین ہے۔ ظلمت کے اندھیرے پھیل جانے کے بعد سحر کی روشنی کو پھوٹنا ہی ہے۔ اور پے در پے آزمائشوں کے بعد سکھ وچین نصیب ہونا ہی ہے۔ اگر ہمارے مدمقابل کفار صبر کرتے ہیں تو ہم زیادہ صابر ہیں۔ اور اگر ہم تکالیف برداشت کرتے ہیں تو انہیں زیادہ تکلیف پہنچتی ہے۔ اور ہم اور وہ، قطعاً یکساں نہیں۔ اس لیے کہ قتلانا في الجنة وقتلهم في النار (ہمارے مقتولین جنت میں ہیں اور ان کے دوزخ میں)۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ (الرعد: ۳۴)

''اُن کو دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہے اور ان کو اللہ (کے عذاب سے) کوئی بھی بچانے والا نہیں''۔

اور فرمایا رب العزت نے:

وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (النساء: ۱۰۴)

''اور کفار کے پیچھا کرنے میں سستی نہ کرنا اگر تم بے آرام ہوتے ہو تو جس طرح تم بے آرام ہوتے ہو اسی طرح وہ بھی بے آرام ہوتے ہیں اور تم اللہ سے ایسی ایسی امیدیں رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھ سکتے اور اللہ سب کچھ جانتا (اور) بڑی حکمت والا ہے''۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆☆

دینِ متین کی خاطر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سختیاں اور آزمائشیں جھیلنا

مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ

حضرت محمد بن ابراہیم تیمی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو ان کو ان کے چچا حکم بن ابوالعاص بن امیہ نے پکڑ کر رسی سے مضبوطی سے باندھ دیا اور کہا کہ تم اپنے آباؤ اجداد کے دین کو چھوڑ کر نئے دین کو اختیار کرتے ہو؟ اللہ کی قسم! جب تک تم اس دین کو نہیں چھوڑو گے میں اس وقت تک تمہیں بالکل نہیں کھولوں گا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں اس دین کو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ جب حکم نے دیکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے دین پر بڑے پکے ہیں تو ان کو چھوڑ دیا۔ (ابن سعد)

حضرت مسعود بن حراش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے کہ ہم نے دیکھا کہ ایک نوجوان آدمی کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے ہیں اور لوگوں کا ایک بڑا مجمع اس کے پیچھے چل رہا ہے۔ میں نے پوچھا اس نوجوان کو کیا ہوا؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ طلحہ بن عبیداللہ ہیں جو بے دین ہو گئے ہیں اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے پیچھے ایک عورت تھی جو بڑے غصّے میں بول رہی تھی اور انہیں برا بھلا کہہ رہی تھی۔ میں نے پوچھا یہ عورت کون ہے؟ لوگوں نے بتایا یہ ان کی والدہ صعبہ بنت الحضرمی ہے۔ (صحیح بخاری)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ دونوں مسلمان ہو گئے تو ان دونوں کو نوفل بن خویلد بن العدویہ نے پکڑ کر ایک رسی میں باندھ دیا اور بنوتیم نے ان دونوں کو نہ بچایا، نوفل بن خویلد کو شیر قریش کہا جاتا تھا۔ (ایک رسی میں باندھنے کی وجہ سے) حضرت ابوبکر اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما کو قرینین (یعنی دو ساتھی) کہا جاتا ہے۔ امام بیہقیؒ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی "اے اللہ! ہمیں ابن العدویہ کے شر سے بچا"۔

حضرت ابوالاسودؒ کہتے ہیں کہ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ آٹھ سال کی عمر میں مسلمان ہوئے اور اٹھارہ سال کی عمر میں انہوں نے ہجرت کی۔ ان کے چچا ان کو چٹائی میں لپیٹ دیتے اور ان کو آگ کی دھونی دیتے اور کہتے کہ کفر کی طرف لوٹ آؤ۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے میں کبھی کافر نہ بنوں گا۔ (ابونعیم فی الحلیۃ)

حضرت حفص بن خالدؒ کہتے ہیں کہ موصل میں ایک بڑی عمر کے بزرگ ہمارے پاس آئے اور انہوں نے ہمیں بتایا کہ میں ایک سفر میں حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ ایک چٹیل میدان میں ان کو نہانے کی ضرورت پیش آ گئی جہاں نہ پانی تھا نہ گھاس اور نہ کوئی انسان۔ انہوں نے کہا (میرے نہانے کے لیے) ذرا پردے کا انتظام کر دو۔ میں نے ان کے لیے پردے کا انتظام کیا (نہانے کے دوران) اچانک میری نگاہ ان کے جسم پر پڑ گئی تو میں نے دیکھا کہ ان کے سارے جسم پر تلوار کے زخموں کے نشان ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ میں نے آپ کے جسم پر اتنے زخموں کے نشان دیکھے ہیں کہ اتنے میں نے کسی کے جسم پر نہیں دیکھے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم نے دیکھ لیا؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا اللہ کی قسم! ان میں سے ہر زخم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں لگا ہے اور اللہ کے راستے میں لگا ہے۔ حضرت علی بن زیدؒ کہتے ہیں کہ جس آدمی نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا اس نے مجھے بتایا کہ ان کے سینے پر آنکھ کی طرح نیزے اور تیر کے زخموں کے نشان تھے۔ (الطبرانی والحاکم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے اسلام کو ظاہر کرنے والے سات آدمی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمار، حضرت سمیہ، حضرت صہیب، حضرت بلال اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہم۔ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت ان کے چچا کے ذریعہ سے کی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حفاظت ان کی قوم کے ذریعہ سے کی۔ باقی تمام آدمیوں کو مشرکین نے پکڑ کر لوہے کی زرہیں پہنائیں اور انہیں سخت دھوپ میں ڈال دیا جس سے وہ زرہیں بہت گرم ہو گئیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے علاوہ سب نے مجبور ہو کر ان مشرکوں کی بات مان لی لیکن حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اللہ کے دین کے بارے میں اپنی جان کی کوئی پروا نہ تھی اور ان کی قوم کے ہاں ان کی کوئی حیثیت بھی نہیں تھی۔ چنانچہ مشرکوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر لڑکوں کے حوالے کر دیا جو انہیں مکہ کی گلیوں میں چکر دیتے تھے اور وہ احد احد کہتے رہتے (یعنی معبُود ایک ہی ہے)۔ (مسند احمد)

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ورقہ بن نوفل، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرتے اور مشرک انہیں تکالیف پہنچا رہے ہوتے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ احد احد کہہ رہے ہوتے۔ تو ورقہ کہتے کہ واقعی معبُود تو ایک ہی ہے اور اے بلال! وہ معبُود اللہ ہے۔ پھر ورقہ بن نوفل، امیہ بن خلف کی طرف متوجہ ہوتے جو کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو تکلیفیں پہنچا رہا ہوتا تھا تو ورقہ کہتے میں اللہ عزوجل کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو میں ان کی قبر کو برکت اور رحمتِ خداوندی کی جگہ بناؤں گا۔ ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر گزر ہوا۔ مشرک ان کو تکلیفیں پہنچا رہے تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے امیہ سے کہا ارے! کیا تم اس مسکین کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے؟ کب تک (ان کو یوں سزا دیتے رہو گے؟) امیہ نے کہا تم نے ہی تو انہیں بگاڑا ہے اب تم ہی ان کو تکلیفوں سے چھڑاؤ۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا اچھا میں انہیں چھڑانے کے لیے تیار ہوں۔ میرے پاس ایک کالا غلام ہے جو ان سے زیادہ مضبوط اور طاقت ور ہے اور وہ تمہارے دین پر ہے وہ غلام تمہیں حضرت بلال کے بدلہ میں دیتا ہوں۔ امیہ نے کہا مجھے قبول ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا وہ غلام دے کر حضرت

بلال رضی اللہ عنہ کو لے لیا اور انہیں آزاد کر دیا۔مکہ سے ہجرت کرنے سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسلام کی وجہ سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے علاوہ چھ اور غلاموں کو آزاد کیا۔(ابونعیم فی الحلیۃ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور ان کے گھر والوں کو بہت زیادہ تکلیفیں دی جا رہی تھیں کہ ان کے پاس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے آل عمار، اے آل یاسر! خوش خبری سنو! تم سے وعدہ ہے کہ (ان تکلیفوں کے بدلہ میں) تم کو جنت ملے گی۔(الطبرانی وبیہقی)

ابن الکلبی کی روایت میں یہ ہے کہ ابوجہل نے حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کی شرمگاہ میں نیزا مارا جس سے وہ شہید ہوگئیں، حضرت یاسر رضی اللہ عنہ بھی ان تکلیفوں میں انتقال فرما گئے اور حضرت عبداللہ بن یاسر رضی اللہ عنہ کو بھی تیر مارا گیا جس سے وہ گر گئے۔ امام احمدؒ کی روایت حضرت مجاہد سے منقول ہے کہ اسلام میں شہادت کا مرتبہ سب سے پہلے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو ملا۔

حضرت عمر بن میمونؒ کہتے ہیں کہ مشرکوں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو آگ میں جلایا تھا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے اور آپ کے سر پر اپنا ہاتھ پھیر رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ اے آگ! تو عمار کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جیسے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے ہوگئی تھی۔(ابن سعد)

حضرت شعبیؒ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی مسند خاص پر بٹھا کر فرمایا: ایک آدمی کے علاوہ روئے زمین پر کوئی آدمی اس مسند پر بیٹھنے کا تم سے زیادہ حق دار نہیں ہے۔حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا اے امیر المومنین! وہ ایک آدمی کون ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: نہیں وہ مجھ سے زیادہ حق دار نہیں ہیں۔کیونکہ مشرکین میں حضرت بلال کے تعلّق رکھنے والے ایسے لوگ تھے جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو بچا لیتے تھے۔میرا تو ان میں کوئی ایسا نہیں تھا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے بچاتے۔میں نے اپنا یہ حال دیکھا کہ ایک دن مشرکوں نے مجھے پکڑا اور آگ جلا کر مجھے اس میں ڈال دیا۔پھر ایک آدمی نے اپنا پاؤں میرے سینے پر رکھا اور میں اس زمین سے صرف اپنی کمر کے ذریعہ ہی خود کو بچا سکا۔راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے اپنی کمر کھول کر دیکھائی جس پر برص کے داغ جیسے نشان پڑے ہوئے تھے۔(کنز العمال)

حضرت خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک لوہار تھا اور عاص بن وائل کے ذمہ میرا کچھ قرضہ تھا۔میں نے اس کے پاس جا کر اپنے قرضہ کا تقاضا کیا تو عاص نے کہا! اللہ کی قسم! میں تمہیں تمہارا قرضہ تب واپس کروں گا جب تم محمد کا انکار کردو گے۔میں نے کہا نہیں، اللہ کی قسم! اگر تم مر کر دوبارہ زندہ بھی ہو جاؤ تو بھی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہیں کروں گا۔اس پر عاص نے کہا جب میں مر کر دوبارہ اٹھایا جاؤں گا وہاں تم میرے پاس آنا، وہاں میرے پاس بہت سارا مال اور اولاد ہوگی۔وہاں میں تمہیں تمہارا قرضہ دے دوں گا۔اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

أَفَرَأَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالاً وَوَلَداً Oأَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمٰنِ عَهْداًO كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدّاًO وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِيْنَا فَرْداًO (المریم۷۷۔۸۰)

''بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں سے کفر کیا اور کہنے لگا کہ (اگر میں از سر نو زندہ ہوا بھی تو یہی) مال اور اولاد مجھے وہاں ملے گا؟ کیا اس نے غیب کی خبر پالی ہے؟ یا خدا کے یہاں (سے) عہد لے لیا ہے؟ ہرگز نہیں یہ جو کچھ کہتا ہے ہم اس کو لکھے جاتے اور اس کے لیے آہستہ آہستہ عذاب بڑھاتے جاتے ہیں اور جو چیزیں یہ بتاتا ہے ان کے ہم وارث ہوں گے اور یہ اکیلا ہمارے سامنے آئے گا''۔

حضرت خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے سائے میں چادر کی ٹیک لگائے بیٹھے ہوئے تھے اور ان دنوں ہمیں مشرکین کی طرف سے بہت سختی اٹھانی پڑی تھی۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ اللہ سے دعا نہیں فرماتے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دم سیدھے بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا۔اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے ایسے لوگ ہوئے ہیں کہ لوہے کی کنگھیوں سے ان کا گوشت اور پٹھا سب نوچ لیا گیا اور ہڈیوں کے سوا کچھ نہ چھوڑا گیا لیکن اتنی سخت تکلیف بھی ان کو ان کے دین سے ہٹا نہ سکی۔اور اللہ تعالیٰ اس دین کو ضرور پورا کر کے رہیں گے یہاں تک کہ سوار صنعاء سے حضر موت تک جائے گا اور اس کو کسی دشمن کا ڈر نہ ہوگا سوائے اللہ تعالیٰ کے اور سوائے بھیڑیے کے اپنی بکریوں پر،لیکن تم جلدی چاہتے ہو۔(صحیح بخاری، ابوداؤد، نسائی)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم مدینہ آئے اور انصار نے ان کو اپنے ہاں رہنے کہ جگہ دی تو سارے عرب والوں نے ان پر ایک کمان سے تیر چلایا (یعنی سارے عرب کے لوگ ان کے دشمن ہوگئے)۔تو مسلمانوں کو رات بھی ہتھیار لگا کر گزارنی پڑتی اور دن کو بھی ہر وقت ہتھیار لگانے پڑتے۔مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے کہتے کہ کیا ہماری زندگی میں ایسا وقت بھی آئے گا کہ ہم امن اور اطمینان سے رات گزاریں اور ہمیں اللہ کے علاوہ کسی کا ڈر نہ ہو؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِيْ الْأَرْضِ (النور:۵۵)

جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنادے گا''۔

(طبرانی، حاکم، ابن مردویہ)

☆☆☆☆☆☆

عیادت مریض

مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمہ اللہ

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر جو حقوق ہوتے ہیں'ان میں ایک حق مریض کی عیادت ہے۔فقہا نے لکھا ہے کہ بیماری میں مسلمان کی بیمار پرسی کرنا سنت مؤکدہ ہے۔چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ بیماری کے پہلے دن بیمار کی عیادت کرنا سنت ہے اور اس کے بعد پھر مستحب اور بہتر ہے۔

امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ بیمار کی بیمار پرسی واجب ہے۔ایک اور عالم ابن حمدانؒ فرماتے ہیں کہ فرض کفایہ ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے جو فرض ہونے پر دلالت کرتا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ''پانچ چیزیں مسلمانوں کے حقوق کے طور پر دوسرے مسلمانوں پر واجب ہیں،۱۔سلام کا جواب دینا،۲۔چھینکنے والے کے جواب میں یرحمک اللہ کہہ کر جواب دینا بشرطیکہ اس نے چھینکنے کے بعد الحمد للہ کہا ہو، ۳۔اگر کوئی مسلمان دعوت کے لیے بلائے تو اس کی دعوت قبول کرنا،۴۔مریض کی عیادت کرنا،۵۔جنازے کے ساتھ قبرستان تک جانا''۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بھوکے کو کھانا کھلاؤ،مریض کی عیادت کرو اور مسلمان کے قیدیوں کو کفار کی قید سے چھڑاؤ''۔

ان دونوں احادیث سے اگرچہ اس عمل کا واجب اور ضروری ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن جمہور علما کی رائے یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں واجب کا لفظ اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی حدیث میں امر کا صیغہ مزید ترغیب کے لیے ہے۔اس سے اصطلاحی واجب ہونا مراد نہیں ہے البتہ اس عمل کی اہمیّت اور اہتمام کو واضح کرنے کے لیے تاکیداً واجب کا لفظ اور امر کا صیغہ ذکر کردیا ہے ورنہ یہ عمل مستحب اور افضل اور بہتر تو ہے لیکن واجب نہیں ہے۔البتہ اگر بعض دوسرے خارجی عوامل ہوں تو پھر ضروری ہوتا ہے جیسے کہ اگر کوئی قریبی رشتہ دار بیمار ہے،اگر اس کی بیمار پرسی نہ کی جائے تو وہ ناراض ہوجائے گا اور صلہ رحمی قطع ہونے کا احتمال ہو۔یا کوئی بزرگ بیمار ہو جس کی بیمار پرسی میں خود عیادت کرنے والے کے لیے فائدہ اور برکت ہو تو ایسے مقامات پر ان خارجی عوامل کی وجہ سے ضروری ہوگا۔بعض جگہ صرف مسنون ہوتا ہے جیسے عام حالات میں عام مسلمانوں کی بیمار پرسی اور بعض جگہ صرف مباح ہوتا ہے جیسے کسی فاسق اور ظالم کی بیمار پرسی خصوصاً جبکہ اس آدمی کی بیمار پرسی نہ کرنے کی صورت میں ضرر کا اندیشہ ہو۔امام نوویؒ نے اس عمل کے واجب ہونے پر امت کا اجماع نقل کیا ہے۔

ایک حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عموم کے ساتھ مروی ہے کہ ہر مریض کی عیادت کرو۔اس سے علما نے استدلال کیا ہے کہ ہر مریض کی عیادت کرنی چاہیے۔

ایک حدیث میں آشوب چشم اور آنکھ دکھنے کی عیادت کے متعلّق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل منقول ہے چنانچہ حضرت زید بن ارقمؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی جبکہ میری آنکھوں میں تکلیف تھی۔

ایک دفعہ عیادت پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے بلکہ بار بار عیادت کرنی چاہیے اور اگر مریض کی کوئی ضرورت ہو تو اس کو بھی پورا کرنا چاہیے۔اس سے مریض کو نشاط اور خوشی حاصل ہوتی ہے،جس سے اس کی قوت لوٹ کر آتی ہے۔چنانچہ گذشتہ حدیث میں عیادت کا عمومی حکم تھا۔جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ کسی بھی وقت کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیمار پرسی کے فضائل منقول ہیں نیز یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت مسلمہ کو اس کی ترغیب دی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ'' اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن بندے سے ارشاد فرمائیں گے کہ میں بیمار ہوا تھا تو نے میری عیادت نہیں کی۔بندہ عرض کرے گا اے میرے رب میں کیسے آپ کی عیادت کرتا جب کہ آپ تمام جہانوں کے رب ہیں(یعنی یہ کہ نہ آپ پر بیماری آتی ہے اور نہ آپ کی عیادت ممکن ہے)اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا لیکن تو نے اس کی عیادت نہیں کی،کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے ہاں موجود پاتا۔پھر ارشاد فرمائیں گے کہ اے آدم کی اولاد میں نے تجھ سے کھانا مانگا لیکن تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔بندہ عرض کرے گا کہ اے میرے رب میں کیسے آپ کو کھانا کھلاتا آپ رب العالمین ہیں(یعنی کھانا کھانے سے آپ کی ذات پاک ہے اور نہ میرے لیے یہ ممکن تھا)اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا لیکن تو نے اس کو کھانا نہیں کھلایا۔کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ اگر تم اس کو کھانا کھلا دیتے تو اب تم اس کھانے کو میرے ہاں پاتے۔پھر ارشاد فرمائیں گے کہ اے انسان میں نے تم سے پانی مانگا لیکن تم نے مجھے پانی نہیں پلایا۔بندہ عرض کرے گا اے میرے رب میں کیسے آپ کو پانی پلاتا جبکہ آپ رب العالمین ہیں(یعنی نہ آپ کو پانی پینے کی حاجت پیش آتی ہے اور نہ میرے لیے یہ ممکن تھا)۔اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا کیا تو نہیں جانتا تھا کہ اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو اب اس کا اجر وثواب میرے پاس سے پاتا''۔

اب اس حدیث میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے بندے کے مرض کی نسبت اپنی طرف کی ہے حالاں کہ وہ مرض بندے کا تھا۔یہ صرف بندے کی عزت اور عیادت کی ترغیب کے لیے ہے اور مطلب یہ ہے کہ ان اعمال کا ثواب اور ان اعمال کی وجہ سے تجھے میرے پاس عزت ملتی۔

(بقیہ صفحہ ۳۰ پر)

کھانے پینے کے آداب

شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

طعام و شرب کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں اور اسلامی آداب اس طرح ہیں۔

کھانے کے آداب:

۱۔ دستر خوان بچھانا۔(بخاری)

۲۔ دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔

۳۔ بسم اللہ پڑھنا بلند آواز سے۔

۴۔ داہنے ہاتھ سے کھانا۔

۵۔ کھانے کی مجلس میں جو شخص سب سے بزرگ اور بڑا ہو اس سے کھانا شروع کرانا۔(مسلم)

۶۔ کھانا ایک قسم کا ہو تو اپنے سامنے سے کھانا۔

۷۔ اگر کوئی لقمہ گر جائے تو اٹھا کر صاف کر کے کھا لینا۔

۸۔ ٹیک لگا کر نہ کھانا۔(بخاری)

۹۔ کھانے میں کوئی عیب نہ نکالنا۔(بخاری و مسلم)

۱۰۔ جوتا اتار کر کھانا۔(مشکوٰۃ)

۱۱۔ کھانے کے وقت اکڑوں بیٹھنا کہ دونوں گھٹنے کھڑے ہوں اور سرین زمین پر ہو یا ایک گھٹنہ کھڑا ہو اور دوسرے گھٹنے کو بچھا کر اس پر بیٹھے یا دونوں گھٹنے زمین پر بچھا کر قعدہ کی طرح بیٹھے اور آگے کی طرف جھک کر بیٹھے۔(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

۱۲۔ کھانے کے برتن، پیالہ و پلیٹ کو صاف کر لینا۔ پھر برتن اس کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہے۔(ابن ماجہ)

۱۳۔ کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹنا۔

۱۴۔ کھانے کے بعد یہ دعا پڑھنا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ O

"سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا"۔

۱۵۔ پہلے دستر خوان اٹھوانا پھر خود اٹھنا۔

۱۶۔ دستر خوان اٹھانے کی دعا پڑھنا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَاO

"سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، ایسی تعریف جو بہت پاکیزہ اور بابرکت ہو۔ اے ہمارے رب، ہم اس کھانے کو کافی سمجھ کر یا بالکل رخصت کر کے یا اس سے غیر محتاج ہو کر نہیں اٹھا رہے ہیں"۔

۱۷۔ دونوں ہاتھ دھونا۔

۱۸۔ کلی کرنا۔(بخاری)

۱۹۔ اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یوں پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗO

۲۰۔ جب کسی کی دعوت کھائے تو میزبان کو یہ دعا دے:

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْO

"اے اللہ! جس نے کھلایا مجھ کو اس کو کھلا اور جس نے پلایا مجھ کو اس کو پلا"۔ (مسلم)

۲۱۔ سرکہ استعمال کرنا سنت ہے۔ جس گھر میں سرکہ ہو وہ گھر سالن کا محتاج نہیں سمجھا جا سکتا۔(ابن ماجہ)

۲۲۔ خالص گندم اگر کوئی استعمال کرتا ہے تو اسے چاہیے کہ اس میں کچھ جو بھی ملا لے، چاہے تھوڑی ہی مقدار میں ہوتا کہ سنت پر عمل کا ثواب حاصل ہو جائے۔(الجامع الصغیر)

۲۳۔ گوشت کھانا سنت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ دنیا اور آخرت میں کھانوں کا سردار گوشت ہے۔

۲۴۔ اپنے مسلمان بھائی کی دعوت قبول کرنا سنت ہے۔(ابوداؤد) البتہ اگر (غالب آمدنی) سود یا رشوت کی ہو یا وہ بدکاری میں مبتلا ہو تو اس کی دعوت قبول نہیں کرنا چاہیے۔

۲۵۔ میت کے رشتہ داروں یعنی میت کے گھر کے افراد کو کھانا دینا مسنون ہے۔ (مسلم)

پانی پینے کے آداب:

۱۔ دائیں ہاتھ سے پینا، کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان پیتا ہے۔

۲۔ پانی پینے سے پہلے اگر کھڑے ہوں تو بیٹھ جانا۔ کھڑے ہو کر پینا منع ہے۔ (مسلم)

۳۔ بِسْمِ اللّٰہِ کہہ کر پینا اور پی کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا۔

۴۔ تین سانس میں پینا اور سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے الگ کرنا۔

۵۔ برتن کے ٹوٹے ہوئے کنارے کی طرف سے نہ پینا۔

۶۔ مشک سے منہ لگا کر پانی نہ پئیں یا کوئی بھی ایسا برتن ہو جس سے دفعتاً پانی زیادہ آجانے کا احتمال ہو یا اندیشہ ہو کہ اس میں کوئی سانپ یا بچھو آ جائے۔(بخاری و مسلم)

(بقیہ صفحہ ۴۵ پر)

کفر و اسلام کے معرکے کا مرکزی عنوان: حاکمیتِ باری تعالیٰ

مولانا فصیح الرحمٰن یوسفی

سابقہ تمام ادوار میں بھی اور عصر حاضر میں بھی جاری کفر و اسلام کے معرکے کا مرکزی عنوان توحید کا مسئلۂ حاکمیت ہی ہے۔ مجاہدین اور اہل ایمان اسی لیے جان جوکھوں میں ڈالے ہوئے ہیں کہ جہادِ فی سبیل اللہ ہی وہ واحد راستہ ہے جس سے کفر کا تسلط ٹوٹتا ہے اور اللہ رب العزت کی حاکمیت قائم ہوتی ہے۔ اہل کفر بھی ایڑی چوٹی کا زور اسی لیے صرف کر رہے ہیں کہ مجاہدین کی جدوجہد کی کامیابی کی صورت میں شیطان کا قائم کردہ عالمی طاغوتی نظام کلیتاً مٹ جائے گا۔ پس یہ مسئلہ بنیادی وجۂ نزاع ہے مسلمانوں اور کفار کے درمیان۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (النسآء آیت: ۶۵)

''(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے رب کی قسم! یہ لوگ اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تنازعات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو منصف نہ بنائیں اور پھر آپ کے فیصلے سے اپنے دل میں کسی قسم کی خلش محسوس نہ کریں، اُس (فیصلے) کو مکمل طور پر تسلیم کر لیں۔''

امام ابوبکر جصاصؒ احکام القرآن میں لکھتے ہیں: یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ جس نے اللہ یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حکم کو نہیں مانا، اسے ردّ کر دیا، وہ اسلام سے خارج ہے چاہے اس نے شک کی بنیاد پر ردّ کیا ہو یا اُسے قبول کرنا نہیں چاہتا یا تسلیم کرنے سے انکاری ہے۔

اس معاملے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا مسلک بالکل واضح تھا کہ وہ اس شخص کو مرتد کہتے تھے جو زکوٰۃ کا انکار کرتا تھا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ جس نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ تسلیم نہیں کیا وہ اہل ایمان میں سے نہیں ہے۔ اب آیت میں یہ تاویل نہیں کرنی چاہیے کہ یہاں ایمان سے مراد کامل ایمان ہے یا اس سے لغوی ایمان مراد ہے۔

اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے:

اَفَحُکْمَ الْجَاهِلِیَّةِ یَبْغُوْنَ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللهِ حُکْمًا لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ (المائدہ آیت: ۵۰)

''کیا یہ لوگ جاہلیّت کے فیصلے و احکام چاہتے ہیں؟ اللہ سے بہتر حکم کرنے والا کون ہے یقین کرنے والی قوم کے لیے؟''

امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مذمت کر رہا ہے جو اس کے ایسے احکام کو چھوڑ رہے ہیں جن میں ہر قسم کا خیر ہے۔ ہر قسم کے شر سے روکنے والے ہیں، ایسے احکام کو چھوڑ کر لوگوں کی خواہشات، ان کی آرا اور خود ساختہ اصطلاحات کی طرف جاتے ہیں جس طرح دورِ جاہلیّت کے لوگ اسی طرح کے جاہلانہ اور گمراہ کن احکامات کو نافذ کرتے تھے جو انہوں نے اپنی خواہشات اور آرا سے بنائے ہوئے ہوتے تھے اور جس طرح کے فیصلے اور احکامات تاتاری کرتے تھے جو انہوں نے اپنے بادشاہ چنگیز خان سے لیے تھے۔ چنگیز خان نے تاتاریوں کے لیے 'یاسق' وضع کیا تھا۔ یاسق اس مجموعہ قوانین کا نام ہے جو چنگیز خان نے مختلف مذاہب، یہودیت، نصرانیت اور اسلام وغیرہ سے لے کر مرتب کیا تھا۔ اس میں بہت سے ایسے احکام بھی تھے جو کسی مذہب سے ماخوذ نہیں تھے وہ محض چنگیز خان کی خواہشات اور اس کی صوابدید پر مبنی تھے۔ یہ کتاب بعد میں قابل اتباع قرار پائی اور وہ اس کتاب کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر بھی مقدم رکھتے تھے۔ ان میں سے جس جس نے بھی ایسا کیا ہے وہ کافر ہے، واجب القتل ہے جب تک کہ توبہ کر کے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی طرف نہ آئے اور ہر قسم کا چھوٹا بڑا فیصلہ اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق نہ کرے''۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۲:۶۷)

شیخ محمد حامد الفقیؒ امام ابن کثیرؒ کے اس قول پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ان تاتاریوں کی طرح بلکہ ان سے بھی بدتر وہ لوگ ہیں جو انگریزوں کے قوانین اپناتے ہیں اور اپنے مالی، فوجداری اور عائلی معاملات کے فیصلے ان کے مطابق کرتے ہیں اور ان انگریزی قوانین کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر مقدم رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ بغیر کسی شک وشبہ کے مرتد اور کافر ہیں جب تک وہ اس روش پر برقرار ہیں اور اللہ کے حکم کی طرف رجوع نہیں کرتے۔ وہ اپنا نام کچھ بھی کیوں نہ رکھ لیں، انہیں اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور وہ اسلام کے ظاہری اعمال میں سے جتنے چاہیں عمل کر لیں، وہ سب کے سب بیکار ہیں جیسے نماز، روزہ اور حج و عمرہ وغیرہ''۔ (فتح المجید ص ۸۳۸)۔

علامہ شیخ احمد شاکر رحمہ اللہ (قاضیٔ مصر خلافت عثمانیہ) فرماتے ہیں:

''لوگوں کے بنائے ہوئے قوانین کا نفاذ واضح کفر ہے، اس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہے، اس میں کسی قسم کی تاویل یا عذر قابل قبول نہیں ہے اگرچہ اس کے نافذ کرنے والے اور ان پر عمل کرنے والے خود کو مسلمان بھی کہلائیں مگر درحقیقت وہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہیں جب تک کہ وہ (لوگوں کے بنائے ہوئے قوانین

کو) صحیح سمجھ رہے ہیں اور اس کے تابع ہیں۔ ہر مسلمان کو اپنی فکر کرنی چاہیے، اس کفر سے خود کو بچانا چاہیے، ہر شخص اپنے آپ کا ذمہ دار ہے۔ علمائے کرام کو چاہیے کہ حق بیان کریں بغیر کسی ڈر وخوف کے اور جس چیز کی تبلیغ کا ان کو حکم ہے، انہیں چاہیے کہ اسے بلا کم وکاست لوگوں تک پہنچائیں۔(عمدۃ التفسیر ۴/ ۱۷۴)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ(المائدہ: ۴۴)

''جو لوگ اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلے یا حکومت نہیں کرتے وہ کافر ہیں۔''

سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان جو علقمہؒ اور اسودؒ نے روایت کیا ہے، جب ان دونوں نے ان سے رشوت کے متعلق پوچھا تو سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ تو حرام ہے۔ انہوں نے پوچھا کیا فیصلہ کرنے کی وجہ سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''فیصلہ کرنا تو کفر ہے'' پھر یہ آیت پڑھی:

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ(المائدہ: ۴۴)

حالاں کہ رشوت لینے والا قاضی کافر نہیں ہوتا، اس پر اجماع ہے۔ اسی طرح خوارج نے ابومجلز تابعی سے ان عمال حکومت (یعنی افسران) کے متعلق پوچھا جو ظالمانہ فیصلے کرتے ہیں یا کسی ظالم حکمران کا ساتھ دیتے ہیں کہ ہم انہیں اس آیت کے تحت کافر قرار دے دیں تو ابومجلز نے انکار کر دیا۔ اس بارے میں محمود شاکرؒ فرماتے ہیں: جو اللہ کے احکامات کو چھوڑ کر انگریز کے قوانین پر عمل کر رہے ہیں، مالی، عائلی اور فوجداری مقدمات میں مکمل طور پر اللہ کی نازل کردہ شریعت کو چھوڑ چکے ہیں اور جو اپنے ملک میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کے بجائے انسانوں کا بنایا ہوا نظام نافذ کرتے ہیں یہ صریح کفر ہے۔ ایسے لوگوں کے کافر ہونے میں کسی بھی اہل قبلہ کو شک نہیں ہے۔ آج ہم جس موضوع پر گفتگو کر رہے ہیں وہ ہے ''اللہ کے احکام کو چھوڑنا اور غیر اللہ کے احکام کو کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ترجیح دینا''(عمدۃ التفسیر: ۴/ ۱۵۷)۔

اللہ تعالیٰ کا فرمانِ ذیشان ہے:

لَا يُشْرِكُ فِىْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا(الکھف: ۲۶)

اور اس (اللہ) کے حکم میں کسی کو شریک نہ کرو۔

امام شنقیطیؒ فرماتے ہیں:

''اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی شخص اللہ کے حکم میں کسی بھی قسم کے احکام کی آمیزش نہ کرے، حکم صرف اور صرف اللہ ہی کا تسلیم کرے۔ آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ جو بھی حکم، جو فیصلہ اللہ نے کر دیا ہے اسے بغیر کسی ملاوٹ کے تسلیم کرنا ہے۔ اللہ کے فیصلوں میں سب سے پہلا فیصلہ ہے اس کے بنائے اور نازل کیے ہوئے قوانین۔ جو لوگ انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کی اتباع کرتے ہیں، جو دراصل شیطانی قوانین ہیں جو اس (شیطان) نے اپنے متبعین کے ذریعہ بنوائے ہیں، یہ سراسر اللہ کی شریعت کے مخالف ہیں ان کی تابع داری کرنے والے بلا شک وشبہ کافر ہیں، اللہ نے ان کی بصارت وبصیرت چھین لی ہے۔ یہ لوگ وحی الٰہی کے نور سے مکمل طور پر محروم ہیں (اضواء البیان: ۴/ ۸۲-۸۳)

اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالیشان ہے:

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ(یوسف: ۴۰)

''حکومت صرف اللہ کا حق ہے، اس کا حکم ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو۔''

شیخ محمد نعیم یاسین کہتے ہیں:

''اگر کسی نے شریعت اسلامی کے بارے میں یہ کہا کہ اب اس پر عمل نہیں ہوسکتا یا یہ شریعت زمانے کے ساتھ چلنے، آگے بڑھنے کی صلاحیت نہیں رکھتی یا اس قسم کی کوئی اور بات کی تو یہ شخص کافر ہے اس لیے کہ اُلوہیت کی صفات میں حکم، حکومت اور قانون سازی سب شامل ہیں جیسا کہ آیت ''اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ'' سے ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح عبودیت کی صفت یہ ہے کہ اطاعت کی جائے، احکامات کی پیروی کی جائے، اگر کوئی شخص ان میں سے کوئی کام نہیں کرتا جو عبودیت کا لازمہ ہیں اور ان میں سے کوئی بھی عمل غیر اللہ کے لیے جائز سمجھتا ہے تو وہ کافر ہے اس لیے کہ یہ عبادات ہیں اور عبادات غیر اللہ کے لیے جائز نہیں ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اللہ کے علاوہ خود کو یا کسی دوسرے کو قانون سازی کا اہل سمجھتا ہو، اسے حلال وحرام قرار دینے کا مجاز سمجھتا ہو تو وہ کافر ہے۔ حرام حلال سے مراد ہے جیسا کہ آج کل سودی معاملات، بے حیائی، بے پردگی وغیرہ کو بعض حکومتوں نے جائز قرار دیا ہے یا اللہ کی مقرر کردہ سزاؤں میں ترامیم کو جائز سمجھے۔ یہ سب کام کفریہ ہیں، ان کا مرتکب اور اس کو با اختیار سمجھنے والا دونوں کافر ہیں''(الایمان ص ۱۶۱)۔

اللہ رب العزت کا فرمانِ ذی وقار ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا(الاحزاب: ۳۶)

''کسی مومن مرد یا عورت کو یہ زیب نہیں دیتا کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا فیصلہ حکم کریں، پھر اس میں یہ اپنا اختیار استعمال کریں جو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ صریح گمراہی میں ہے۔''

امام نسفیؒ فرماتے ہیں:

''اگر اللہ یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی اس نیت سے کی جائے کہ نافرمانی کرنے والا اس حکم شریعت کو ردّ کر رہا ہو یا اس کے قبول کرنے سے انکاری ہو تو یہ نافرمانی کفر اور گمراہی ہے اور اگر ردّ کرنے یا قبولیت سے انکار نہ

ہو، شریعت کے حکم کو مانتا ہو، اس کی سچائی کا معترف ہو، پھر نافرمانی کرے تو یہ گمراہی اور فسق شمار ہوتا ہے'' (تفسیر النسفی: ۳/ ۳۰۴)۔

اللہ رب ذوالجلال والاکرام نے فرمایا ہے:

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اَطِيْعُوا اللهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلاً (النسآء: ۵۹)

''اگر تم لوگ آپس میں (حکمران وعوام) کسی بات میں اختلاف کر بیٹھو تو اس مسئلہ کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف (ان کے احکام) لوٹا دو۔ اگر تمہارا اللہ اور یوم آخرت پر ایمان ہو۔ یہ تمہارے لیے خیر کا باعث ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت ہی بہترین ہوگا۔''

امام ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ جو لوگ متنازعہ اُمور و مسائل میں فیصلہ کتاب وسنت کے مطابق نہیں کرتے اور ان معاملات میں اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی طرف رجوع نہیں کرتے وہ لوگ نہ اللہ پر ایمان لانے میں سچے ہیں، نہ آخرت پر'' (تفسیر ابن کثیر: ۱/ ۵۶۸)۔

ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

جس نے وہ محکم شریعت چھوڑ دی جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے اور اپنے فیصلے دوسری منسوخ شدہ شریعتوں کی طرف لے گیا تو وہ شخص کافر ہو گیا۔ جب منسوخ شدہ یہودیت و نصرانیت سے فیصلے کرانا کفر ہے تو اس شخص پر ہم کیوں نہ کفر کا فتوی لگائیں جو 'یاسق' سے فیصلے کراتا ہے اور اسے اسلام پر مقدم رکھتا ہے جس نے بھی یہ عمل کیا وہ بالاجماع کافر ہے۔ **(البدایه والنهایه ۱۱۹/۱۲)**

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں ''جب کوئی انسان ایسی چیز کو حلال قرار دیدے جو بالاجماع حرام ہے یا بالاجماع حرام کو حلال قرار دیدے یا متفقہ شریعت کو تبدیل کر دے تو وہ باتفاق فقہا کافر و مرتد ہے''۔ (مجموع الفتاوی ۲۶۸/۳)

اللہ کا ارشاد ہے۔

وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ (الانعام: ۱۲۱)

اگر تم نے ان کا کہا مان لیا تو تم مشرک ہو گے۔

سید قطبؒ فرماتے ہیں:

جو لوگ کسی بت پرست سے فیصلہ کرانا یا اس کا حکم ماننا تو شرک سمجھتے ہیں مگر اللہ کی شریعت کو چھوڑ کر کسی اور قانون کے مطابق فیصلے کو شرک نہیں سمجھتے اور پہلی صورت سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں اسے غلط کہتے ہیں اور دوسرے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تو یہ لوگ شاید قرآنی تعلیمات اور دین اسلام کے مقاصد سے واقف نہیں انہیں چاہیے کہ قرآن کی یہ آیت پڑھیں۔

وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ (سورة الانعام آیت: ۱۲۱)

(فی ظلال القرآن: ۳/ ۱۲۱۶)

شیخ عبداللہ عزامؒ فرماتے ہیں:

جس نے بھی اللہ کی شریعت سے اپنے فیصلے کرانا چھوڑ دیا، یا کسی بھی قانون کو اللہ کی شریعت پر ترجیح دیدی یا اللہ کی شریعت کے ساتھ انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کو ملا دیا، برابر کر دیا تو وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا اس نے دین کا طوق اپنے گلے سے اتار دیا اور اپنے لیے یہ راستہ چن لیا کہ وہ کافر ہو کر اسلام سے خارج ہو جائے۔ **(العقیده و اثرها فی بناء الجیل :۱۱۶)**

اس طرح دوسرے مقام پر فرماتے ہیں ہم یہاں دو اہم مسئلوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

لوگوں کا انسانی قوانین کو اپنانا اور اس کے مخالفین کو سزائیں دینا (اگرچہ وہ مخالفین شریعت کے پابند ہوں) ایسا عمل ہے جو معصیت و نافرمانی سے بھی بڑھ کر ہے بلکہ یہ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کے مترادف ہے۔

اللہ کی شریعت کی جگہ کوئی اور قانون لانا اس بات کی دلیل ہے کہ اس قانون کو اللہ کی شریعت سے بہتر سمجھ لیا گیا ہے اور جب کسی انسانی قانون کو شریعت اسلامی پر ترجیح دے کر اس کے مطابق حکومت کی جائے تو یہ کفر ہے۔ اور اگر اس قانون کو شریعت سے بہتر نہ سمجھے مگر اس پر فیصلے کرے تو یہ کفر ہے مگر بڑا کفر نہیں ہے۔

یہ بعض لوگوں کی رائے ہے مگر یہ غلط ہے اس لیے کہ شریعت اسلامی کو چھوڑ کر دوسرے قانون کو اپنانا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ اسے شریعت سے بہتر سمجھ لیا گیا ہے لہٰذا یہ بھی کفر ہے۔

ان اقتباسات و دلائل سے قلب سلیم کا ہر حامل یہ نتیجہ اخذ کر سکتا ہے کہ جو حکام شریعت اسلامی کی جگہ کوئی اور قانون نافذ کرتے ہیں وہ لوگ صریح کافر ہیں ملت اسلامی سے خارج ہیں۔

☆☆☆☆☆

اے اللہ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو مجھے مقبول شہادت کے سوا کوئی دوسری موت نہ دے۔ اے اللہ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ میں تیرے دشمنوں میں زبردست تباہی پھیلاؤں اور پھر یہودی اور عیسائیوں کی بمباری سے کسی مکان کے ملبے تلے آ کر مارا جاؤں۔ نکالنے والے میری لاش کو نہ نکالیں اور میری لاش کھاد بن جائے، جس کی زرخیزی سے وہ پھل پیدا ہو، جسے کوئی مسلمان بچہ کھائے اور تیرے راستے کا مجاہد بن جائے۔ یہ شہادت ہے! آزاد لوگ اسے کتنا چاہتے ہیں!!! وہ اس کی محبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں، یہ اُن کی زندگی کا محور بن جاتی ہے، وہ سوتے جاگتے اسی کے خیالوں میں رہتے ہیں اور اسی کے خواب اپنی آنکھوں میں سجائے رکھتے ہیں۔

(شہید ابو دجانہ الخراسانی رحمہ اللہ)

گستاخ رسول کی سزا اور فقہائے احناف

مولانا محمد تصدق حسین

عصر حاضر میں اٹھنے والے فتنوں میں سے سب سے عظیم فتنہ جو دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے ہے، وہ شعائر اللہ کی توہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر رکیک حملے ہیں، یہود و نصاریٰ نت نئے طریقوں سے امت مسلمہ کے مذہبی جذبات مجروح کرنے کی سعی میں مصروف ہیں، نوبت بایں جا رسید کہ نام نہاد کلمہ گو حکمرانوں کی عملداری میں سرعام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت و ناموس کے حوالے سے عوام کے اذہان و قلوب کو منتشر کیا جا رہا ہے، انگریز کے زرِخرید غلام مسلمانوں کو محبتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے تہی دامن کرنا چاہتے ہیں۔

فتنہ و فساد کی اس شورش میں یہود و ہنود کے کچھ گماشتے اس معاشرے میں لادینیت اور سیکولرازم کا زہر گھولنا چاہتے ہیں۔ انہی حالات میں جب آسیہ ملعونہ کے معاملے کے تناظر میں ایک طوفانِ بدتمیزی بپا ہوا تو قانون ناموس رسالت کو ختم کروانے کے لیے انگریز کے وفادار نام نہاد مسلمان میدان عمل میں آ گئے۔ اسی طرح ایک نام نہاد سکالر جاوید غامدی اور اُس کے چیلے چانٹوں نے یہ شوشہ پھیلانے کی کوشش کی کہ فقہائے احناف کے نزدیک گستاخ رسول کی سزا موت نہیں، لہٰذا ۲۹۵ سی کو ختم کر دیا جائے۔ اس قبیل کے افراد کا مقصد امت مسلمہ میں افتراق و انتشار کی فضا پیدا کرنا ہے۔ امت کو ایسے اشخاص کے گھناؤنے کردار سے خبردار رہنا چاہیے۔ گستاخِ رسول کی سزا کے حوالے سے احناف کے جلیل القدر علما کی آرا ملاحظہ فرمائیے:

امام ابن الہمام علیہ الرحمہ:

کل من أبغض رسول الله صلى الله عليه وسلم بقلبه كان مرتداً فالساب بطريق أولى ثم يقتل حداً عندنا فلا تقبل توبته فی اسقاط القتل......وان سبّ سكران ولايعفى عنه(فتح القدير: ۵/ ۳۳۲)

''ہر وہ شخص جو دل میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھے، وہ مرتد ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب وشتم کرنے والا تو بدرجہ اولیٰ مرتد ہے اسے قتل کیا جائے گا۔ قتل کے ساقط کرنے میں اس کی توبہ قبول نہیں۔ اگرچہ حالتِ نشہ میں کلمہ گستاخی بکا ہو، جب بھی معافی نہیں دی جائے گی''۔

علامہ زین الدین ابن نجیم علیہ الرحمہ:

کل کافرفتوبة مقبولة فی الدنيا والآخرة الا جماعة الكافر بسب النبی وبسبّ الشيخين أو احداهما......لاتصح الردة السكران الا الردة بسب النبی ولا يعفى عنه......واذامات أوقتل لم يدفن فی مقابر المسلمين،ولا أهل ملته وانمايلقى فی حفيرة كالكلب(الشباه والنظائر ۱۵۸، ۱۵۹)

''ہر قسم کے کافر کی توبہ دنیا و آخرت میں مقبول ہے، مگر ایسے کفار جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا شیخین رضی اللہ عنہما میں سے کسی کو گالی دی تو اُس کی توبہ قبول نہیں۔ ایسے ہی نشہ کی حالت میں ارتداد کو صحیح نہ مانا جائے گا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت حالتِ نشہ میں بھی کی جائے تو اُسے معافی نہیں دی جائے گی۔ جب وہ شخص مر جائے تو اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنے کی اجازت نہیں، نہ ہی اہل کتاب (یہودی و نصرانی) کے گورستان میں بلکہ اسے کتے کی طرح گڑھے میں پھینک دیا جائے گا''۔

امام ابن بزار علیہ الرحمہ:

اذا سبّ الرسول صلى الله عليه وسلم أوواحد من الأنبياء فانه يقتل حداً فلا توبة له أصلاًسواءً بعد القدرة عليه والشهادة أوجاء تائباً من قبل نفسه كالزنديق لأنه حد واجب فلا يسقط بالتوبة ولايتصور فيه خلاف لأحد لأنه حق تتعلق به حق العبد فلا يسقط بالتوبة كسائر حقوق الآدميين وكحد القذف لايزول بالتوبة(رسائل ابن عابدين: ۲/ ۳۲۷)

''جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کرے یا انبیا علیہم السلام میں سے کسی نبی کی گستاخی کرے تو اسے بطور حد قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ کا کوئی اعتبار نہیں، خواہ وہ تائب ہو کر آئے یا گرفتار ہونے کے بعد تائب ہو اور اس پر شہادت مل جائے تو وہ زندیق کی طرح ہے۔ اس لیے کہ اس پر حد واجب ہے اور وہ توبہ سے ساقط نہیں ہوگی۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں، اس لیے کہ یہ ایسا حق ہے جو حق عبد کے ساتھ متعلّق ہے، جو بقیہ حقوق کی طرح توبہ سے ساقط نہیں ہوتا جیسے حدِ قذف بھی توبہ سے ساقط نہیں ہوتی''۔

علامہ علاء الدین حصکفی علیہ الرحمہ:

الكافر بسبّ النبی من الأنبياء لاتقبل توبته مطلقاًومن شکّ فی عذابه وكفره كفر(درمختار: ۶/ ۳۵۶)

''کسی نبی کی اہانت کرنے والا شخص ایسا کافر ہے جسے مطلقاً کوئی معافی نہیں دی جائے گی، جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے، وہ خود کافر ہے''۔

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ:

واعلم انه قد اجتمعت الأمة على أن الاستخفاف بنبيناوبأی نبی كان من الأنبياء كفر،سواء فعله فاعل ذلک استحلالاًأم فعله معتقدًا

بحرمته ليس بين العلماء خلاف في ذلك،والقصد للسب وعدم القصدسواء اذلايعذرأحدفي الكفربالجهالة ولا بدعوى زلل اللسان اذا كان عقله في فطرته سليما(روح البيان:۳/۳۸۴)

''تمام علمائے امت کا اجماع ہے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہوں یا کوئی اور نبی علیہ السلام ان کی ہر قسم کی تنقیص واہانت کفر ہے،اس کا قائل اسے جائز سمجھ کر کرے یا حرام سمجھ کر،قصداً گستاخی کرے یا بلا قصد،ہر طرح اس پر کفر کا فتویٰ ہے۔شانِ نبوت کی گستاخی میں لاعلمی اور جہالت کا عذر نہیں سنا جائے گا،حتیٰ کہ سبقتِ لسانی کا عذر بھی قابل قبول نہیں،اس لیے کہ عقلِ سلیم کو ایسی غلطی سے بچنا ضروری ہے''۔

علامہ ابوبکر احمد بن علی رازی علیہ الرحمہ:

ولاخلاف بين المسلمين أن من قصد النبي صلى الله عليه وسلم بذلك فهو ممن ينتحل الاسلام أنه مرتد فهو يستحق القتل(احكام القرآن:۳/۱۱۲)

''تمام مسلمان اس پر متفق ہیں کہ جس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت اور ایذا رسانی کا قصد کیا وہ مسلمان کہلاتا ہو تو بھی وہ مرتد مستحق قتل ہے''۔

ذمی شاتم رسول کا حکم:

جو شخص کافر ہو اور دار الاسلام میں رہتا ہو،جزیہ کی ادائیگی کے بعد اسے حکومت تحفظ فراہم کرتی ہے،مگر جب وہ اہانتِ رسول کا مرتکب ہو تو اس کا عہد ختم ہو جاتا ہے اور اس کی سزا بھی قتل ہے۔

امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ:

علامہ ابن تیمیہ،علیہ الرحمہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا موقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فان الذمي اذا سبه لايستتاب بلا تردد فانه يقتل لكفره الأصلي كما يقتل الأسير الحربي(الصارم المسلول:ص ۲۶۰)

''اگر کوئی ذمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کا مرتکب ہو تو اسے توبہ کا مطالبہ کیے بغیر قتل کر دیں گے کیونکہ اسے اس کے کفر اصلی کے سبب قتل کیا جائے گا جیسے حربی کافر کو قتل کیا جاتا ہے''۔

امام ابن الہمام علیہ الرحمہ:

''میرے نزدیک مختار یہ ہے کہ ذمی نے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کی یا اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی طرف غیر مناسب چیز منسوب کی،اگر وہ ان کے معتقدات سے خارج ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت یہ یہود و نصاریٰ کا عقیدہ ہے،جب وہ ان چیزوں کا اظہار کرے تو اس کا عہد ٹوٹ جائے گا اور اسے قتل کیا جائے گا''(فتح القدیر:۵/۳۰۳)

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ:

فلوأعلن بشتمه أواعتاده قُتل ولوامرأة وبه يفتىٰ اليوم (ردالمختار:۶/۳۳۱)

''جب ذمی علانیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کا مرتکب ہو تو اسے قتل کیا جائے گا،اگرچہ عورت ہی ہو اور اسی پر فتویٰ ہے''۔

حرفِ آخر:

قاضی عیاض مالکی اور علامہ ابن تیمیہ رحمہما اللہ دونوں نے امام ابوسلیمان خطابی رحمہ اللہ کا موقف نقل کرتے ہوئے لکھا:

لاأعلم أحدامن المسلمين اختلف في وجوب قتله

''میں نہیں جانتا کہ مسلمانوں میں سے کسی نے شاتم رسول کے قتل میں اختلاف کیا ہو''۔

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ مزید لکھتے ہیں:

ان الساب ان كان مسلما فانه يكفر ويقتل بغير خلاف وهومذهب الأئمة الأربعة وغيرهم(الصارم المسلول:ص ۴)

''بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب وشتم کرنے والا اگرچہ مسلمان ہی کہلاتا ہو،وہ کافر ہو جائے گا۔ائمہ اربعہ اور دیگر کے نزدیک اسے بلا اختلاف قتل کیا جائے گا''۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عطا فرمائے اور قرآن وسنت کے مطابق ہمیں زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

☆☆☆☆☆

ہمیں یہ ہر وقت ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ دشمن ہمارے لیے قطعاً قابلِ تقلید نمونہ نہیں ہیں،ہمارے لیے مثالی کردار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے صحابہ اور نیک سیرت اور خوفِ خدا رکھنے والے مجاہدین ہیں۔ہمیں یہ ہر وقت ذہن نشین رکھنا چاہیئے کہ ہم اور ہمارے اصولِ جنگ صہیونیوں اور صلیبیوں سے مختلف ہیں جن کے ساتھ ہم حالتِ جنگ میں ہیں۔ہم بدمعاش اچکے نہیں ہیں،ہم منافق نہیں ہیں،ہم وحشی درندے نہیں ہیں،ہم ابناء الوقت اور مطلب پرست نہیں ہیں۔ہم آزادی اور تہذیب وتمدن کے دشمن نہیں ہیں۔ہم وہ بزدل نہیں ہیں جو بغیر پائلٹ جہازوں کی آڑ میں جنگیں لڑیں۔بالفاظِ دیگر،جو کچھ ہمارے دشمن ہیں،ہم وہ نہیں ہیں،اور جو کچھ ہم ہیں،وہ ہمارے دشمن نہیں ہیں۔ہم جرات،غیرت،شائستگی،مدارات اور اخلاقی اقدار کے حامل لوگ ہیں جو دنیا کے ارفع ترین مقصد کی خاطر بے غرضی سے اپنے آپ کو قربان کر دیتے ہیں،اور اسی لیے ہر مسلمان اور ہر مجاہد کو چاہیے کہ اس شاہراہ پر گامزن رہے اور اخلاق کی اعلیٰ اقدار کی حفاظت کرتا رہے جس کے لیے ہم ایک طویل عرصے سے لڑ رہے ہیں اور جس کا حصول ایک محنت طلب مشکل امر ہے۔

[شیخ آدم یحییٰ غدن حفظہ اللہ (عزام الامریکی)]

خونِ مسلم کی عظمت

شیخ عطیۃ اللہ حفظہ اللہ

بلادِ خراسان میں تنظیم القاعدہ کے امیر شیخ عطیۃ اللہ کا تازہ بیان

ان الحمدلله نحمده ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنامن يهدى الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادى له واشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداعبده ورسوله صلى الله عليه وعلى آله و صحابه،امابعد:

اے میرے مسلمان بھائیو اور بہنو! اور اے میری پیاری امت کے مجاہد بیٹو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آج کل دشمنانِ اسلام اور اُن کے ذرائع ابلاغ کی جانب سے جہادی تحریکات پر مسلمانوں کے قتلِ عام کا بہتان لگایا جا رہا ہے۔ میری آج کی اس گفتگو کا موضوع بھی یہی الزامات ہیں جو بارہا ہم سب کے سننے میں آتے ہیں۔ مجاہدین کی ایسی تصویر کشی کی جاتی ہے گویا یہ ایسے خونی جتھے ہیں جن کو سوائے لوٹ مار اور خون بہانے کے دنیا میں کوئی غم نہیں۔ ان کے پاس نہ تو کوئی عالی ہدف ہے، نہ کوئی عظیم نصب العین ہے اور نہ ہی یہ کوئی سیاسی لائحہ عمل رکھتے ہیں۔ حالاں کہ یہ الزامات سراسر جھوٹ ہیں، ان الزامات کی بوچھاڑ کی باعث اس صلیبی دشمن کی سازشیں ہیں، جو آج شکست خوردہ اور ذلیل وخوار ہو کر افغانستان سے بھاگ نکلنے کی راہیں ڈھونڈ رہا ہے۔ ذلت کے داغ دامن میں سجائے میدان سے بھاگنے سے پہلے زمین کو فساد سے بھر دینا، کھیتیوں اور آبادیوں کو ویران و برباد کر ڈالنا، انسانوں کے ساتھ جانوروں کا سا سلوک کرنا، ایسے جنگی اقدامات کرنا جو عرصے تک اپنے بھیانک نتائج دکھائیں اور عوام کے مابین مستقل دشمنیوں کے بیج بو ڈالنا اس مکار دشمن ہی کا خاصہ ہے۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ مسلمانوں کے بازاروں اور حتیٰ کہ مساجد میں دھماکے، جنگ کی اس مکدّر فضا کو مزید آلودہ کر رہے ہیں، جن کے سبب ان الزامات کی شدت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ سو ان تمام الزامات کے جواب میں اپنے درست منہج کو واضح کرنے کے لیے، اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنا عذر پیش کرنے کے لیے اور اس لیے کہ یہ پاکیزہ جہادی تحریک شرعی ضوابط کی مکمل پابندی اختیار کر لے، ہم تاکیداً ایسے تمام حملوں سے جن میں مسلمانوں کو ہدف بنایا جاتا ہے، مکمل برأت کا اظہار کرتے ہیں۔ خواہ یہ حملے مسلمانوں کی مساجد میں ہوں، اُن کے بازاروں میں ہوں یا دیگر پرہجوم جگہوں پر۔

تنظیم القاعدہ اور اُس کی قیادت اپنے بیانات میں اس امر کی بارہا تاکید کرتی رہی ہے اور ہم اپنی دعوت کے ذریعے سے اور اپنے منہج وطریقۂ کار سے اس معاملے کو بالکل بیّن اور واضح کر چکے ہیں۔ ہم اس امت کو اور خود اپنے آپ کو کسی بھی غلطی سے یکسر پاک قرار تو نہیں دیتے مگر ہم یہ واضح کر چکے ہیں کہ ہم عامۃ المسلمین کو مجبور و مغلوب عوام کی حیثیت میں دیکھتے ہیں اور کسی چیز کو بھی اُس کے واضح ترین وصف ہی سے منسوب کیا جاتا ہے یا ایسی چیز کہ جس پر کسی مخصوص مسئلے کا دارومدار ہو۔ ہماری یہ پیاری امت آج لادین نظام ہائے حکومت کی ظلمتوں میں ڈوبی ہوئی ہے۔ ایسے مرتد حکمرانوں کے ہاتھوں مجبور ومحکوم ہے، جو خائن ہیں، دین سے باغی ہیں، دشمنوں کے آلۂ کار ہیں اور ہر دم صلیبی مغرب کے احکامات کی تعمیل میں مصروفِ کار ہیں۔ مگر یہ امت مسلمان امت ہی ہے، ہم پر اور ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر یہ لازم ہے کہ وہ اپنی امت کو ان اندھیروں سے نجات دلائے اور اس کی اصلاح کی کوشش کرے۔ ایک مسلمان کا کام امت کو اس کا اصل مقام عزت وشرف واپس دلانا ہے نا کہ افرادِ امت کا قتل، اُن کی املاک کی تباہی اور ایسی تمام حرکات جو اس امت کی پریشان حالی اور کسمپرسی میں اضافے کا مزید باعث بنے۔

بلاشبہ ہم اللہ عزوجل کی شریعت ہی کے پابند ہیں، جس نے بغیر حق کے کسی نفس کے قتل کو حرام ٹھہرایا ہے، چاہے دشمنانِ دین کی نفرت ودشمنی حد سے بڑھ جائے اور چاہے اُن کی جانب سے وحشت وبربریت کی انتہا ہو جائے مگر اس سب کے مقابلے میں اللہ عزوجل کا دین اس بات سے نہایت اعلیٰ وارفع ہے کہ ان دشمنوں کی رذیل حرکات کا جواب اس بدسطح پر اتر کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور کرم کا حصول دیگر تمام مقاصد سے اعلیٰ اور معزز تر ہے۔ پس ہم اس قسم کے ہر عمل سے بری ہیں، قطع نظر اس سے کہ ایسا کہاں ہو رہا ہے اور کرنے والا کون ہے۔ چاہے یہ کام دشمن کے مجرم جتھے کریں یا چاہے امن کے نام پر قائم کیے گئے کافروں کے قاتل گروہ...... اللہ تعالیٰ ان کو اپنے عذاب میں پکڑ لے...... چاہے مسلمان یا مجاہدین میں سے ہی کوئی یہ کام کرے اور وہ اس معاملے کو ہلکا سمجھ کر کسی کوتاہی کا مرتکب ہوا ہو۔ ہم یہ بات نہایت صراحت سے کہتے ہیں کہ یہ تمام اعمال فساد فی الارض میں شمار ہوتے ہیں جس سے ہمیں منع کیا گیا ہے **والله لا يحب الفساد** [اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتے] **والله لا يحب المفسدين** [اور (نہ ہی) اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے]۔

ہمارے مبارک شرعی جہاد کے اہداف ومقاصد نہایت بلند وارفع ہیں۔ رحمت، عدل، نیکی واحسان کا فروغ، عزت وشرف کی زندگی کا حصول، اصلاحِ احوال اور دنیا وآخرت کی فوز وفلاح اور پھر ان تمام کا مقصودِ اصلی، اللہ تعالیٰ کی رضا ومعیت حاصل کرنا اور اللہ عزوجل کے انصار کی صف میں شامل ہو جانا تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے کلمے کو بلند کریں، اُس کے دین کی نصرت وحفاظت کریں، حق کو حق ثابت کر دکھلائیں، ظلم وعدوان کا خاتمہ کر دیں، انسانوں کو غیر اللہ کی بندگی سے آزاد کروائیں، زمین کو کفر وشرک کی آلودگیوں سے نجات دلائیں، اہلِ زمین کو نفع پہنچائیں اور اُن کے لیے رحمت بن جائیں۔

میں تمام مجاہدین کو یہ نصیحت کرتا ہوں...... اللہ ان کو کامیاب فرمائیں...... کہ ہم پر لازم ہے کہ ہم اس علم کو خوب پھیلائیں کہ شریعت کی نظر میں حرمتِ خونِ مسلم کی کیا اہمیّت ہے۔ ایک مسلمان جان کا خیال رکھنے اور اُس کی حفاظت کرنے میں کس قدر احتیاط لازم ہے،

ایک مسلمان کا خون ناحق بہانے سے کس قدر ڈرنے اور بچنے کی ضرورت ہے۔اور اس بات کا اہتمام کتنا ضروری ہے کہ ہر ایسے اقدام کو روکا جائے جو اہل اسلام کی جان و مال اور عزت وآبرو کی پامالی کی طرف لے جاسکتا ہو۔کہیں یہ جنگ اور اس کی انتقام ونفرت بھری فضائیں ہمیں اس معاملے میں اور کسی بھی دیگر معاملے میں شریعتِ الٰہی سے بھٹکا نہ دیں، کہیں ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کامل بندگی کی راہ سے دور نہ ہوجائیں۔ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کے بندے اور غلام ہیں، ہم اللہ ہی کے سپاہی ہیں اور ہم کامل صبر ویقین کے ساتھ رسول کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے پر مضبوطی سے کاربند ہیں۔یہاں موقع تفصیل کا نہیں بلکہ بیان کا اصل مقصد تذکیر وتاکید ہے اور اپنے موقف کی کامل وضاحت ہے۔اس معاملے میں نصوصِ شریعہ کسی مسلمان سے پوشیدہ نہیں۔ایک مسلمان کے جان کی قدر و قیمت اور اُس کے خون کی حرمت پہچاننے کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہی کافی ہے کہ ”ساری دنیا کی تباہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس بات سے ہلکی ہے کہ کسی ایک مسلمان کو قتل کردیا جائے“۔چاہے ہمارا وجود فنا ہوجائے، ہماری تنظیمیں اور جماعتیں مٹ جائیں اور ہمارے منصوبے خاک میں مل جائیں مگر ہمارے ہاتھوں سے ناحق کسی مسلمان کا خون نہ بہنے پائے۔بے شک یہ نہایت واضح اور قطعی مسئلہ ہے۔

اس کے بعد میں اپنے مجاہد بھائیوں کی توجہ کچھ اہم اور عملی نکات کی جانب دلانا چاہتا ہوں۔اللہ ان مجاہدین کی مدد کرے اور انہیں صراطِ مستقیم پر رکھے۔

پہلی بات یہ ہے کہ میری یہ نصیحت ہے کہ میدان قتال مصروف کار تمام عسکری مجموعات کو یہ ہدایات جاری کی جائیں کہ چاہے ہدف کتنا ہی اہم کیوں نہ ہو'مسلمانوں کی مساجد اور اس طرح کی دیگر جگہوں پر، عوامی مقامات' جیسے بازاروں، سڑکوں، کھیل کے میدانوں میں دھماکے اور ایسی دیگر کارروائیاں ہرگز نہ کریں جن سے مسلمانوں کی ہلاکتوں کا اندیشہ ہو۔احتیاط کی یہ راہ اپنانا ہم پر لازم ہے تاکہ ہم شرعی ضابطوں کی مکمل پابندی کرسکیں اور کسی غلطی یا نقصان کے احتمال سے بچا جاسکے۔

دوسرا یہ کہ تترس کے فقہی استثنا کے تحت کی جانے والی کارروائیوں کو سختی کے ساتھ شرعی اصول وضوابط کا پابند کیا جائے۔اس استثنا میں توسیع سے بچا جائے کیونکہ اصلاً اس قاعدے کی اجازت اصل حکم کے برخلاف محض ضرورت کے تحت ہی دی گئی ہے۔سو اس گنجائش کو ضرورت کے بقدر ہی استعمال کرنا چاہیے۔امرائے جہاد کو ان امور کا نہایت شدت سے پابند رہنا چاہیے۔ہر ایسے حملے میں یہ خیال رکھنا چاہیے کہ آیا تمام شرعی شرائط پوری ہیں یا نہیں؟ اور کیا کوئی شرعی موانع تو نہیں پائے جاتے؟ اس قاعدے پر عمل کا جواز تبھی ملتا ہے کہ دشمن کا نقصان انتہائی بڑا ہو، اس وقت اور ان حالات کے علاوہ ہدف کو نشانہ بنانے کا موقع ملنا انتہائی مشکل ہو، عام حالات میں اس بڑے ہدف تک پہنچنا ناممکن ہو۔گویا ہدف کو پانے کی کوئی دیگر صورت نہ رہے، یہ خوف ہو کہ اگر یہاں حملہ نہ کیا گیا تو جہاد کو واضح نقصان پہنچے گا اور دشمن کو یہ فرصت ملے گی کہ وہ عسکری اعتبار سے بسہولت پیش قدمی کرے۔اور یہ ساری بات اگلے یعنی تیسرے نکتے میں مکمل ہوگی۔

اور وہ تیسرا نکتہ یہ ہے کہ ہر ایسی مخصوص دھماکہ خیز کارروائی' معتمد اور قابل افراد پر مشتمل مجلس کی نگرانی میں کی جائے۔اس مجلس میں علمائے دین بھی ہوں اور معتبر عسکری ماہرین بھی۔وہ کارروائی کے ہر ہر پہلو پر علیحدہ علیحدہ تحقیق کے بعد ہی اس بات کا فیصلہ کریں کہ اس اقدام کی اجازت دی جائے یا نہیں، جیسا کہ ہم تنظیم القاعدۃ الجہاد میں کرتے ہیں۔وللہ الحمد۔ یہ مجلس ہر مجوزہ کارروائی کے تمام پہلوؤں پر غور کرے تاکہ یہ اطمینان کیا جاسکے کہ کارروائی کی تنفیذ شرعی اور عسکری اعتبار سے بالکل درست ہے۔اور ہر نیکی کی توفیق تو اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ دنیا بھر میں مجاہدین کی قیادت پر لازم ہے کہ وہ تمام مجاہدین خصوصاً استشہادی مجاہدین کی ایسی تربیت کریں کہ دین کا فہم وشعور اُن کے دل و دماغ میں سما جائے، ان نازک معاملات میں اُن کی بہترین راہ نمائی کریں، اُن کی ایسی کارروائیوں سے متعلق احکامات جہاد کی اطمینان بخش تعلیم دیں۔اخلاصِ نیت، اللہ عزوجل کی کامل اطاعت کا اہتمام، دین ودنیا میں فساد مچانے والے کافر دشمنوں کو شکست دینا، اللہ کے کلمے اور پرچمِ دین کی سربلندی میں اپنی جان کو کھپانا......ان سب امور کی فکر ان مجاہدین میں ایسی رچ بس جائے کہ وہ کسی ایسے ہدف کی جانب قدم تک نہ اٹھائیں جس کے شرعی جواز میں کوئی شک وشبہ یا اختلاف ہو یا یہ کسی نئی بحث ونزاع کا باعث بنے۔وہ ہرگز کوئی اقدام نہ کرے الّا یہ کہ وہ سو فی صد اطمینان حاصل کرلے کہ یہ ہدف شرعاً بالکل جائز ہے اور یہ اقدام اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث بنے گا۔

مجاہدین کے امرا پر لازم ہے کہ استشہادی بھائیوں کو ان امور کی خوب نصیحت کریں، شدت سے اُن کو کسی دھوکے میں رکھنے سے بچیں کہ اُن کو کسی ایسے ہدف پر بھیجا جائے جس کے جواز میں شک وشبہ ہو۔ایسا کرنا اُن کی خیرخواہی ہرگز نہیں ہے۔اسی طرح استشہادی حملہ کرنے والا بھائی اپنے کسی اقدام کا ذمہ دار خود بھی ہے اگر وہ کسی ہدف پر حملہ کامل تحقیق کے بغیر اور کچھ سوچے سمجھے بغیر کرتا ہے تو بجائے اس کے کہ اُس کو شہادت ملے' وہ خطاکار اور قابلِ ملامت ٹھہرے گا۔اللہ تعالیٰ کی پکڑ اور اُس کے عتاب وعذاب کا مستحق ہوگا اور ہم میں سے کون اس پر راضی ہوسکتا ہے؟ اور حدیث پاک کے مفہوم کے مطابق جنگ میں کتنے ہی لوگ مرتے ہیں، اللہ ہی اُن کی نیتوں کو خوب جاننے والا ہے۔اور کتنے ہی خیر کے طالب ایسے ہیں جو اُس کو پا نہیں سکتے۔بے شک اپنی جانوں کو اللہ کی راہ میں نچھاور کرنے والے مجاہدین شرعی امور میں لاپرواہی کو ہرگز قبول نہیں کرتے۔ہمارا دین تو علم کا نام ہے، عمل کا نام ہے اور نیت میں اخلاص کا نام ہے۔پس ہمیں چاہیے کہ علمِ نافع حاصل کریں اور اہلِ بصیرت میں سے ہوجائیں۔اپنے کاموں کی اصلاح کریں، اپنی نیتوں کی اصلاح کریں اور توفیق تو اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

اے ہمارے اللہ! ہمارے دین کی اصلاح کردے جو ہمارے تمام کاموں کا محافظ ہے، ہماری دنیا کی اصلاح کردے جس میں ہمارا معاش ہے اور ہماری آخرت کی اصلاح کردے جس کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔

وآخر دعوانا عن الحمدللہ رب العالمین

والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

☆☆☆☆☆☆

میدان جہاد کے عملی تجربات (قسط چہارم)

(شیخ ابومصعب مجاہدین کے درمیان ممتاز عالم اور حکمت عملی کے ماہر کے طور پر معروف ہیں، ان کو پاکستانی خفیہ اداروں نے ۲۰۰۵ء کے ماہ رمضان میں کراچی سے گرفتار کر کے امریکہ کے ہاتھ فروخت کر دیا تھا)

الشیخ ابو مصعب السوری فک اللہ اسرہٗ

اب ہم سیاسی قضیے کو ایک نظر دیکھتے ہیں، جو جدوجہد اور دشمن سے مقابلے کے لیے تحریک کا باعث ہوگا۔ جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے ہمارا مطمعِ نظر مسلمان علاقوں سے امریکی قبضہ ختم کرنا، یہود سے مقابلہ، جزیرۃ العرب اور وہاں کے تیل اور وسائل سے مشرکین کو دستبردار کرنا ہے تا کہ امریکی قبضے اور خطے میں اس کے غلبے اور اس کے اتحادیوں کی وجہ سے ہونے والے ظلم اور تکالیف کا خاتمہ ہو۔

کھلے محاذوں کے جہاد میں شرکت کی کیفیت:

اکثر عرب اور اسلامی ممالک میں ان کے موجودہ وجود اور سیاسی تقسیم کے مطابق، کھلے محاذوں کی شرائط موجود نہیں ہیں۔ ان میں سے اکثر جگہیں مختلف امریکی و اتحادی مفادات اور مغربی و صہیونی اقتدار کے منصوبوں کی موجودگی کے باعث انفرادی جہاد، مختصر مجموعات، اور خفیہ چھاپہ مار جنگ کے لیے زیادہ مناسب ہیں۔

وہ مجاہدین جو کھلے محاذوں کے جہاد میں شرکت کرنا چاہتے ہیں انہیں چاہیے کہ جب بھی، جہاں کہیں یہ محاذ کھُلیں، وہ ان کا رخ کر لیں۔ انہیں چاہیے کہ میدان میں موجود امیر کی قیادت کے تحت کام کریں۔ جب تک امیر شرعی جہاد کے ادنیٰ ترین معیار پر پورا اترے اور جب تک جہاد، اپنے اصولوں، نظریے اور عقیدے کے مطابق ہو۔

جب ان میں سے کسی محاذ پر ہونے والا جہاد مسلمانوں کی فتح کی جانب بڑھے گا، وہ محاذ، اسلامی امارت کا مرکز بن جائے گا۔ جہاں پر اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مطابق حکومت ہوگی اور یہ علاقہ جہاد فی سبیل اللہ کے لیے ہجرت کرنے والے لوگوں کا مستقر ہوگا۔

یہ کھلے محاذوں کے جہاد کا ایک مختصر اور عمومی جائزہ تھا۔ لیکن بعد میں مَیں اس کی مزید تفصیل میں جاؤں گا۔

آج اقتصادی، عسکری، اخلاقی اور سیاسی غرض ہر میدان میں امریکی ظلم اور جبر موجود ہے۔ اس حقیقت سے فرار ناممکن اور اس سے پہلو تہی کرنا جاہلیّت ہے۔ گیارہ ستمبر کے بعد کے حالات سے ہمارے پاس واضح دلائل موجود ہیں، جو سب اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اس جابر طاقت کے خلاف کھلے محاذ پر مقابلہ کرنے کے خیال سے پہلے ہمیں اچھی طرح اس معاملے پر غور کر لینا چاہیے۔ جب تک حالات اسی طرح برقرار ہیں، موجودہ حالات کی مناسبت سے موزوں ترین طریقہ یہی ہے کہ شہری یا دیہی چھاپہ مار جنگ کے اصولوں کے تحت خفیہ کارروائیوں کی صورت میں کام کیا جائے۔ یعنی ہمیں انفرادی جہاد اور مختصر مجموعات کی صورت میں کام کرنا ہوگا۔ ذیل میں ہم یہی بیان کریں گے، ان شاء اللہ۔ آگے بڑھنے سے پہلے ایک اصطلاح کا تعارف کروانا ضروری ہے اور وہ ہے دہشت گردی۔

''دہشت گردی'' کی تعریف:

میرے خیال میں حالیہ صلیبی و صہیونی مہم کی کامیابی کے اہم ترین میدانوں میں سے ایک میدان ذرائع ابلاغ کا میدان ہے۔ وہ لوگوں پر اپنی من پسند اصطلاحات مسلط کرنے اور ان اصطلاحات کے ایسے معانی استعمال کرنے پر مجبور کر چکے ہیں جو ان کے نقطہ نظر کے مطابق ہوں۔ اس کے بعد وہ ان مسخ شدہ اصطلاحات کو بدترین سرگرمیوں اور صفات کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔

انہی میں سے کچھ اصطلاحات 'دہشت گردی'، 'دہشت گرد' اور 'دہشت گردی کے خلاف جنگ' ہیں۔

حتیٰ کہ عرب اور مسلم دنیا کے ذرائع ابلاغ میں بھی یہ بات عام ہو گئی ہے۔ اور وہ ابلاغی چینل جو کہ اسلام کی ترجمانی کرتے ہیں، وہ بھی ان اصطلاحات کی نفی نہیں کرتے۔ گویا یہ کوئی عیب یا برائی ہے کہ جس کے سر تھوپی جائے گی وہ تمام رذائل کا حامل ہوگا اور دنیا اور آخرت کی ہر بھلائی سے محروم ہوگا۔

مجاہدین کا موقف یہ ہے کہ:

ہم اس اصطلاح کو امریکی تعریف کے مطابق سمجھنے سے قطعاً انکار کرتے ہیں۔ 'دہشت گردی' ایک ایسا لفظ ہے جو بہت سے دوسرے مجرد الفاظ کی طرح اپنا سیاق و سباق رکھتا ہے۔ جن کے ساتھ اسے جوڑا اور اس میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ ایک کلمہ ہے جس کے اچھے اور برے دونوں معانی ہو سکتے ہیں۔

اِرْھَبَ یعنی ارھاب، اس کا مصدر الرَھَبُ ہے یعنی بہت زیادہ خوف۔ اس کا فاعل ارھابی ہے......اور مفعول مرُھب یا مرھوب ہے۔

دہشت گردی دو طرح کی ہو سکتی ہے۔

۱۔ قابلِ مذمت دہشت گردی:

یہ باطل کی دہشت گردی ہے، اس کی تعریف اس طرح کی جا سکتی ہے کہ ہر قول و فعل جو کسی ٹھوس وجہ کے بغیر معصوم لوگوں کو تکلیف پہنچائے یا ان میں خوف پیدا کرے۔

اس میں چوروں، ڈاکوؤں، غاصبوں اور حملہ آوروں، فرعونوں اور ان کے معاونین اور ظالم اور ناحق مسلط ہونے والے حکمرانوں کی دہشت گردی شامل ہے۔ یہ قابلِ مذمت دہشت گردی ہے اور اس کا کرنے والا 'مجرم دہشت گرد' ٹھہرتا ہے جو اپنی دہشت گردی اور جرم کا، اس کی تباہی اور اثرات کے بقدر سزا کا مستحق ہے۔

۲۔ قابلِ تعریف دہشت گردی:

یہ مذموم دہشت گردی کی ضِد ہے۔ یہ حق دار مظلوموں کی دہشت گردی ہے کہ جو مظلوموں سے ظلم کا خاتمہ کرتی ہے۔ یہ ظالموں کو دہشت زدہ کرنے اور ان کو ہٹانے کے لیے کی جاتی ہے۔

اس ضمن میں ان لوگوں کی دہشت گردی آتی ہے جو چوروں اور ڈاکوؤں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ جارحیت کے خلاف مقابلہ کرنے اور طاغوت کے معاونین سے اپنا دفاع کرنے والوں کی دہشت گردی بھی اسی قسم میں شامل ہے۔ یہ دہشت گردی محمود و مطلوب ہے۔ دشمن کو دہشت زدہ کرنا ایک دینی فریضہ ہے، اور کفر کے سرداروں کا قتل سنت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔

مجھے یاد ہے کہ حافظ الاسد کی حکومت کے خلاف جہاد کے دنوں میں مَیں اخوان المسلمون کے عسکری شعبے کے ساتھیوں کے ایک تربیتی دورے میں شریک تھا۔ اس وقت میری عمر ۲۲ سال تھی۔ یہ ۱۹۸۰ء میں بغداد میں واقع عراقی فوج کے کیمپ الرشید کی بات ہے۔ ہمارے استاد ایک فاضل اور اخوان المسلمون کے ایک سن رسیدہ بزرگ تھے۔ انہوں نے ۱۹۴۸ء میں فلسطین میں جہاد کیا اور وہاں زخمی ہوئے۔ ۱۹۵۰ء کی دہائی کے اوائل میں انہوں نے برطانیہ کے خلاف نہر سویز کے علاقے میں ایک خفیہ کارروائی میں بھی حصّہ لیا۔ وہ سید قطب رحمہ اللہ کے دوست تھے۔ انہوں نے مصر سے ہجرت کی اور اپنی باقی زندگی مصر سے باہر گزاری۔ ۱۹۶۹ء میں وہ 'تنظیم آزادی فلسطین' (PLO) کے ساتھ مشرقی اردن میں معسکرات کے اُمرا کے ساتھ استاد رہے اور اپنے آپ کو بہت سی مختلف جہادی تحریکوں کی مدد کے لیے وقف کر دیا جن کو اخوان المسلمون کی پشت پناہی حاصل تھی۔ یہ تب کی بات ہے جب اخوان المسلمون سید قطب شہید رحمہ اللہ کے لائحہ عمل پر عمل پیرا تھی۔

انہی حالات میں ہمارے وہ بزرگ استاد ہمیں عسکری تربیت دے رہے تھے۔ باوجود اس کے کہ اُن کی عمر ساٹھ سال کے قریب تھی، جب ہم ورزش کرتے تو وہ بھی ہمارے ساتھ دوڑا کرتے۔ مجھے یاد ہے کہ جب وہ پہلی دفعہ شام کی اخوان المسلمون کے عسکری شعبے کے تیس نوجوانوں پر مشتمل ایک خصوصی دستے کے پاس آئے تو اس وقت پہلی بات جو انہوں نے ہمیں اپنے مصری لہجے میں کہی وہ یہ تھی:

''کیا آپ مسلمان بھائی ہیں؟'' ہم نے کہا: ''جی'' انہوں نے کہا: ''آپ اس پر قائم ہیں۔'' ہم نے کہا: ''جی! ہم قائم ہیں۔'' انہوں نے اپنی گردن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: ''آپ کو ذبح کیا جائے گا!......کیا آپ کو یہ منظور ہے؟ ......'' ہم سب نے خوشی اور مسرت سے لبریز ہو کر کہا: ''ہمیں منظور ہے!''

وہ تختہ سیاہ کی جانب مڑے اور اس پر اپنے درس کا پہلا عنوان لکھا:

''دہشت گردی ایک دینی فریضہ ہے اور قتل کرنا سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔''

جس بات کا شیخ رحمہ اللہ نے ہمارے سامنے خلاصہ پیش کیا وہ ہمارے دین کے عقائد کا ایک حصّہ ہے۔ میں یہاں ایمان کی تازگی کے لیے ان کا تذکرہ ضرور کروں گا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنے دشمنوں کو دہشت زدہ کرنے کی بالکل واضح ہدایات دی ہیں اور یہی بات اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے بھی معلوم ہوتی ہے۔ اللہ کی کتاب اور سنت نے اس قابل تعریف دہشت گردی کے احکام واضح طور پر بیان کیے ہیں۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَأَعِدُّواْ لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدْوَّ اللّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لاَ تَعْلَمُونَهُمُ اللّهُ يَعْلَمُهُمْ (انفال: ۶۰)

'اور جہاں تک ہو سکے ان کے لیے زیادہ سے زیادہ طاقت اور تیار بندھے رہنے والے گھوڑے مہیا کر رکھو، تاکہ اس کے ذریعے سے اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو اور ان دوسرے اعداء کو خوفزدہ کرو جنہیں تم نہیں جانتے مگر اللہ جانتا ہے۔''

اس آیت کے الفاظ بالکل واضح اور قطعی دلیل ہیں ﴿واعــدوا﴾ یعنی قتال کے لیے تیاری کرو ﴿لهم﴾ اپنے دشمن کے خلاف ﴿مااستطعتم من قوة ومن رباط الخيل﴾ جو نشانہ بازی، گھڑسواری اور اسلحہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الا ان القوة الرمی۔ ''بے شک قوت پھینکنے میں ہے۔'' اور اسے تین دفعہ دہرایا۔ یہ جنگ کی تیاری اور تربیت، اسلحہ کا جمع کرنا اور جنگ کے گھوڑے تیار کرنا یا سدھانا کس لیے ہے؟ اس آیت نے خود ہی بتادیا ہے۔ ﴿ترهبون﴾ تاکہ تم دہشت پیدا کرو ﴿به﴾ اس سامان سے جو تم نے جنگ کے لیے تیار کیا ہے ﴿عدو الله وعدوكم﴾ اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن، یعنی یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے دہشت گردی مقصود ہے ﴿والذين من دونهم﴾ یعنی وہ جو اُن کی حمایت کرتے ہیں اور مدد کرتے ہیں، یا وہ جو تم پر حملے کے لیے گھات لگائے ہوئے ہیں۔ جب وہ غاصبین کے خلاف تمہاری دہشت گردی، مزاحمت اور تمہارا دفاع دیکھیں گے تو وہ 'دہشت زدہ' ہوں گے اور حملے سے باز آجائیں گے۔ آپ کو ان حمایتیوں کے اس ارادے کا علم نہیں۔ لیکن اللہ کو علم تھا۔ اسی لیے اُس نے تمہاری تیاری اور رعب کے ذریعے تمہارے دشمنوں کو روک دیا۔ اور اللہ ہی سب کچھ جاننے والا ہے۔

لہٰذا مختصراً:

اس آیت کریمہ نے کفار اور ان کے معاونین کے خلاف تیاری کا حکم دیا ہے تاکہ ان پر دہشت بٹھائی جا سکے۔

لیکن امریکہ نے اس آیت کو اس دور کے اکثر علما سے زیادہ بہتر طریقے سے 'سمجھا' ہے۔ امریکہ نے تمام اسلامی ممالک کو حکم دیا ہے کہ وہ سورہ انفال، سورہ توبہ اور سورہ آل عمران کو اپنے تعلیمی نصاب سے خارج کر دیں!

بالکل سیدھی سی بات ہے کہ جو دوسروں کو دہشت زدہ کرتا ہے وہ دہشت گرد ہوتا ہے۔ یوں 'دہشت گردوں' کی دو اقسام بنتی ہیں:

۱۔ ایک ظالم اور غاصب بھی دہشت گرد ہوتا ہے۔

۲۔ ایک عادل بھی دہشت گرد ہوتا ہے جو اپنا اور دوسرے مظلوموں کا دفاع کر رہا ہوتا ہے۔

چنانچہ، جب لفظ 'دہشت گرد' سے مجاہدین مراد ہوں تو ہم اس میں کوئی منفی معنی نہیں پاتے۔ یہ تو دراصل اللہ کے کمزور بندوں کے دشمنوں کے لیے دہشت گرد ہی ہیں۔ تو پھر ابہام کیسا اور مذمت کیسی؟!

ہاں! ہم اللہ کے دشمنوں کے لیے دہشت گرد ہی ہیں۔ ہم نے ان کے دلوں پر دہشت طاری کردی ہے، اور ان کی سیکورٹی ایجنسیوں میں سیکڑوں ایجنٹوں کی موجودگی کے باوجود ان کو ان کے گھروں کے اندر خوف میں مبتلا کیا، الحمدللہ۔

ہمیں یہ بات سمجھنی چاہیے کہ دہشت گردی کا حکم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے۔ جہاں کہیں مجاہدین، دشمن اور اس کی دہشت گردی کے خلاف دفاعی جہاد کر رہے ہیں وہ

اہم فرائض میں سے ایک فریضے پر عمل پیرا ہیں، بلکہ فقہا اور علما نے بیان کیا ہے کہ یہ اللہ کی وحدانیت پر ایمان کے بعد سب سے اہم فریضہ ہے۔ اللہ کے دشمن جانتے ہیں کہ ان کو دہشت زدہ کرنے کا حکم بارہا کئی جگہ پر اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں آیا ہے۔ رمزفیلڈ اور دیگر امریکی بھی اس کی وضاحت کر چکے ہیں۔ شاید اسی لیے انہوں نے بہت سے اسلامی ممالک سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ عرب اور دیگر مسلم علاقوں میں نصابِ تعلیم سے بہت سی آیاتِ قرآنی خارج کر دیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے یہ الفاظ بھی: (قل یایها لکفرون...... لکم دینکم ولی دین) ان کا کہنا ہے کہ یہ آیات مختلف مذاہب کے لوگوں کے درمیان نفرت اور تفرقہ پیدا کرتی ہیں۔ لہٰذا ان کو نکال دینا چاہیے! پتہ نہیں یہ کفار اللہ تعالیٰ کے اس قول سے بچ کر کہاں جائیں گے؟

فَإِذا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّى إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنّاً بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاء حَتَّى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ذَلِكَ وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَكِن لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُم بِبَعْضٍ وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَن يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ۔(سورہ محمد:۴)

''پس جب ان کافروں سے تمہاری مڈبھیڑ ہو تو ان کی گردنیں مارو، یہاں تک کہ جب تم ان کو اچھی طرح کچل دو تب قیدیوں کو مضبوط باندھو، اس کے بعد چاہے تو احسان کرو یا فدیے کا معاملہ کرو تا آں کہ لڑائی اپنے ہتھیار ڈال دے۔ یہ (تمہارے کرنے کا کام ہے) اللہ چاہتا تو خود ہی ان سے نمٹ لیتا، مگر (یہ اس لیے ہے) تاکہ تمہیں ایک دوسرے کے ذریعے آزمائے۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں اللہ ان کے اعمال ہرگز ضائع نہ کرے گا۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''مجھے قیامت سے پہلے تلوار کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے یہاں تک کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کی جائے، اور میرا رزق میرے نیزے کے سائے میں رکھا گیا ہے۔ میرے حکم کے خلاف چلنے والوں کے لیے ذلت اور مسکینی ہے، اور جو کسی قوم کی مشابہت کرے گا وہ انہی میں شمار ہوگا۔'' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یامعشر قریش واللّٰہ لقد جئتکم بالذبح! ''اے گروہ قریش، اللہ کی قسم! میں تمہارے لیے ذبح کا حکم لایا ہوں۔''

مختلف حکومتوں اور وزارتِ تعلیم نے دشمن کی بات پر سرِ تسلیم خم کیا اور کئی مرتبہ نصاب میں ردّ و بدل کی۔ اس کی بہت سی مثالیں ہیں۔ حالیہ مثال اُس پاکستانی وزیرِ ثقافت کی ہے، جس نے صحافیوں کے سامنے یہ کھلم کھلا اعلان کیا کہ دو سورتیں یعنی سورہ انفال اور سورہ توبہ نصاب سے نکال دینی چاہئیں کیونکہ یہ دہشت گردی کی دعوت دیتی ہیں!!

بالآخر، یہ معاملہ امریکہ کو اس نکتے پر لے آیا کہ اس نے مغرب میں مقیم متعدد علما اور مستشرقین کو جمع کیا تاکہ وہ قرآن کا خلاصہ تیار کریں اور اس میں سے ہر ایسی آیت نکال دیں جو ان کے خیال میں کفار سے نفرت اور قتال کی دعوت دیتی ہے۔ انہوں نے ایک جدید، مختصر قرآن بنام 'حقیقی فرقان' کے نام سے نکالا۔ ذرائع ابلاغ کے متعدد اداروں نے اس کا تذکرہ کیا بعد ازاں میں نے سعودی خلیجی چینل 'اقرا' پر ایک صحافتی رپورٹ میں بھی اس کا ذکر سنا۔ اسی طرح کی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں خبردار کرتے ہوئے سچ کہا ہے:

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ وَصَدٌّ عَن سَبِيلِ اللّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِندَ اللّهِ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ وَلاَ يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُواْ وَمَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُوْلَـئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَأُوْلَـئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ۔(البقرہ:۲۱۷)

''وہ تم سے حرام مہینوں کی بابت پوچھتے ہیں کہ ان میں قتال کرنا کیسا ہے؟ کہہ دیجیے: اس میں لڑنا بہت برا ہے لیکن راہ خدا سے لوگوں کو روکنا اور اللہ سے کفر کرنا اور مسجد حرام کا راستہ روکنا، اور حرم کے رہنے والوں کو وہاں سے نکالنا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ برا ہے، اور فتنہ خوں ریزی سے شدید تر ہے۔ وہ تو تم سے لڑتے ہی رہیں گے حتی کہ اگر ان کا بس چلے تو تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں۔ (یہ جان لو کہ) تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے اور کفر کی حالت میں جان دے، اس کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں ضائع ہو جائیں گے۔ ایسے سب لوگ جہنمی ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

پس امر بالکل واضح ہے۔ اللہ کے دشمنوں کے خلاف جنگ کرنے اور انہیں خوف زدہ کرنے میں سب سے پہلا کام ائمہ کفر کے خلاف قتال ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَإِن نَّكَثُواْ أَيْمَانَهُم مِّن بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُواْ فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُواْ أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لاَ أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنتَهُونَ۔(التوبہ:۱۲)

''اور اگر یہ عہد کے بعد پھر اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین پر حملے شروع کر دیں تو کفر کے علم برداروں سے جنگ کرو، کیونکہ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں، شاید کہ وہ باز آ جائیں۔''

لہٰذا، جہاد میں سب سے اہم کام قتل کے ذریعے کفار کے سرداروں کا صفایا کرنا ہے۔ اور یہ مختلف واقعات سے ثابت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو مختلف مجموعوں اور خصوصی دستوں کی شکل میں بھیجا تاکہ وہ اپنے زمانے کے کفر کے سرداروں کا قلع قمع کریں اور ایسے واقعات سے تاریخ اسلام بھری پڑی ہے۔ انہی میں سے ایک واقعہ وہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستہ اس شاعرہ کے قتل کے لیے بھیجا جو اپنی شاعری سے اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو ایذا پہنچاتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم دیا۔

یہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارک۔ ایک سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس پر ہم فخر کرتے ہیں، اس کی پیروی کرتے ہیں اور جو اس کی نفی کرے ہم اس کے ایمان کا انکار کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری دور میں فیروز دیلمیؓ نے یمن میں مرتد سردار اسود عنسی کو قتل کر دیا جس نے یمن میں حکومت پر قبضہ کر لیا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ سب

لوگ مرتد ہو جائیں۔لہٰذا فیروزؓ نے اسے قتل کر دیا۔حضرت جبرائیلؑ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت یہ خوش خبری سنائی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں مبتلا تھے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خبر دی کہ:''اسود عنسی کو قتل کر دیا گیا ہے!ایک مبارک خاندان کے مبارک آدمی نے اسے قتل کیا ہے۔''

سیاست،ذرائع ابلاغ،فوج اور انتظامیہ میں سے جو لوگ اللہ کے دین کو طعن و تشنیع کا نشانہ بناتے ہیں اور اللہ کے دشمنوں کے مددگار وں ہیں،یہی ائمہ کفر ہیں اور ائمہ کفر کو قتل کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت موکدہ ہے۔یہ محمود و مطلوب دہشت گردی کے اہم فنون میں سے ایک فن ہے۔جس کا شمار مفید ترین اور سب سے زیادہ مزاحم طریقوں میں ہوتا ہے۔یہ وہ طریقے ہیں جو اللہ کے دشمن بھی استعمال کرتے ہیں۔سی آئی اے نے امریکہ کے قومی مفاد کی خاطر امریکی حکومت سے دوسرے ممالک کے صدور کو قتل کرنے کا لائسنس لے رکھا ہے اور وہ اس اختیار کو بارہا استعمال کر چکی ہے۔سی آئی اے میں اس کے لیے ایک خاص شعبہ موجود ہے۔معلوم نہیں پھر کیوں وہ اس چیز کو ہمارے لیے حرام قرار دیتے ہیں؟اور پھر ہمارے لوگوں میں سے علمائے سُوء ان کی تائید کرتے ہیں؟!قاتلھم اللّٰہ!

ماضی میں ہونے والی''دہشت گرد''کارروائیاں اور انفرادی جہاد کے مشاہدات:

ہم دیکھتے ہیں کہ ماضی میں ہونے والی'دہشت گرد'کارروائیاں محدود رہیں۔کچھ لوگوں نے اپنے علاقوں میں مسلمانوں پر ہونے والی زیادتی کے واقعات کے بعد جذباتی ردِّعمل کے طور پر کیں۔یہ کارروائیاں کسی خاص علاقے کی جغرافیائی حدود سے متجاوز نہ تھیں۔کیونکہ لوگوں کے ذہن اب بھی قومی یا مقامی شعور کی طرف فطری میلان رکھتے ہیں۔اگر کوئی استعماری قوت کسی علاقے پر حملہ آور ہو تو وہاں کافی ردِّعمل ہوگا۔لیکن جب وہی استعماری قوت اپنی عسکری اور دیگر مختلف شکلوں میں ہمسایہ ممالک میں موجود ہو تو کوئی اس کے مفادات کے لیے خطرہ نہیں بنتا۔

ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جو لوگ یہ کارروائیاں کرتے ہیں وہ کسی خاص منصوبے کا حصّہ نہیں ہیں۔اسی وجہ سے وہ حالات میں کوئی ایسی ظاہری تبدیلی نہیں لا سکتے جو امتِ مسلمہ کے نوجوانوں کے لیے مثال کی حیثیت رکھتی ہو اور وہ ایسی کارروائیوں کو مزید بہتر بنانے کی کوشش کریں۔یہ محض جذباتی ردِّعمل ہیں۔

یہ کارروائیاں کسی منطقی انجام تک نہیں پہنچیں کیونکہ یہ بے قاعدہ تھیں۔ضرورت تھی کہ کوئی ان کارروائیوں کو کسی خاص منصوبے کا حصّہ بنائے اور پھر اسے قابلِ عمل حکمتِ عملی کے طور پر پیش کرے۔کفر و اسلام کے مابین جنگ میں یہی بنیادی حکمت عملی ہمارے عسکری نظریے کی بنیاد ہو گی۔

وہ حالات وضروریات جو دشمن سے مقابلے کے لیے انفرادی جہاد کے طریقے کو ناگزیر بناتے ہیں:

۱)طاقت کے عدم توازن کی وجہ سے ضروری ہے کہ ہم کفار،مرتدین اور منافقین کے اتحاد کے خلاف انفرادی جہاد کو بطور حکمتِ عملی اختیار کریں۔

۲)'دہشت گردی کے خلاف جنگ'میں بین الاقوامی اور علاقائی جاسوسی اداروں کے باہم تعاون اور ان کے طریقہ کار کی ناکامی بھی انفرادی جہاد کو بطور حکمتِ عملی اپنانے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔نیز ایک ایسے انفرادی طریقۂ کار کی ضرورت اس لیے بھی ہے کہ جو سیکورٹی اداروں کے لیے ناممکن بنا دیا جائے کہ وہ چند افراد کی چھان بین کر کے اور انھیں تعذیب و تشدد کا نشانہ بنا کر دیگر افراد کو حراست میں لے لیں اور یوں ان مجموعات کو معطل کر دیں۔

۳)خفیہ تنظیموں کی پوری امت مسلمہ کے نوجوانوں کو اپنے اندر ضم کرنے کی گنجائش موجود نہ ہونا۔جو کسی تنظیم کی ذمہ داریوں سے اپنے آپ کو منسلک کیے بغیر کسی طریقے سے جہاد میں حصّہ لینا چاہتے ہیں۔

۴)دشمن کے متنوع اہداف اور بہت سے مقامات پر اس کی موجودگی اس بات کو مشکل بنا دیتی ہے کہ ہر جگہ جنگی محاذ بنائے جائیں۔اور اسی طرح وہاں بڑی تنظیموں کا بننا بھی مشکل ہے۔

۵)دشمن کے زمین سے کنٹرول ہونے والے سیٹلائیٹ،بموں اور میزائلوں سے تباہ کن اور فیصلہ کن فضائی حملوں نے اس بات کو ناممکن بنا دیا ہے کہ ہم دشمن کا مقابلہ کھلے محاذوں اور مستقل ٹھکانوں میں رہ کر کریں۔یہ ایسی حقیقت ہے جس کا اعتراف کرنا پڑے گا،اور اسی کی بنیاد پر مقابلے کی منصوبہ بندی کرنی ہو گی۔

عملی نقطہ نگاہ سے انفرادی جہاد کے لیے عمومی اصول:

۱)جنگ اور دشمن سے مقابلے کے تناظر سے جہاد کو رواج دینا اور ایک منظّم حکمتِ عملی کے تحت اسے ایسی ظاہری شکل میں تبدیل کرنا کہ یہ محض ردِّعمل نہ ہو۔

۲)جہاد و قتال کے نظریے،اس کے منہج،اس کی شرعی،سیاسی بنیادوں اور عملی نظریات کو پھیلانا۔تاکہ امت مسلمہ کے ان نوجوانوں کو جہاد کرنے میں آسانی ہو،جو جہاد میں حصّہ لینے کے لیے پُرعزم ہیں۔

۳)دشمن سے مقابلے کے لیے انفرادی طریقۂ جہاد کے لیے موزوں جگہوں کی نشاندہی کرنا۔

۴)دشمن سے مقابلے کے لیے ایسے اہم ترین اہداف کی نشاندہی کرنا،جنہیں مجاہدین مختلف کارروائیوں اور مختصر مجموعات کے جہاد میں ہدف بنائیں۔

۵)شرعی،سیاسی،عسکری اور دیگر علوم اور معارف کو پھیلانا جو دشمن سے مقابلہ کے لیے نہایت ضروری ہیں۔یہ بلاواسطہ طریقے سے نہ ہو،جس کا نتیجہ پورے گروہ کی گرفتاری کی صورت میں سامنا آتا ہے،جیسا کہ بڑی تنظیموں کے معاملے میں ہوا۔

۶)نوجوانوں کو اس طرح انفرادی جہاد کی تربیت دینا کہ جہادی حلقوں کے مجموعات'نظام عمل'نہ کہ'تنظیم للعمل'کے طور پر تعمیر ہوں۔(آئندہ اس کا ذکر آئے گا)'امنیت،نظم،تربیت اور تیاری'سے متعلّق تصورات کے بارے میں بھی مجاہدین کو آگاہ کرنا۔

۷)ایک ایسا طریقہ کار ترتیب دینا جس میں تمام کوششیں مربوط ہوں۔جس کے نتائج اس طرح پایہ تکمیل تک پہنچیں کہ وہ دشمن کو الجھن میں مبتلا کر کے اُسے تھکا دیں،اور امت مسلمہ کے جذبات اس قدر بیدار کریں کہ وہ اس جہاد میں اپنا حصّہ ڈال سکیں۔(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

مسلم معاشرے پر مغربی تعلیم کے اثرات

قاری عبدالعزیز

مسلم معاشرے میں نام نہاد علمی ترقی نے کیا کیا اثرات مرتب کیے۔اس کا اجمالاً ذکر حسب ذیل ہے۔

☆اس وقت یہ تعلیم (اسکولوں،کالجوں اور یونیورسٹیوں میں دی جانی والی مغربی تعلیم) مسلمانوں کو خالص مغرب پرست بنا رہی ہے (الا ماشاءاللہ)۔اگر کوئی ایک آدھ فرد اس جدید جاہلیت کے اثرات سے بچ گیا تو اس کے بارے میں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ وہ فطرت ابراہیمی پر پیدا ہوا ہے۔جوان تعلیمی اکھاڑوں میں تعلیم حاصل نہ کر رہا ہو وہ بھی اس کی اثرات سے محفوظ نہیں کیونکہ ان کا ایجاد کردہ میڈیا اس کے سر پر منڈلا کر اسے قائل کر کے ہی چھوڑتا ہے کہ مغرب تمہارا دوست ہے دشمن نہیں!!! خواہ تعلیمی امداد دے کر ملک پر قابض ہی کیوں نہ ہو جائے!!!

☆یہ (سکول،کالج اور یونیورسٹیاں) آج مسلم معاشرے کی تباہی و بربادی کا موجب ہیں یہاں سے نکلنے والے افراد ایک ایک اسلامی قدر کا گلا گھونٹ رہے ہیں خواہ وہ سیاسی میدان ہو یا معاشی یا معاشرتی۔ ہر سو مسلمانوں کے تباہی و بربادی کے ذمہ دار یہی مغرب پرست مغربی تعلیم یافتہ ہرکارے ہیں۔

☆اس نظامِ تعلیم نے مسلم معاشرے کو اخلاقی طور پر دیوالیہ بنا دیا۔مغربی تعلیم کی کوکھ سے جنم لینے والے میڈیا (اخبارات،رسائل،ریڈیو،ٹی وی اور دوسرے ذرائع ابلاغ) کے ذریعے بے حیائی،عریانی وفحاشی کو فروغ دیا اور اخلاق سوز مواد شائع یا نشر کر کے مسلم معاشرے کو بے راہ روی کی طرف دھکیل دیا۔

☆اس تعلیم نے مساوات مرد وزن کا نعرہ لگا کر مرد وعورت کی دونوں صنفوں کو ایک ہی کمرۂ جماعت میں بیٹھا دیا۔جس سے مسلم معاشرے میں جنسی انارکی پروان چڑھی،آج مسلم معاشرہ اس وبا کی وجہ سے معاشرتی برائیوں کا شکار ہیں۔

☆اس تعلیم نے مسلمانوں کے لیے رزق حلال کا دروازہ بند کر کے اس کی روحانیت پر ضرب لگائی اور معاشی میدان میں سود کو مختلف خوش نما ناموں کے ذریعے فروغ دے کر مسلمانوں کے رگ وریشے میں حرام کا نشتر چلا دیا۔

☆اس تعلیم نے مسلمانوں کے اندر ایسے علما و دانش وروں کا طبقہ پیدا کیا جنھوں نے ملکی سیاست وعدالت میں مغربی آقاؤں کا کفریہ نظریہ اور قانون مختلف ہتھکنڈوں سے نافذ کیا۔ان مغربی کارندوں نے مسلمانوں کو فکری انتشار میں مبتلا کر دیا اور طرح طرح کی لایعنی فکری موشگافیوں میں الجھا دیا۔ان ہتھکنڈوں سے مسلمانوں کو اپنے اصل کاموں سے کوسوں دور کر دیا۔مسلمانوں کا اصل کام ہجرت و جہاد اور جھپٹ کر پلٹنا اور پلٹ کر جھپٹنا تھا جس کو آج ان مغرب کے غلاموں نے دہشت گردی اور شدت پسندی کا نام دے کر مسلمانوں کے اندر ہی انجان بنا دیا۔جدید تعلیم یافتہ طبقوں میں سے ایک طبقہ نے دجّال کا آلہ کار بن کر اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کیے۔وہ شیطانی گروہ کو مہذب اور اللہ کے گروہ کو غیر مہذب گردان رہے ہیں۔وہ قرآن وحدیث کے صریح احکامات کو وحشی قانون گردان کر فرسودہ اور ناقابل عمل قرار دے رہے ہیں۔اس تعلیم نے اسٹیبلشمنٹ (establishment) کا گروہ پیدا کیا جو حقیقت میں مغرب کا بغل بچہ ثابت ہوا ہے جو خالص مغرب پرست طبقہ ہے۔جنھوں نے برطانوی دور سے لے کر آج تک جمہوری اور غیر جمہوری،آمریت اور فوجی حکومتوں کو تحفظ دیا اور اپنے ہتھکنڈوں کے ذریعے اسلامی نظام کے راستے میں مزاحم ہیں۔

☆اس تعلیم نے ایک نوکر شاہی طبقہ بھی پیدا کیا جنھوں نے معاشرے کو اوپر سے لے کر نیچے تک دیمک کی طرح چاٹ کر کھوکھلا کر دیا۔ان لوگوں نے لوٹ کھسوٹ،خودغرضی،رشوت ستانی اور کرپشن کا بازار گرم کیا اور لوگوں کا جینا دوبھر کر دیا۔

☆اس تعلیم نے لوگوں کو خواہشاتِ نفس کا غلام بنا دیا اور خصوصاً مسلمانوں کو فکرِ آخرت سے بے بہرہ کر دیا اور اس کا درس صرف یہ ہے کہ اپنے کیریئر کے ذریعے سے مال بناؤ اور عیش کرو۔

اس خدا بےزار نظامِ تعلیم کے کون کون سے پہلوؤں پر گفتگو کی جائے اور کس کس کا رونا رویا جائے۔نوجوان نسل معاشرے کا ہراوّل دستہ ہوا کرتی ہے انہیں ان دجّالی خرافات نے کہیں کا نہیں چھوڑا۔جن کی توصیف قرآن پاک نے ان الفاظ میں بیان کی

فَمَا اٰمَنَ لِمُوْسٰی اِلَّا ذُرِّیَّۃٌ مِّنْ قَوْمِہٖ (یونس:۸۳)

''تو موسیٰ پر صرف چند نوجوانوں نے ایمان لایا''۔

اوران نوجوانوں کے بارے میں سورہ کہف میں فرمایا گیا:

اِنَّھُمْ فِتْیَۃٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّھِمْ وَ زِدْنٰھُمْ ھُدًی (الکھف:۱۳)

''وہ چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لے آئے تھے اوران کو ہدایت میں ترقی بخشی تھی''۔

مگر دجّال کے ان کارندوں نے اس نوجوان نسل کو ''کھیل کود اور تفریح'' کے نام پر لایعنی کاموں میں لگا دیا اور ایسی دل فریب آسائش فراہم کرنے والی ٹیکنالوجی کے فسوں میں لگایا کہ انہیں سوچنے سمجھنے کا موقع نہ ملے اور وہ قرآن وسنت کی خالص تعلیمات تک رسائی حاصل نہ کر سکیں۔انہیں اس بات کی فرصت ہی نہ ملے کہ اس تفریح گاہ کے علاوہ بھی کوئی دنیا ہے!!! وہ جس تماش گاہ میں گم ہیں ان کے علاوہ بھی کوئی جنت ہے!!!

☆☆☆☆☆

مجاہدین نے اللہ کے فضل سے ابلاغ کے میدان میں بھی دشمن کو مات کیا ہے

امارتِ اسلامیہ کی ویب سائٹ کے مسئول محترم عبدالستار میوند سے انٹرویو

معزز قارئین! امارت اسلامیہ کے مختلف ذمہ داران کے انٹرویوز کے سلسلے میں اس مرتبہ ہم آپ کے لیے امارت کی ابلاغی سرگرمیوں کے حوالے سے عبدالستار کے ساتھ ایک انتہائی اہم انٹرویو پیش کر رہے ہیں۔ محترم عبدالستار میوند امارت کی باضابطہ ویب سائٹ ''الامارۃ'' کے مسئول ہیں۔ یہ انٹرویو امارت اسلامی کے عربی مجلّہ 'الصمود' میں شائع ہو چکا ہے۔

الصمود: سب سے پہلے ہم آپ سے گذارش کریں گے کہ ہمارے قارئین کو مختصراً امارت اسلامی کی ابلاغی سرگرمیوں سے آگاہ کریں؟

عبدالستار: الحمدللّٰہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللّٰہ و علیٰ الہ و اصحابہ و من اتّبعہ و بعد! دیگر شعبہ جات کی طرح مختلف جہادی سرگرمیوں کی خبریں نشر کرنے اور مجاہدین کے خلاف غاصب دشمن کے فتوحات کے جھوٹے دعووں کو دنیا کے سامنے بے نقاب کرنے کے لیے امارت نے باقاعدہ ابلاغ کا علیحدہ شعبہ قائم کیا ہے۔ کافی عرصے سے اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ افغانستان میں مجاہدین کا اپنا ایک ذمہ دار مواصلاتی ادارہ ہونا چاہیے جو امارت اسلامی کی نمائندگی کرتے ہوئے مجاہدین کے انصار اور دنیا تک میدان جہاد سے مجاہدین کی فتوحات کی خبریں نشر کرے، دشمن اور اس کے میڈیا کے جھوٹے دعووں اور دھوکوں کی حقیقت واضح کرے، سچ اور جہاد کی آواز کو دنیا تک پہنچائے اور سرزمین افغانستان میں رونما ہونے والے جہادی واقعات کے بارے میں امارت کا مؤقف بیان کرے۔

آج کے دور کی جنگ متحرک اور مؤثر ذرائع ابلاغ کے بغیر نہیں جیتی جا سکتی۔ اسلحہ اور ہتھیار جسم پر حملہ آور ہوتے ہیں جبکہ یہ (ذرائع ابلاغ) دل پر وار کرتے ہیں اور اگر دل شکست کھا جائیں تو جسم جنگ ہار جاتے ہیں۔ شروع میں امارت اسلامی کے سقوط کے بعد دشمن نے دیکھا کہ میدان اس کے لیے کھلا پڑا ہے چنانچہ انہوں نے کھلے عام اس جھوٹے پراپیگنڈے کا ابلاغ شروع کیا کہ، ہم نے امارت اسلامی اور مجاہدین کو مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے اور یہ کہ ہمیں افغانستان میں مکمل فتح حاصل ہو گئی ہے۔ انہوں نے اپنے تمام وسائل خصوصاً میڈیا کو افغان قوم کے افکار بدلنے، شکست خوردہ سوچ کو پروان چڑھانے اور انہیں قابض فوجوں سے دہشت زدہ کرنے پر لگا دیا۔ اول اللہ سبحانہ تعالیٰ کی رحمت اور پھر اس کے بعد مجاہدین اور ان کی صالح قیادت کی طرف سے میدان جنگ میں دشمن کو پے در پے شکستوں سے دوچار کرنے کے بعد، ابلاغ کے میدان میں دشمن کا مقابلہ کرنے کے لیے باقاعدہ شعبۂ ابلاغ و اعلام قائم کیا گیا۔ لہٰذا امارت کا شعبۂ ابلاغ افغانستان میں ایک باقاعدہ زمینی حقیقت کا آئینہ دار ہے۔ آغاز میں اس کی اہم کامیابیوں میں سے ایک ''جہاد کی آواز'' کے نام سے امارت کی اپنی ویب سائٹ کا افتتاح تھا۔ یہ ویب سائٹ میدان کارزار کے معرکوں کی رپورٹنگ، مختلف جہادی موضوعات کے بارے میں امیر المؤمنین اور شوریٰ کے قائدین کے بیانات، مضامین اور تجزیات شائع کرتی ہے۔ اس کے بہت سے شعبہ جات ہیں: مثلاً اس میں ایک اسلامی صفحہ ہے، ایک رسالے کا صفحہ اسی طرح ایک صفحہ جہادی افلام کے لیے مخصوص ہے۔ اس کے علاوہ ہم رسالے اور بیانات چھاپ کر اندرون اور بیرون ملک مشہور حلقوں میں تقسیم بھی کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم مختلف قسم کی مطبوعات اور ضابطہ کار چھاپ کر مجاہدین میں تقسیم کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ 'صدائے شریعت' کے نام سے ایک ریڈیو بھی موجود ہے، جو دن رات جہادی خبریں اور بیانات نشر کرتا ہے۔ ابلاغی کمیٹی نے مقامی اور بین الاقوامی میڈیا کے سامنے امارت اسلامی کی نمائندگی کرنے کے لیے باقاعدہ ترجمان بھی مقرر کیے ہیں۔

الصمود: آپ کس طرح افغانستان کی خبریں میدان سے اکٹھی کر کے ویب سائٹ پر شائع کرتے ہیں؟

عبدالستار: اللہ سبحانہ تعالیٰ کے فضل سے شعبہ ابلاغ نے کارروائیوں کی خبریں اکٹھی کرنے اور رپورٹ ترتیب دینے کے لیے افغانستان کے تمام صوبوں میں نمائندے مقرر کر رکھے ہیں۔ وہ عملیات اور معرکوں کی ہر نئی خبر کو حاصل کرنے کے لیے مستعد رہتے ہیں، بدلتے ہوئے حالات سے باخبر ہوتے ہیں۔ وہ جاری معرکوں کی انتہائی مصدقہ اور قابل اعتماد رپورٹس فوری طور پر امارت کے مقرر کردہ ترجمان ذبیح اللہ مجاہد اور قاری یوسف کو بھیجتے ہیں۔ وہ ان خبروں پر نظر ثانی کر کے کڑی جانچ پڑتال کے بعد یہ خبریں ویب سائٹ کے شعبہ خبر کو ارسال کرتے ہیں۔

الصمود: خبریں، بیانات اور تبصرے وغیرہ تقریباً ایک ہی وقت میں پانچ مختلف زبانوں میں نشر ہوتے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہوتا ہے؟

عبدالستار: جی ہاں! آپ کی بات درست ہے۔ خبریں اور دوسری چیزیں اکٹھی تقریباً پانچ زبانوں میں شائع ہوتی ہیں۔ ان میں سے کچھ مقامی زبانیں، پشتو اور فارسی وغیرہ ہیں اس کے علاوہ عربی، اردو اور انگریزی زبانیں شامل ہیں۔ ویب سائٹ سب سے پہلے ہر خبر یا بیان کو پشتو میں شائع کرتی ہے۔ اس کے بعد اس کا براہ راست باقی زبانوں میں ترجمہ کیا جاتا ہے اور پھر ان کے مقررہ حصّے میں اس کو شائع کر دیا جاتا ہے۔

الصمود: کیا ''الامارۃ'' ویب سائٹ کے علاوہ دیگر ذرائع سے بھی خبروں کی اشاعت کی جاتی ہے؟

عبدالستار: جی ہاں بھائی! ہر خبر ویب سائٹ پر شائع کرنے کے بعد ہم فوراً صحافیوں اور بین

الاقوامی خبر رساں اداروں کو بھیج دیتے ہیں۔ہم نے ای میل کی کافی طویل فہرستیں مرتب کر رکھی ہیں جن پر ہم خبریں اور بیانات ارسال کرتے ہیں۔ان میں صحافی اور افغانستان کے مسئلہ کے متعلّق دیگر افراد شامل ہیں۔ہم فیس بک اور ٹویٹر پر بھی موجود ہیں ،ہم ہر روز وہاں خبریں شائع کرتے ہیں اور ہزاروں لوگوں تک پہنچتے ہیں۔اسی طرح ہم روزانہ موبائل فون پر ایس ایم ایس کے ذریعے بہت سے افراد تک خبریں پہنچاتے ہیں۔

الصمود: آپ ذرا اس آخری فقرے کی وضاحت کریں گے۔موبائل فون کے ذریعے کس طرح لوگوں تک خبریں پہنچائی جاتی ہیں؟

عبدالستار: ویب سائٹ پر آنے والی ہر خبر کا ایس ایم ایس بنایا جاتا ہے اور پھر اسے بہت سے لوگوں کو بھیج دیا جاتا ہے اور وہ اسے مزید لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ہر کوئی اسے افغانستان یا اس سے باہر اپنے روابط کو بھیجتا ہے اور یوں ایک سلسلہ چل پڑتا ہے۔ہر کوئی خبر کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کی کوشش کرتا ہے۔ہم نے بہت سے ایسے لوگ دیکھے ہیں جو اپنے دوستوں ، رشتہ داروں کو کم از کم بیس مزید افراد تک خبر پہنچانے کا کہتے ہیں۔اللہ کے فضل سے ہم نے عام عوام میں بہت سے افراد دیکھے ہیں جو دشمن کے خلاف مجاہدین کی فتوحات اور کامیابیوں کی خبریں سن کر بہت خوش ہوتے ہیں۔

الصمود: آپ امارت کی ویب سائٹ کے علاوہ دیگر ابلاغی سرگرمیوں کی وضاحت کریں گے؟

عبدالستار: ابلاغی کمیٹی نے ویب سائٹ کے علاوہ دیگر کئی ادارے بنا رکھے ہیں۔ان میں سے ایک جہادی سٹوڈیو ہے جو مجاہدین کی عملیات کی براہ راست ویڈیو نشر کرتا ہے۔الحمدللہ انہوں نے اس میدان میں بہت عمدہ چیزیں پیش کی ہیں۔میدان جہاد کی براہ راست تصویر کشی کے علاوہ جہادی سٹوڈیو نے دعوتی نقطہ نظر اور مجاہدین کی فکری اور نظریاتی تربیت کے حوالے سے بھی بہت مؤثر فلمیں تیار کی ہیں جو مجاہدین کے حلقوں میں بہت پسند کی گئیں ہیں۔''شریعت کی آواز'' کے نام سے ہمارا ایک پشتو ریڈیو چینل بھی ہے جو انٹرنیٹ سے نشر کیا جاتا ہے۔اس پر روزانہ خبروں ،رپورٹس اور سیاسی تجزیوں کے علاوہ اسلامی اور جہادی ترانے بھی چلائے جاتے ہیں جو مجاہدین کی حوصلہ افزائی میں براہ راست کردار ادا کرتے ہیں۔شریعت کی آواز کی نشریات صبح اور شام کے اوقات میں آتی ہے۔آڈیو اور ویڈیو کے علاوہ مختلف زبانوں میں ہمارے رسالے اور ماہنامہ شمارے بھی چھپتے ہیں۔ان میں سے عربی زبان میں ماہنامہ الصمود (استقامت) اور فارسی اور پشتو میں شہامت (عزت)،سرک (روشنی کی کرن) اور مورچل (رابطہ) شامل ہیں۔الصمود میگزین گزشتہ پانچ سال سے افغانستان کے میدان جہاد میں رونما ہونے والے معرکوں اور اسلامی جہاد کی حقیقی تصویر اسلامی اور عرب دنیا کے سامنے پیش کر رہا ہے۔اس میں ہر ماہ مجاہدین کی کارروائیوں میں دشمن کو پہنچنے والے نقصان کے تفصیلی اعداد و شمار، مضامین،سیاسی تجزیے اور رپورٹس شائع کی جاتی ہیں۔اس کے علاوہ ''ہمارے عظیم شہدا'' کے سلسلے کے تحت امت کو اس جنگ میں فی سبیل اللہ جانیں قربان کرنے والے مجاہد قائدین سے بھی متعارف کرایا جاتا ہے۔جہاں تک شہامت اور سرک کا تعلّق ہے تو یہ دونوں رسالے گزشتہ سات سال سے مقامی زبانوں پشتو اور فارسی میں شائع ہو رہے ہیں۔پڑھے لکھے حلقوں ، خصوصاً مدرسے اور یونیورسٹی کے طلبا میں ان کے قارئین کی ایک بڑی تعداد موجود ہے۔ان میں شائع ہونے والے جہادی مضامین نے ان طبقوں پر بہت مثبت اثر ڈالا ہے۔

مورچل میگزین کو میدان جنگ کی خبروں ،دشمن کے جنگی جرائم اور دشمن کے جانی اور ساز و سامان کے نقصان کی تفصیلات کے لیے مخصوص کیا گیا ہے۔اس کا سالانہ شمارہ دشمن کے نقصان کا تخمینہ لگانے کے لیے مستند ترین ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔یہ تمام ابلاغی سرگرمیاں امارت اسلامی کی ویب سائٹ کے ذریعے پوری دنیا کو پیش کی جاتی ہیں اور ہر کوئی اس ویب سائٹ پر ان کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔

الصمود: ان تمام نشریاتی سرگرمیوں کو انجام دینے کے لیے ماہر افرادی قوت آپ نے کیسے حاصل کی؟

عبدالستار: جس طرح مجاہدین کو ایسے افراد دستیاب ہیں جو اللہ سبحانہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اپنی مہارت اور جنگی تجربے کی بنیاد پر نیٹو کے انتہائی تجربہ کار اور ماہر جرنیلوں کو شکست دے سکتے ہیں اس طرح ان کے لیے یہ بھی بہت آسان ہے کہ وہ ذرائع ابلاغ کے کاموں میں اپنا سرگرم کردار ادا کر سکیں۔چونکہ آج کے دور میں ابلاغ کی جنگ کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اس لیے امارت اسلامی نے اس سلسے میں باقاعدہ لائحہ عمل ترتیب دینے میں غفلت نہیں برتی ہے اور اللہ کے فضل سے ایسے جاں نثار تیار کرنے میں کامیاب رہی ہے جو میدان جہاد میں دشمن کے میڈیا کے حملے کا دفاع کر سکیں بالکل اسی طرح جس طرح ان کے جنگجو بھائی میدان جنگ میں دشمن کے ساتھ برسر پیکار ہیں۔میں پورے اعتماد کے ساتھ یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ ہم نے اپنے محدود اور کم ترقی یافتہ وسائل کے باوجود اللہ کے فضل سے ابلاغ کے میدان میں دشمن کو مات کیا ہے اور وہ اپنے مہارت یافتہ عملے،وسیع مالی وسائل اور جدید ترین ساز و سامان کے باوجود بھی اس شکست کا تدارک کرنے میں ناکام رہا ہے۔ہر کوئی انٹرنیٹ کے ذریعے ہمارے شائع کردہ مواد تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔لہٰذا کرزئی حکومت کے اہل کار،یونیورسٹیوں کے طالب علم حتّی کہ امریکی سیاسی اور فوجی ذمہ دار بھی یہ مواد دیکھتے ہیں اور ان پر اس کے اثرات ہوتے ہیں۔کابل شہر کے بہت سے رہنے والے ہمارے شرعی ریڈیو پروگراموں کو سنتے ہیں اور ای۔میل کے ذریعے پسندیدگی کا اظہار کرتے ہیں۔انہوں نے ہمیں بتایا کہ ترانہ ''لا الٰہ الا اللہ'' سن کر ان کی امارت اسلامی کی یادیں تازہ ہو گئیں۔اگرچہ نیٹو ،امریکہ اور کرزئی حکومت نے اپنی پوری کوشش کی کہ وہ امارت کی ابلاغی سرگرمیوں کو روک سکیں لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اعلیٰ حکومتی عہدے داروں کے اہل خانہ مجاہدین کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔امریکیوں نے بھی اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ امارت اسلامی نے انھیں میڈیا کے میدان میں شکست دی ہے۔یہ اعتراف گزشتہ سال ۲۲ مئی کو مشہور جریدے فارن پالیسی کے ایک مضمون ''طالبان کے سامنے ابلاغ کے میدان میں پسپائی'' میں کیا گیا۔اس مضمون میں مشہور امریکی لکھاری رابرٹ ہیڈک نے تفصیلاً طالبان کی ابلاغی سرگرمیوں اور امریکیوں پر ان کی برتری کو واضح کیا۔اس نے اپنے پڑھنے والوں کو مشورہ دیا کہ امریکہ کو نئے اور مؤثر حربے استعمال کرنے چاہئیں کیونکہ طالبان نے میڈیا کی جنگ جذباتی طریقوں کو استعمال کرتے ہوئے جیتی ہے۔

امریکی کونسل برائے خارجی امور نے اپنی ایک رپورٹ میں طالبان کی میڈیا کے میدان میں امریکہ پر برتری کی تصدیق کی ہے۔اس رپورٹ میں طالبان کی برتری کی وجوہات میں سے ایک یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ طالبان کسی واقع کے وقوع پذیر ہونے کے بعد کسی طے شدہ تاریخ کا انتظار نہیں کرتے بلکہ جتنی جلدی ہوسکے اس کو شائع کر دیتے ہیں۔اس میدان میں طالبان کی برتری آج کل مغربی پریس کی مشہور خبر ہے اور اس کے متعلّق بہت سے کالم اور تجزیے شائع ہورہے ہیں۔طالبان کی صلاحیت کا اعتراف کرتے ہوئے امریکہ کے سابق سیکرٹری آف ڈیفنس مائیکل ڈوران نے کہا: '' طالبان اپنی میڈیا کی سرگرمیاں ترتیب دینے میں بہت مہارت رکھتے ہیں اور بہت تیزی سے خبریں شائع کرتے ہیں۔جونہی ہماری افواج پر کوئی حملہ ہوتا ہے اس کے ۲۶ منٹ کے اندر اندر یہ خبر دنیا کے اہم سیٹیلائٹ ٹی وی چینلز الجزیرہ، بی بی سی اور سی این این وغیرہ پر اہم خبروں (بریکنگ نیوز) میں نشر ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

اس نے مزید اضافہ کرتے ہوئے کہا: '' طالبان نہ صرف کہ بہت جلدی خبریں شائع کرتے ہیں، بلکہ وہ اپنے ابلاغی کام میں بہت مستند اور منظّم بھی ہیں۔جونہی انھیں پشتو یا فارسی زبان میں کوئی خبر ملتی ہے وہ اس کا فوراً اس کا عربی اور انگلش میں ترجمہ کر کے اپنی ویب سائٹ پر نشر کر دیتے ہیں اور اسی وقت وہ ان کے ریڈیو '' صدائے شریعت'' پر بھی آجاتی ہے۔''

اُس نے امریکیوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا '' امریکیوں کو طالبان کی ابلاغی سرگرمیوں محدود کرنے کے لیے اپنے فوجیوں کو اضافی اختیارات اور سہولتیں دینا ہوں گی۔اُن کو انٹرنیٹ پر طالبان کی تمام ویب سائٹس بلاک کرنا پڑیں گی۔

کرزئی حکومت کی وزارت دفاع کے ترجمان جنرل عظیمی نے گذشتہ سال ریڈیو فری یورپ کے ساتھ ایک انٹرویو میں مرجہ کی جنگ میں مجاہدین کی ابلاغی برتری کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ '' میڈیا کے میدان میں مجاہدین کی کارکردگی حکومت سے زیادہ موثر اور کامیاب تھی''۔

الصمود: آپ مجاہدین کی ابلاغی برتری کو کس طرح واضح کریں گے؟

عبدالستار: مجاہدین کی برتری کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ اس کام کو کسی تنخواہ دار نوکری کی بجائے ایک جہادی فریضے کے طور پر ادا کرتے ہیں۔وہ اپنے دینی فریضے کے تحت اس کام کی کامیابی کے لیے ہر قسم کی قربانی دیتے ہیں۔وہ اس کی کامیابی کے لیے اپنی دنیاوی زندگی میں سختیاں اور پریشانیاں برداشت کرتے ہیں۔اُن کے اخلاص اور قربانی کی وجہ سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُن کی کوششوں میں برکت عطا فرماتا ہے اور اُنہیں کامیابیاں عطا فرماتا ہے۔اور دشمن بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اس رحمت اور نصرت کا اعتراف کرتا ہے۔

الصمود: اپنا ابلاغی کام کرتے ہوئے آپ کو کس قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

عبدالستار: جہاد کا سارا راستہ تکلیفوں اور آزمائشوں سے بھرا ہوا ہے لیکن ہر مجاہد فی سبیل اللہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کے حصول اور اُس کے کلمے کی سربلندی کے لیے ان مشکلات کو بخوشی انگیز کرتا ہے۔اللہ کے راستے کی یہ پریشانیاں اُس کے لیے فخر کا باعث اور راستے کی درستی کی علامت ہیں۔ہمیں مختلف قسم کے مادی اور ابلاغی وسائل کی دستیابی میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اس کے علاوہ سیکورٹی کی مشکلات بھی ہوتی ہیں تاہم ایک مقدس مقصد کے حصول کے لیے ان کو برداشت کرنا کوئی مسئلہ نہیں اور ہمیں اس پر فخر ہے۔

دشمن کے مقابلے میں ہمارے پاس موجود وسائل بہت محدود ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ ہمیں ایک انتہائی حیا باختہ دشمن کا سامنا ہے جو کسی اخلاقی یا انسانی ضابطے کا پابند نہیں ہے۔وہ آزادیٔ اظہار رائے کے دعوے کرتے ہیں لیکن کسی ایسی رائے کے اظہار کی اجازت نہیں دیتے جو اُن کے نوآبادیاتی عزائم کے خلاف ہو۔اس کے علاوہ وہ میڈیا پر انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں۔اگر اُن کے ۲۰ فوجی مارے جائیں تو وہ ایک کا اقرار کرتے ہیں وہ بھی اس صورت میں اگر اُن کے لیے اس خبر کو چھپانا ممکن نہ ہو۔اسی طرح اگر ۲۰ لوگ زخمی ہوں تو وہ کہتے ہیں کہ 'ایک آدمی کو معمولی زخم آئے اور وہ بھی ابتدائی طبی امداد کے بعد اپنی ڈیوٹی پر واپس چلا گیا ہے' اور اگر مجاہدین اُن کے کسی ہوائی جہاز کو گرا دیں تو وہ اس خبر کو چھپانے کی پوری کوشش کرتے ہیں اور اگر اپنی اس کوشش میں کامیاب نہ ہوسکیں تو کہتے ہیں کہ 'جہاز کو فنی خرابی کی وجہ سے ہنگامی لینڈنگ کرنا پڑی'۔جب وہ اپنے شب خون کے دوران معصوم لوگوں کو گرفتار کرتے ہیں تو اس بات کا چرچا کرتے ہیں کہ اُنہوں نے مسلح مجاہدین پر قابو پالیا ہے۔اپنی تمام ابلاغی ذرائع میں اُن کا یہ عام وطیرہ ہے۔جہاں تک مجاہدین کے میڈیا کا تعلّق ہے تو ہم صرف سچ کو شائع کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود دشمن انٹرنیٹ پر ہماری ویب سائٹس کو روکنے اور بند کرنے کے لیے ہر حربہ استعمال کرتا ہے۔اور ہماری ویب سائٹس کو چلانے والی کمپنیوں کو سنگین نتائج کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ (الصف: ۸)

'' یہ چاہتے ہیں کہ اللہ (کے چراغ) کی روشنی کو منہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں حالاں کہ اللہ اپنی روشنی کو پورا کر کے رہے گا خواہ کافر ناخوش ہی ہوں''۔

اُن کے تمام جرائم کے باوجود ہم اللہ کے فضل سے اپنی جہادی اشاعت کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ہم دنیا کو مجاہدین کی فتوحات اور کفار کی شکست کی خبریں تواتر سے سنارہے ہیں، ہم دنیا کے سامنے افغانستان میں امریکہ اور اُس کے اتحادیوں کی شکست کے دستاویزی ثبوت فراہم کرتے ہیں۔الحمد للہ تمام مسائل کے باوجود ہمیں اس میدان میں واضح کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔

الصمود: ہم آپ کے قیمتی وقت دینے اور ہمارے سوالات کا تفصیلی جواب دینے پر آپ کے ممنون ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں کو قبول فرمائے اور مجاہدین کو فتح ونصرت سے نوازے۔آمین

عبدالستار: آپ کا بھی بہت بہت شکریہ۔

☆☆☆☆☆

لیبیا پر امریکی حملہ

عبید الرحمٰن زبیر

۱۹ مارچ ۲۰۱۱ء کو عراق پر امریکی حملے کو ۸ سال ہوئے اور ٹھیک ۸ سال بعد اسی دن امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے لیبیا پر حملوں کا آغاز کیا۔ عرب ممالک میں جاری 'عوامی بیداری' کے تناظر میں امریکہ ایک اور مسلم خطے کو ادھیڑنے کے لیے سرگرمِ عمل ہو چکا ہے۔ اس قضیے کی حقیقت کو جاننے اور اصل صورت حال سے آگہی کے لیے ماضی پر نظر دوڑانا بھی اہمیّت کا حامل ہے اور حالیہ 'تحریک بیداری' کے اغراض و مقاصد کو سامنے رکھنا بھی ضروری ہے۔

بیسویں صدی میں خلافت عثمانیہ کے سقوط کے ساتھ ہی یہود و نصاریٰ نے اپنی گرفت کو مضبوط تر رکھنے کے لیے عرب ممالک میں عامۃ المسلمین پر جبر و استبداد کا نظام رائج کیا۔ ان خطوں میں چند منظورِ نظر خاندانوں اور افراد کو مسلمانوں کی گردنوں پر اس بری طرح مسلط کیا گیا کہ کئی دہائیاں ایسی گزری کہ اہل ایمان یہود و نصاریٰ کے ان پروردہ غلاموں کے ستم در ستم سہتے رہے۔ عالمی کفریہ طاقتوں کی ساز باز سے کئی دہائیوں تک یہ حکمران طبقہ اہل ایمان پر مسلط رہا۔ سرزمینِ حجاز پر ۱۹۳۲ء سے ایک ہی خاندان کی ظالمانہ حکومت قائم ہے۔ یمن میں علی عبداللہ صالح گذشتہ تین دہائیوں سے اقتدار کے مزے لوٹ رہا ہے۔ شام میں بشارالاسد پچھلے گیارہ سالوں سے حکمران ہے جبکہ اس سے پہلے اُس کا باپ حافظ الاسد ۲۳ فروری ۱۹۶۶ء سے ۱۰ جون ۲۰۰۰ء تک برسر اقتدار رہا۔ عراق میں صدام حسین ۳۴ سال تک سیاہ و سفید کا مالک رہا۔ تیونس میں زین العابدین بن علی ۳۰ سال تک قابض رہا، اس سے پہلے ۲۰ مارچ ۱۹۵۶ء میں فرانس سے آزادی حاصل کرنے کے بعد سے لے کر ۱۹۸۷ء تک حبیب بورقیبہ حکمران رہا۔ اردن میں شاہ حسین نے ۴۶ سال تک حکمرانی کی اور اُس کی موت (۷ فروری ۱۹۹۹ء) کے بعد تا حال اُس کا بیٹا شاہ عبداللہ دوم اردن کا حاکم ہے۔ مصر کا حسنی مبارک ۳۰ سال کے بعد قصرِ اقتدار سے رخصت ہوا، اُس سے قبل انوار السادات اور جمال عبدالناصر مصری مسلمانوں پر مسلط رہے۔ لیبیا میں معمر قذافی ۴۲ سال سے اقتدار میں ہے۔

عرب خطوں میں سے یہ چند ممالک کے حکمرانوں کے عرصہ ہائے اقتدار کا اجمالی خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ ان حکمرانوں نے اپنے اقتدار کے دوران اہل ایمان کو ہر طرح سے کچلنے اور مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں رکھا۔ آل سلول (آل سعود) اور حافظ الاسد ہو یا شاہ حسین، حسنی مبارک ہو یا انور السادات اور جمال عبدالناصر، علی عبداللہ صالح ہو یا ابن علی، صدام حسین ہو یا معمر قذافی......امت کے وسائل کو اپنے اقتدار کی طوالت کے لیے بے دریغ استعمال کرنے والے اس حکمران طبقے نے ہر موقع پر یہود و نصاریٰ کی خدمت کو ہی اپنا فرض اولین جانا۔ ان میں سے کوئی ایک بھی اسرائیل کے خلاف کبھی بھی زبانی جمع خرچ سے آگے نہیں بڑھا جب کہ اہل ایمان کو تہہ تیغ کرنے میں یہ ایک سے بڑھ کر ایک کے طور پر سامنے آگئے۔ ہزاروں مسلمانوں کا ایک ہی دن میں قتل عام کرنا، شہروں کے شہر ملیا میٹ کرنا اور بستیوں کو جیٹ طیاروں کی بمباری سے صفحۂ ہستی سے مٹا دینا ان کا شیوہ رہا۔

گھٹن اور جبر کے اس ماحول میں ایک طرف ان حکمرانوں کی عیاشیاں اپنے زوروں پر رہیں اور دوسری طرف انہی حکمرانوں کی ملی بھگت سے کفار کو موقع ملا کہ وہ امت کے وسائل پر پوری طرح اپنا قبضہ جمائیں۔ تیل جیسے بیش بہا خزانے کو مکمل طور پر اپنے قبضہ میں لینے کے بعد امریکہ اور صلیبی اتحادیوں نے عرب حکمرانوں کو بھی استعمال شدہ ٹشو پیپر کی طرح تلف کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس فیصلے کا اہم محرک یہ تھا کہ اب ان ممالک میں جمہوریت کی فصل کاشت کی جائے۔ اسی نعرے کی بنیاد پر امریکہ اور اس کے اتحادی عراق پر حملہ آور ہوئے۔

امریکی اخبار نیویارک ٹائمز کے مطابق اوباما کو ایک خفیہ رپورٹ میں واضح کر دیا گیا تھا کہ سیاسی تبدیلیوں کے بغیر بحرین سے یمن تک عرب ممالک میں انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔ برطانیہ کے سابق وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے کہا کہ ''مصر میں ہونے والے واقعات پورے مشرق وسطیٰ کو جمہوریت کی طرف لے جانے کا سبب بنیں گی، یہ ایسا لمحہ ہے جس میں پورا مشرق وسطیٰ تبدیلی، جدیدیت اور جمہوریت کی طرف جا سکتا ہے جس سے پوری دنیا کو فائدہ ہوگا''۔ ساری دنیا میں جمہوریت کو پروان چڑھانا کفر کے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے کیونکہ جہاں جمہوریت ہوگی وہاں اللہ کے دین اور شریعتِ اسلامیہ کا نفاذ ممکن نہیں۔

مصر اور تیونس کے 'انقلابات' سے امیدیں باندھنے والے سادہ لوح لوگوں کو بہت جلد احساس ہو جائے گا کہ ان معاشروں میں شخصی آمریتوں کی جگہ سلطانی جمہور کا دور دورہ ہونے کے بعد دین و شریعت کو مکمل طور پر معطل کرنے کے بعد سیکولرازم اور جمہوریت کو فروغ دیا جائے گا۔ صلیبی و صیہونی مفادات کے تحفظ، اسرائیل کی حفاظت، کفریہ قوانین کی ترویج، مجاہدین اور مخلص اہل ایمان کی بیخ کنی، کثرتِ جمہور کے ذریعے طاغوتی نظام کی گرفت کی مضبوطی ہی کے لیے امریکہ اور اُس کے اتحادی پس پردہ رہ کر یہ سارا کھیل کھیل رہے ہیں۔ مصر اور تیونس کے حکمرانوں نے بظاہر تو 'عوامی احتجاج' کے آگے سرنڈر کیا لیکن حقیقت حال یہی ہے کہ ان ساری کاوشوں کا ثمر بالآخر امریکہ اور اُس کے صلیبی اتحادیوں کے گود میں گرے گا۔ اس سے عالمی طاغوت دوہرا فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے ایک یہ کہ جبر کے مارے عامۃ المسلمین کے لیے یہ 'پریشر والو' ہوگا کہ لوگوں کے جذبات حکومتوں کی تبدیلی سے ٹھنڈے ہو جائیں گے اور دوسرا یہ کہ جمہوری نظام کے نفاذ کی صورت میں عامۃ المسلمین شریعت کے نفاذ کے درست منہج جہاد فی سبیل اللہ سے دور رہیں گے۔

ان دونوں ممالک کے برعکس قذافی کا معاملہ مختلف رہا۔قذافی کے جرائم سے صرف نظر کسی بھی طرح ممکن نہیں۔مجاہدین کے حلقوں میں وہ 'عصر حاضر کا مسیلمہ کذاب' مشہور ہے۔اُس کی رعونت بھری فطرت نے اُسے ہمیشہ مجاہدین اور اہل ایمان پر جبر واستبداد پر ہی ابھارا۔اُس کے دفترِ عمل میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تضحیک، فرائض اسلام پر خصوصاً جہاد کا استہزا، بے پردگی اور سود جیسے محرمات کا دفاع جیسے کبیرہ جرائم شامل ہیں۔اسی بنا پر شیخ عبداللہ عزام شہید رحمہ اللہ بڑے ہی دل سوز الفاظ میں علمائے کرام کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں: ''اس قذافی کے بارے میں آپ کیا فتویٰ دیتے ہیں جس نے کسی موحد کو پس دیوار زندان کیے بغیر نہیں چھوڑا اور سارے اچھے لوگ لیبیا سے ہجرت کر چکے۔حضرات علمائے کرام اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ کیا یہ نوجوان انتہا پسند ہیں؟ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی بھی مذہب ایسے ظلم کے سامنے گھٹنے ٹیک دینے کو قابل قبول سمجھتا ہو۔جو اس جیسے ظلم کے سامنے جھکا وہ دنیا میں گناہ گار ہے اور آخرت میں اس کی سزا عذاب ہے!'' (فی فقه الجهاد والاجتهاد ۱۹۵_۱۹۶)

معروف مجاہد عالم شیخ ابومنذر ساعدی (فک اللہ اسرہ) کہتے ہیں ''لیبیا کا نظام حکومت جاہلانہ اور کافرانہ ہے۔لیبیا کے ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ حسب استطاعت اس کو معزول کرنے اور اس کے خلاف لڑنے میں شامل ہو۔خواہ یہ شرکت بالفعل لڑائی کی صورت میں ہو یا لڑنے والوں کی کمک کی صورت میں۔اللہ کے اس فرض سے مرض' اندھا پن یا لنگڑا پن جیسے عذر کے بغیر پیچھے رہنے والا گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوگا۔اور گناہ کبیرہ کا مرتکب فاسق ہوتا ہے''۔

امریکہ نے اس سے پہلے قذافی کو کھلی چھٹی دے رکھی تھی۔عملی طور پر اُس کے خلاف کبھی کوئی اقدام نہیں کیا گیا۔اُس کے تمام جرائم سے چشم پوشی کی گئی تا کہ وہ مکمل یکسوئی سے مجاہدینِ اسلام کے خلاف محاذ پر مصروف رہے۔چونکہ مصر اور تیونس میں اپنے پرانے مہروں کے پٹنے کے بعد امریکہ نئے اور جدید مہروں کو مستحکم کرنے میں مصروف ہے اسی لیے اب طاغوتِ اکبر قذافی کی شکل میں پرانے اور بوسیدہ طاغوت کو گوارا کرنے پر تیار نہیں۔یہی وجہ ہے کہ لیبیا پر حملے شروع کر دیے گئے ہیں۔

لیبیا پر حملہ دراصل قذافی اور اُس کی ظالم افواج پر حملہ نہیں ہے بلکہ یہ حملہ قذافی کی آڑ میں امت مسلمہ پر ہے۔امت کے خلاف اس کارروائی میں امریکہ کے ساتھ فرانس، برطانیہ، کینیڈا، بلجیم، اسپین، ہالینڈ، ڈنمارک، ناروے اور یونان حصّہ لے رہے ہیں جب کہ اٹلی نے اتحادی افواج کو اپنے سات فوجی اڈے دینے کا اعلان کیا ہے۔ساتھ ہی فرانس نے لیبیا کو فروخت کی جانے والی تیرہ لاکھ ٹن گندم کی فراہمی روک دی ہے۔

عراق میں صدام کی حکومت اسی طرح کے حملے کے نتیجے میں ختم ہوئی۔وہاں بھی امریکہ 'عوام کو آزادی دلانے' کے مشن پر آیا تھا اور اُس کے مقاصد میں جمہوریت کا فروغ سرفہرست تھا۔کفار کی انہی چالوں اور سازشوں کے متعلّق اللہ رب العزت نے فرمایا:

وَقَدْ مَكَرُواْ مَكْرَهُمْ وَعِندَ اللّهِ مَكْرُهُمْ وَإِن كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ (ابراهيم: ۴۶)

''اورانہوں نے (بڑی بڑی) تدبیریں کیں اور ان کی (سب) تدبیریں خدا کے ہاں (لکھی ہوئی) ہیں۔گو وہ تدبیریں ایسی (غضب کی) تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی ٹل جائیں''۔

لیکن اللہ تعالیٰ کی اپنی تدبیر تو بہرحال ہرصورت غالب رہنے والی ہے، اس کا فرمان ہے:

وَمَكَرُوا مَكْراً وَمَكَرْنَا مَكْراً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ (النمل: ۵۰)

''اور وہ ایک چال چلے اور ہم بھی نے بھی ایک تدبیر کی اور ان کو کچھ خبر نہ ہوئی''۔

لہٰذا صلیبی اتحاد عراق میں صدام حکومت کے خاتمے کے بعد مجاہدین کے ہاتھوں شکست و ریخت سے دوچار ہوا۔اور اب وہاں مجاہدین مضبوط ترین قوت کے طور پر موجود ہیں۔لیبیا پر امریکہ اور اُس کے اتحادیوں کے حملے کے نتیجے میں بھی ایسی ہی صورت حال پیدا ہوگی۔اللہ تعالیٰ کی تدبیر کے آگے تمام طواغیت بے بس رہیں گے۔اللہ تعالیٰ کی نصرت کے ذریعے لیبیا کے اہلِ ایمان اور مجاہدینِ اسلام قذافی اور اُس کے وضع کردہ نظام سے چھٹکارا بھی پائیں گے اور امریکہ اور صلیبی اتحادیوں کی طرف سے کھولے جانے والے نئے محاذ جنگ میں اُنہیں عراق وافغانستان جیسا سبق سکھائیں گے۔ان شاءاللہ

اللهم اهلك الظالمين بالظلمين واخرجنا منهم سالمين غانمين

☆☆☆☆☆

بقیہ: عیادت مریض

حضرت ثوبانؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب کوئی مسلمان آدمی اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو جب تک وہ عیادت میں مشغول ہوتا ہے ایسا ہے کہ گویا جنت کی نعمتوں میں ہے جب تک لوٹ کر واپس نہ آجائے۔پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کی نعمتوں سے کیا مراد ہے؟ فرمایا اس کے باغات، پھل اور ثمرات''۔

مطلب یہ ہے کہ اس عمل کے ذریعے جنت اور اس کی نعمتوں کے حاصل کرنے کا مستحق بن جاتا ہے۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے کہ کوئی مسلمان صبح کے وقت کسی دوسرے مسلمان کی عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس آدمی کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اگر وہ شام کسی مسلمان بھائی کی عیادت کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اس شخص کے لیے جنت میں پھلوں کا ایک باغ مقرر کیا جاتا ہے''۔

☆☆☆☆☆

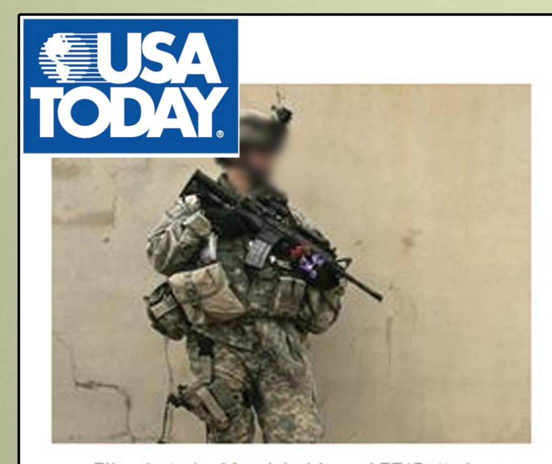


۲۱مارچ :امریکی ریاست فلوریڈامیں صلیبی خباثت۔۔۔۔

پادریوں نے قرآن مجید جلا کر شہید کردیا۔کیا اب بھی ان سے مکالمہ ہی کرو گے۔۔۔؟



۲۰فروری ۲۰۱۰ءکوصوبہ کنڑ کے ضلع غازی آباد کے گاؤں ہیلگل میں نیٹو طیاروں نے دو گھنٹے شدید بم باری کی ،اس بم باری میں ۶۴ عام شہری شہید ہو چکے ہیں،جن ۲۴ معصوم بچے اور ۲۰ خواتین بھی شامل ہیں۔زیرِنظر تصویر بھی ایک معصوم بچے کی ہے جواس واقعے میں زخمی ہوا۔اس واقعے کے بعد پیٹریاس نے انتہائی ڈھٹائی، بے حسی ،اخلاقی گراوٹ اورقساوت قلبی کی آخری حدوں کو چھوتے ہوئے بیان دیا کہ'افغان والدین اتحادی افواج کو بدنام کرنے کے لیے خوداپنے بچوں کوجلاتے اورنذرِآتش کرتے ہیں'۔ان معصوموں کی حالتِ زار دیکھ کرتو سخت سے سخت دل بھی پگھل جانے کو ہےلیکن سینوں میں دلوں کی جگہ پتھر ہوں تواور بات ہے۔ان معصوموں کالہو دنیاوآخرت میں صلیبی فوج کے سورماؤں کاتعاقب کرے گااوردونوں جہانوں میں اُنہیں کسی پل بھی سکون واطمینان نصیب نہ ہونے پائے گا۔



USA TODAY

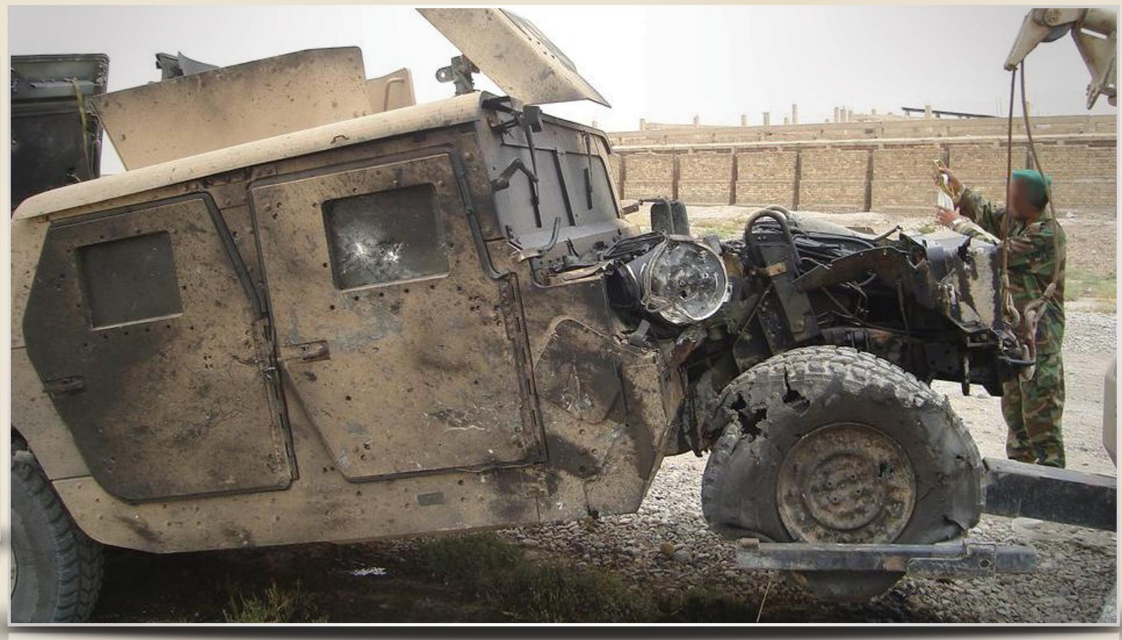
File photo by Mauricio Lima, AFP/Getty Images

An American female soldier takes part in a house-by-house search on April 16, 2007, in Mosul, Iraq.

The findings, released to USA TODAY this week, show that the suicide rate rises from five per 100,000 to 15 per 100,000 among female soldiers at war. Scientists are not sure why but say they will look into whether women feel isolated in a male-dominated war zone or suffer greater anxieties about leaving behind children and other loved ones.

Even so, the suicide risk for female soldiers in Iraq or Afghanistan is still lower than for men serving next to them, the $50 million study says.

امریکی اخبار USA TODAY کی رپورٹ کے مطابق امریکی خواتین فوجیوں کی خودکشی کی شرح میں تین گنااضافہ ہوگیاہے۔تاہم مردفوجیوں میں خودکشی کا رجحان ابھی بھی خواتین سے زیادہ ہے۔واضح رہے کہ امریکی فوجیوں میں خودکشی کے رجحان میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا جارہاہے،جس کی روک تھام کے لیے کروڑوں ڈالرخرچ کیے جارہے ہیں۔مذکورہ بالا ریسرچ پر بھی پچاس ملین ڈالرخرچ کیے گئے۔



ریموٹ کنٹرول بم کے دھماکے سے جدید ترین امریکی فوجی گاڑی ھموی سکریپ میں تبدیل ہوگئی۔



مجاہدین کے حملے کے بعد زخمی ام



جری مجاہدین نے اللہ کی مدد سے امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔



ارغنداب میں بارودی سرنگ کا نشانہ بننے والی امر



امریکہ کی اگلی کئی نسلیں بھی مجاہدین کے ہاتھوں اپنے آبا کو ملا ہوا ’سبق‘ یاد رکھیں گی۔

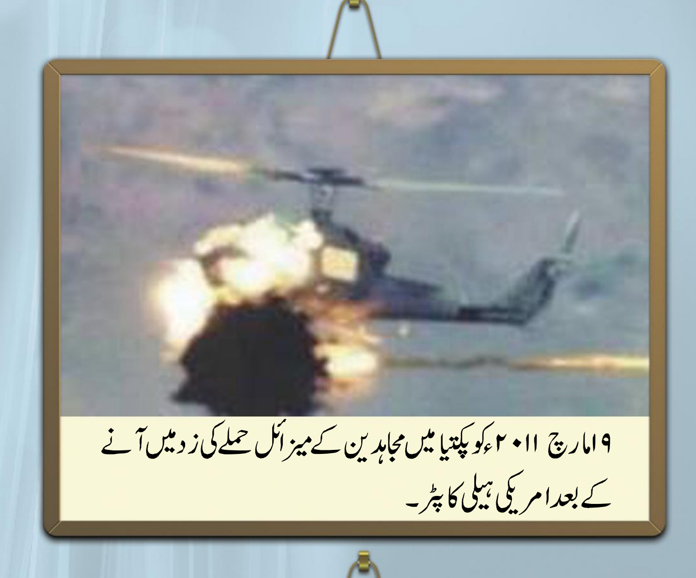
ریکی فوجی آخری سانسیں لے رہا ہے



ریکی بکتر بند گاڑی M-ATV شعلوں کی لپیٹ میں



صلیبی رسد پر مجاہدین کے حملے کے بعد تباہ شدہ آئل ٹینکر



۱۹ مارچ ۲۰۱۱ء کو پکتیا میں مجاہدین کے میزائل حملے کی زد میں آنے کے بعد امریکی ہیلی کاپٹر۔



۲۶ فروری ۲۰۱۱ء کو پشاور میں نیٹو ٹرمینل پر مجاہدین کے حملے کے بعد کا ایک منظر۔



۱۴ مارچ ۲۰۱۱ء کو صوبہ قندوز میں افغان فوجی بھرتی مرکز پر فدائی کارروائی کے بعد فوجیوں کی باقیات بکھری پڑی ہیں۔



۱۴ مارچ ۲۰۱۱ء کو صوبہ قندوز میں افغان فوجی بھرتی مرکز پر فدائی کارروائی کے بعد فوجیوں کی لاشوں کو منتقل کیا جا رہا ہے۔

16 فروری 2011ء تا 15 مارچ 2011ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	7 عملیات میں 8 فدائین نے شہادتیں پیش کیں	گاڑیاں تباہ:	170
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	76	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	248
ٹینک، بکتر بند تباہ:	205	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	75
کمین:	62	جاسوس طیارے تباہ:	1
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	49	ہیلی کاپٹر و طیارے تباہ:	2
مرتد افغان فوجی ہلاک:	742	صلیبی فوجی مردار:	735
سپلائی لائن پر حملے:	26		

فیصل شہزاد کی امریکی عدالت میں آخری گفتگو

امریکہ کے قلب میں واقع ٹائمز اسکوائر پر کارروائی سرانجام دینے والے مجاہد فیصل شہزاد (فک اللہ اسرہ) کی ۵ اکتوبر ۲۰۱۰ء کو امریکی عدالت میں پیشی کے دوران میں جج سے مکالمہ۔اس پیشی کے اختتام پر اُنہیں ۲ مرتبہ عمر قید کی سزا سنائی گئی۔اس سزا کو اُنہوں نے نہایت اطمینان سے سنا۔اللہ تعالیٰ ہمارے اس مجاہد بھائی کو استقامت عطا فرمائے اور کفار کی قید سے نجات عطا فرمائے۔آمین

کمرہ عدالت: جج کے کمرے میں داخل ہوتے ہی، سب کھڑے ہو جاتے ہیں، سوائے فیصل شہزاد کے۔

جج: مسٹر شہزاد؟

فیصل: ہاں۔

جج: میرا خیال، آپ کو کھڑے ہونا چاہیے؟

فیصل: کوئی جواب نہیں۔

جج: کیا آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

فیصل: مجھے اپنی بات کہنے کے لیے ۵ سے ۱۰ منٹ چاہیے ہیں۔ مجھے امید ہیں کہ جج اور کورٹ اپنا فیصلہ سنانے سے پہلے، میری بات غور سے سنیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ صرف ایک زندگی ہے۔اگر مجھے ہزاروں زندگیاں بھی ملیں، تو میں انہیں بخوشی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے، اپنی سرحدوں کا دفاع کرتے اور اللہ تعالیٰ کے قانون کی سربلندی کے لیے قربان کردوں گا۔اللہ تعالیٰ کا قانون ہر انسانی نظام اور قانون سے بالاتر اور عظیم ہے۔ہم انسان کے بنائے ہوئے قوانین کی پابندی نہیں کرتے کیونکہ یہ ہمیشہ باطل ہی ہوتے ہیں۔اور میں حال ہی میں بہت اچھی طرح تمہارے قوانین دیکھ چکا ہوں۔جب تمہاری ایف۔بی۔آئی نے جبری گرفتاری کے دوسرے دن، مجھے امریکی شہریت کے تحت حقوق دینے سے انکار کر دیا۔جس کی وجہ سے میرا خاندان اور بچے متاثر ہوئے۔تمہاری دی ہوئی سزا میرے لیے کوئی معنی نہیں رکھتی کیونکہ تمہاری یہ عدالت مجھے کیسے سزا دے سکتی ہے، جب وہ میرے لوگوں پر ہوتے ہوئے مظالم نہ سمجھتی ہے۔جب تمہارے نزدیک مسلمانوں کی زندگیوں کی کوئی اہمیّت ہی نہیں، تو تم کس طرح ہماری بات سمجھ سکتے ہو؟ اور کیسے ہمارے ساتھ انصاف کر سکتے ہو؟ ان شاء اللہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ فیصلہ کرے گا کہ تم میں اور ہم میں کون حق پر تھا۔تمہاری سزا صرف اور صرف اس دنیا کی حد تک ہے، سو جو تم نے کرنا ہے کرلو اور جو سزا دینی ہے دے لو۔

پچھلے نو سال سے امریکی اور نیٹو کے صلیبی، جمہوریت اور آزادی کے نام پر مسلمانوں کی املاک اور علاقوں پر غاصبانہ قبضہ کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم شدت پسندی اور دہشت گردی کے خلاف جنگ کر رہے ہیں۔میں ان سے کہتا ہوں کہ ہم نہ ہی تمہاری جمہوریت کو مانتے ہیں اور نہ ہی تمہاری نام نہاد آزادی کو تسلیم کرتے ہیں۔کیونکہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا قانون اور اس کی دی ہوئی آزادی موجود ہے۔

میں تمہیں خبردار کرتا ہوں کہ تیار ہو جاؤ، تمہاری جنگ مسلمانوں سے شروع ہو چکی ہے۔ میں تو بارش کا پہلا قطرہ ہوں۔میرے پیچھے آنے والے سیلاب کی تباہی کے لیے تیار ہو جاؤ۔اور یہ بات یاد رکھنا کہ یہ نہ جاپانی امپیریل ازم ہے، نہ جرمن امپیریل ازم اور نہ ہی یہ ویت نام ہے اور نہ ہی روسی کمیونزم۔اس بار تمہاری ٹکر ان لوگوں سے ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے احکامات پر کامل یقین رکھتے ہیں۔تمہاری یہ جنگ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ہے اور میں بھی دیکھتا ہوں کہ تم کیسے اپنے خالق سے لڑ سکتے ہو۔تم کبھی بھی اس میں کامیاب نہیں ہو سکتے چنانچہ تمہاری شکست یقینی ہے اور وہ بہت قریب ہے ان شاء اللہ۔

تمہاری شکست کے ساتھ ہی خلافت اسلامیہ وجود میں آئے گی، جو کہ حقیقی اور سچّا یونیورسل ورلڈ آرڈر ہے۔عنقریب تمہارا بچا کھچا وہ سرمایہ جس نے تمہاری کمزور اور ناقص معیشت کو سنبھال رکھا ہے، ختم ہو جائے گا اور تم لوگ جنگی اخراجات اٹھانے کے قابل بھی نہیں رہو گے۔

جج: تمہیں امریکی شہریت کچھ سال پہلے ہی ملی ہے، کیا میں ٹھیک کہہ رہا ہوں؟

فیصل: ہاں! جہاں تک مجھے یاد ہے پچھلے سال اپریل میں۔

جج: ٹھیک ہے، کچھ اور کہنا چاہتے ہو؟

فیصل: کیوں نہیں! مجھے افسوس ہے کہ میں ایک غلام ملک پاکستان میں پیدا ہوا۔جس نے اپنی آزادی کے پہلے دن سے ہی مغرب کی غلامی اختیار کر لی تھی۔بش نے جب یہ جنگ شروع کی تھی، تو اس نے واضح الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ یا تو تم ہمارے ساتھ ہو یا ہمارے خلاف ہو۔اس سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ ہم مسلمان یا تو مجاہدین کے ساتھ ہیں یا تو ہم صلیبی...... ہارنے والے عیسائیوں...... کے ساتھ ہیں۔اس کے علاوہ ان چیزوں کا اور کوئی مطلب نہیں۔اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو مجاہدین پر اور امیر شیخ اسامہ بن لادن پر، جو اکیسویں صدی کی صلیبی جنگ کے صلاح الدین ایوبی کے طور پر جانے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو، ان لوگوں پر جنہوں نے مجاہدین کو پناہ دی۔

جج: آپ صلاح الدین ایوبی کے بارے میں کتنا جانتے ہیں؟

فیصل: وہ مسلمان قائد تھے۔جنہوں نے مغربی یورپین ملکوں کے خلاف پہلی صلیبی جنگ لڑی تھی۔

جج: لیکن وہ لوگوں کو قتل کرنا نہیں چاہتے تھے؟

فیصل: وہ مسلمانوں کو آزاد کرانا چاہتے تھے۔انہوں نے مسلمانوں کے علاقوں کو یہودیوں اور عیسائیوں سے آزاد کرایا تھا۔اور یہی مقصد ہمارا ابھی ہے۔کیونکہ تم نے جمہوریت اور آزادی کے نام پر عراق اور افغانستان پر قبضہ کر لیا ہے۔ہم یہ کبھی نہیں ہونے دیں گے ان شاء اللہ۔ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا قانون شریعت کی شکل میں موجود ہے۔ہمیں، تمہارے بنائے ہوئے قوانین کی کوئی ضرورت نہیں۔

جج: ٹھیک ہے۔ٹھیک ہے۔کیا تمہارا وکیل کچھ کہنا چاہتا ہے؟

فیصل: میں اپنی بات مکمل کرنا چاہتا ہوں، مجھے صرف دو منٹ مزید چاہیے ہیں؟

جج: میں سننا چاہتی ہوں کہ تم اپنی سزا کے متعلّق کیا کہنا چاہتے ہو؟

فیصل: کیوں نہیں! میں اس بات کی طرف ہی آ رہا ہوں۔پچھلے نو سال میں مسلمانوں سے جنگ میں امریکہ کو کچھ حاصل نہیں ہوا۔سوائے اس کے کہ مسلمانوں کو جگا دیا ہے۔ (بقیہ صفحہ ۴۹ پر)

(آخری قسط)

امریکہ کی ابلیسی سلطنت کا زوال

(عراق اور افغانستان میں امریکہ کے عسکری نقصانات پر مبنی مصری صحافی عامر عبدالمنعم کی رپورٹ کا خلاصہ)

۳۔امریکی فوج کے جانی نقصانات:

(الف) ہلاک شدہ فوجی

پینٹاگون کے سرکاری اعداد وشمار کے مطابق امریکی افواج میں ہلاکتوں کی تعداد ۸ نومبر ۲۰۱۰ تک 5798 ہوچکی تھی جن میں سے 4409 عراق میں اور 1389 افغانستان میں ہلاک ہوئے۔سابقہ فوجیوں کے امور سے متعلقہ وزارت نے ذکر کیا ہے کہ امریکی فوج کے مقتولین کی تعداد خلیجی جنگ سے لے کر ۲۰۰۷ تک 73000 تک ہوچکی ہے۔اور زخمیوں کی تعداد 1.6 ملین تک پہنچ چکی ہے لیکن بعد ازاں وزارت نے جانی نقصانات کے حجم کو چھپانے کے لیے ان اعداد وشمار کو اپنی رپورٹ سے ہٹادیا لیکن امریکی میڈیا میں سے جو حلقہ جنگ کے مخالف ہے وہ ان اعداد وشمار کو تجزیئے اور تبصرے کے لیے استعمال کرتا ہے۔

وزارت دفاع کے اعداد و شمار کے مطابق ہم جانتے ہیں کہ خلیجی جنگ (۱۹۹۱-۱۹۹۲) میں امریکی فوج کے مقتولین کی تعداد 383 اور زخمیوں کی تعداد 465 تھی۔ اور اگر ہم اس میں ان لوگوں کا بھی اضافہ کرلیں جو کہ اینتھر یکس کی ویکسینیشن دینے کے سبب بیمار ہوئے ، اور ان لوگوں کو بھی شمار کرلیں جو جنگ کے بعد بیمار ہوئے تب بھی عراق اور افغانستان میں امریکی افواج کے مقتولین کی تعداد 72617 بنتی ہے اور زخمیوں کی تعداد ایک لاکھ سے تجاوز کرتی ہے جو کہ ان دونوں ملکوں میں بھیجی گئی فوج کا نصف حصّہ ہے۔

(ب) زخمی فوجی

جنگ کے دوران ہونے والے زخمی

پینٹاگون کے سرکاری اعداد وشمار کے مطابق جو کہ ۸ نومبر ۲۰۱۰ میں شائع ہوئے ان دونوں جنگوں میں 41030 فوجی زخمی ہوئے جن میں سے 31935 عراق میں اور 9095 افغانستان میں زخمی ہوئے۔

Anti war.com کے اعداد و شمار کے مطابق عسکری کارروائیوں میں ایک لاکھ امریکی سپاہی اور آفیسر فوجی زخمی ہوئے ہیں۔

عراق اور افغانستان میں زخمی ہونے والے وہ فوجی جو سابقہ فوجیوں کے امور سے متعلقہ وزارت کے بجٹ پر زیر علاج رہے وہ چھ ہزار ہیں اور یہ تعداد ان لوگوں کے علاوہ ہے جو عسکری ہسپتالوں میں وزارت دفاع کے تحت زیر علاج رہے۔

۵ لاکھ فوجی اور افسر ایسے ہیں جو معذور ہوگئے اور معذوری کی وجہ سے ریٹائر ہوئے اور انہیں سابقہ فوجیوں کے امور سے متعلقہ وزارت کی طرف سے وظائف جاری کیے گئے۔

سابقہ فوجیوں کے امور سے متعلقہ وزارت کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ عراق اور افغانستان میں خدمات انجام دینے والے فوجیوں میں سے ۵۸ ہزار ایسے ہیں جو مکمل طور پر سماعت کھو بیٹھے ہیں اور تقریباً ستر ہزار ایسے ہیں جن کے کان بجتے رہتے ہیں جس کے نتیجے میں وہ دماغی مسائل میں مبتلا اور بتدریج سماعت سے محروم ہوسکتے ہیں۔

(ج) دماغی عارض میں مبتلا فوجی:

عراق اور افغانستان میں سروس پوری ہونے کے بعد ڈپریشن، دماغی عوارض اور پوسٹ ٹرامک سٹریس میں مبتلا ہونے والے فوجیوں کی تعداد ۲۰۰۷ تک ۶۳ لاکھ تک پہنچ چکی تھی۔یہ رینڈ کارپوریشن کی رپورٹ 'جنگ کے نادیدہ زخم' {Invisible wounds of war} پر مبنی اعداد ہیں۔یہ رپورٹ فوجیوں کے نادیدہ زخموں کے بارے میں ہے جو گاڑیوں پر میزائل اور بارودی سرنگوں کے حملوں کے خوف کی وجہ سے پیدا ہوئے۔رپورٹ سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ جنگ کے آغاز سے لے کر اکتوبر ۲۰۰۷ تک عراق اور افغانستان بھیجے گئے 1.64 ملین فوجیوں میں سے ۳ لاکھ فوجی پوسٹ ٹرامک سٹریس اور شدید ڈپریشن میں مبتلا ہیں اور ۳ لاکھ بیس ہزار فوجی دماغی عوارض میں مبتلا ہیں۔

ان زخموں کے نتیجے میں وہ یادداشت کھودیتے ہیں،خودکشیاں کرتے ہیں اور اپنے گھر والوں،بچوں اور آس پاس کے لوگوں سے تشدد آمیز سلوک کرتے ہیں۔اگر ہم اس تناسب کو لیں اور ۲۰۱۰ تک بھیجے جانے والے فوجیوں کے بارے میں حساب لگانا چاہیں جو کہ 2.4 ملین تک ہیں تو دماغی عوارض میں مبتلا فوجیوں کی تعداد تقریباً ۸ لاکھ تیس ہزار بنتی ہے۔

دماغی امراض کے بارے میں بہت سی تحقیقات ہوچکی ہیں جن میں سے ایک Propublica اور NPR کی مشترکہ کاوش ہے،جس کے مطابق امریکی سوسائٹی کو سب سے بڑا خطرہ دماغی امراض سے درپیش ہے۔جس کے نتیجے میں فوجیوں کی یادداشت کھو جاتی ہے،وہ گاڑی چلانے کی قدرت نہیں رکھتے،کسی اخبار یا کتاب کا ایک پیراگراف تک نہیں پڑھ سکتے اور اپنی توجہ مرکوز کرنے کے قابل نہیں رہتے۔یہ تحقیقی رپورٹ جو 'Brain injuries remain undiagosed in thousands of soldiers' کے نام سے شائع ہوئی' بتاتی ہے کہ فوجیوں کے عمومی رویہ ایسا ہے کہ وہ امریکی سوسائٹی کے لیے خطرہ ہیں، جہاں وہ سڑکوں پر اپنے آپ سے باتیں کرتے چلے جارہے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے رپورٹ کے مصنفین نے انہیں 'walkie talkies' کا نام دیا ہے۔

(د) خودکشی:

سروس کے دوران اور اس کے بعد جس چیز کا رجحان امریکی فوج میں بہت بڑھ رہا ہے وہ خودکشی ہے۔

☆ کانگریس کی سہ ماہی رپورٹ کے مطابق ۲۰۰۹ میں خودکشی کرنے والے فوجیوں کی تعداد عراق اور افغانستان میں عسکری کارروائیوں کے دوران میں مرنے والے

فوجیوں کی تعداد سے زیادہ ہے۔

☆ خودکشی کے حوالے سے ایک خصوصی اجلاس میں جنرل پیٹر جو کہ نائب چیف آف سٹاف ہے نے پینٹا گون میں عسکری کمانڈروں کے سامنے خودکشیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کا اعتراف کیا اور کہا: ''ہم خودکشی کے واقعات میں ایک چونکا دینے والے اضافے کا مشاہدہ کر رہے ہیں لیکن اس کے پیچھے کیا وجہ ہے یہ سمجھ نہیں آ رہی، البتہ ہم اس کو سمجھنے اور اس پر قابو پانے کی پوری پوری کوشش کر رہے ہیں۔''

☆ سینیٹر پیٹی مرے Patty Murray کا کہنا ہے کہ عراق اور افغانستان سے ریٹائر ہونے والے فوجیوں کی خودکشی کی کوشش کے واقعات کی تعداد ہر سال تقریباً بارہ ہزار ہے۔ اُس نے سابقہ فوجیوں کے امور سے متعلقہ وزارت پر تنقید کی اور ان پر حقیقی اعداد وشمار چھپانے کا الزام عائد کیا۔ اُس نے کہا کہ یہ مریض آنے والی دہائیوں میں سڑکوں پر چلتے پھرتے ٹائم بم ہیں۔ اس وزارت کے ڈپٹی سیکریٹری گورڈن مینس فیلڈ Gordon Mansfield نے سینیٹ کے اجلاس میں اس بات کو تسلیم کیا اور بتایا کہ وزارت مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر سترہ ہزار لوگوں کو دماغی صحت کے شعبے میں بھرتی کیا ہے۔

☆ صرف عراق اور افغانستان جانے والے فوجی ہی خودکشیاں نہیں کرتے بلکہ امریکہ میں عسکری کیمپوں میں موجود فوجی بھی خودکشیاں کرتے ہیں۔ فورٹ ہڈ، ٹیکساس جو امریکہ کی سب سے بڑی بیس ہے، سال ۲۰۰۹ میں وہاں ۱۱/افراد نے خودکشی کی۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے عربی النسل ملک نضال حسن کے امریکی فوجیوں پر فائر کھول کر ۱۳ کو قتل کرنے اور ۳۱ کو زخمی کرنے کے واقعے کا مشاہدہ کیا۔

☆ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ عراق اور افغانستان میں لڑنے والے فوجیوں کی دماغی امراض اور ڈپریشن کی وجہ سے ہونے والے گاڑی اور موٹر سائیکل کے حادثات میں بھی بہت بڑی تعداد مر جاتی ہے۔ مثلاً وزارتِ عوامی صحت کے مطابق سال ۲۰۰۵ء سے ۲۰۰۸ء کے درمیان کیلی فورنیا میں ایک ہزار سے زائد ۳۵ سال سے کم عمر فوجی تشدد آمیز رویے اور خودکشی کی طرف میلان رکھنے کے سبب حادثات میں جاں بحق ہوئے۔

سینیٹر باب فیلر کا کہنا ہے کہ یہ اعداد انتہائی پریشان کن ہیں اور پورے ملک کے لیے خطرہ ہیں۔

(ج) نشے اور شراب کی عادت

☆ ۲۰۰۷ میں امریکی مجلّہ 'عسکری طب' Military medicine میں کی گئی تحقیق کے مطابق عراق اور افغانستان سے لوٹنے والے ایک تہائی فوجی شراب کے انتہائی رسیا بن جاتے ہیں۔

☆ ۲۰۰۹ میں سابقہ فوجیوں کے ادارہ صحت کی ایک رپورٹ کے مطابق عراق اور افغانستان سے لوٹنے والے ۲۷ ہزار فوجی نشے کے حد سے زیادہ استعمال کی وجہ سے زیر علاج ہیں، اور 16200 فوجیوں کا شراب کی کثرت سے پیدا ہونے والی بیماریوں کا علاج کیا جا رہا ہے۔

☆ ۲۰۱۰ میں فوج کی جانب سے خودکشی کی روک تھام کے لیے قائم کی گئی کمیٹی اور کمیٹی برائے فروغِ صحت کی ایک رپورٹ کے مطابق ۲۰۰۹ میں امریکی فوج کے اندر 16,997 جرائم شراب اور نشے کی وجہ سے ہوئے۔ رپورٹ میں اس بات پر زور دیا گیا کہ فوج میں سال ۲۰۰۱ سے ۲۰۱۰ کے دوران 64022 قتل کے واقعات کی تفتیش سے معلوم ہوا ہے کہ یہ سب نشے سے متعلقہ ہیں۔

(د) مفرور فوجی:

ہزاروں امریکی فوجی عراق و افغانستان جنگ کی ہولنا کی کا سن کر کینیڈا فرار ہو گئے۔ پینٹا گون کے اعداد وشمار کے مطابق فوج کے تمام شعبوں سے چالیس ہزار فوجی کینیڈا بھاگ گئے اور وہاں سیاسی پناہ طلب کی اور جنگ مخالف گروہوں میں شامل ہو گئے، لیکن حکومت نے انہیں جنگ میں امریکی اتحادی ہونے کے باعث پناہ دینے سے انکار کر دیا۔

۳۔ امریکی ٹھیکیداروں کی ہلاکتیں:

۲۰۰۱ سے لے کر ۲۰۱۰ کے دوران عراق اور افغانستان میں ۲۰۰۸ امریکی انجینئر اور غیر فوجی ٹھیکیدار مارے گئے، جن میں سے 1487 عراق میں، 521 افغانستان میں اور مزید 44 کویت میں مارے گئے۔ امریکی ادارے ان اعداد کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان کے مطابق اصل تعداد اس سے بہت زیادہ ہے۔

ایک خاص تحقیقاتی کے بعد یہ بات سامنے آئی ہے کہ عراق اور افغانستان میں زخمی ہونے والے امریکی ٹھیکیداروں کی تعداد 44152 ہے جن میں 16 ہزار شدید زخمی ہیں؛ 36023 عراق میں اور 8129 افغانستان میں۔

جولائی ۲۰۱۰ میں کانگریس کی تحقیق کمیٹی کی جانب سے جاری کردہ رپورٹ کے مطابق یہ بات تو معروف ہے کہ جنگی خطے میں اکیلی وزارت دفاع ہی ایسے 250 ہزار کرائے کے فوجی بھرتی کرتی ہے۔ جن میں ہلاکتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ دیگر نجی سیکیورٹی کمپنیوں سے تعلّق رکھنے والے مقتولین اور زخمیوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔

۴۔ بغیر پائلٹ کے طیارے اور فوج کی لڑائی سے علیحدگی:

اکتوبر ۲۰۱۰ سے امریکی حکمت عملی میں ایک بہت بڑی تبدیلی آئی ہے جس پر امریکی میڈیا نے بہت توجہ دی، جب افغانستان میں فوج نے ایک بغیر پائلٹ والے جہازوں کا بیڑہ سی آئی اے کے حوالے کر دیا کہ وہ القاعدہ اور قبائل کے خلاف استعمال کرے اور سی آئی اے کا counter terrorism کا ادارہ لڑائی میں بنیادی کردار ادا کرے۔ امریکی میڈیا کے مطابق یہ ایک بڑا قدم ہے۔ عسکری حکمت عملی میں یہ تبدیلی فوج کے سربراہاں کے مشورے سے ہوئی جس کا سربراہ وزارت دفاع کے صدر رابرٹ گیٹس ہے، جائنٹ چیفس آف آرمی سٹاف کا چیئرمین مائیک مولن اور اتحادی افواج کا افغانستان میں نیا کمانڈر ڈیوڈ پیٹریاس بھی ان کے اس فیصلے میں شریک ہیں۔

سی آئی اے کے ہیڈ لیون پینیٹا Leon Panetta نے لاس اینجلس میں ریسرچ فاؤنڈیشن میں ایک تقریر میں کہا کہ بغیر پائلٹ طیاروں کا منصوبہ ہی ہمارے پاس (دہشت گردوں سے نمٹنے کا) واحد طریقہ رہ گیا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۴۷ پر)

دینی صحافت اور مدارس دینیہ کے فکری اغوا کی صلیبی کوششیں

ڈاکٹر ولی محمد

مدارس دینیہ اور علمائے دین کے بارے میں اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں پر عہد غلامی مسلط ہونے کے بعد یہ وہ آخری قلعہ ہے، جس سے اللہ نے اس خطے میں اسلام کے علمی ورثے کی حفاظت کا کام لیا بلکہ احیائے خلافت کے لیے اور انگریزی استعمار کے خلاف جہاد و قتال کا علم بھی دامے درمے سخنے اسی قلعے سے بلند ہوتا رہا۔ یہی وجہ تھی کہ انگریز نے بھی امت مسلمہ کے اس مضبوط قلعے کے بالمقابل سرسید اور چراغ علی ایسے گماشتوں کے ذریعے میکالے کے وضع کردہ نظام تعلیم کو مستحکم کیا، اور اب امریکہ اور اس کے حواری بھی اسی قلعے میں نقب لگانے کی سرتوڑ کوششوں میں مصروف ہیں۔

مدارس دینیہ کے خلاف امریکی جنگ کا طبل یوں تو حالیہ صلیبی جنگ کے باقاعدہ آغاز اکتوبر ۲۰۰۱ء سے بھی بہت پہلے بجا دیا گیا تھا۔ لیکن نائن الیون کے بعد ''دہشت گردی کی جنگ'' کے نام پر جب صلیبی جنگ کا میدان سجا تو عالمی نظام کفر کے پیش نظر امت مسلمہ کو محض عسکری شکست دینا نہیں تھا، بلکہ ایک بڑا ہدف ان علمی اور فکری بنیادوں کو مسمار کرنا بھی طے پایا جو چودہ سو سال سے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروں کو غلبۂ اسلام کی خاطر جنگ کے میدان سجانے، کفار کی گردنیں مارنے اور اپنا لہو پیش کرنے پر ابھار رہی ہیں۔ خاصی سوچ بچار اور تحقیق کے بعد اس مقصد کے لیے ایک ہمہ جہتی حکمت عملی تیار کی گئی۔ مسلمانوں کے صاحبانِ علم و تحقیق کو اس حکمت عملی کا ایک گہرا جائزہ لینا چاہیے۔ ہمارے فہم کے مطابق اس حکمت عملی کے بنیادی خدوخال کچھ یوں تھے۔

☆ ''مکالمہ بین المذاہب'' کے ڈھکوسلے کے ذریعے مسلمانوں کے ذہنوں سے کفار (بالخصوص امریکہ) کی نفرت کو محو کر کے انہیں نظامِ باطل کے ساتھ پُرامن بقائے باہمی پر آمادہ کیا جائے۔

☆ جاوید غامدی، وحید الدین خاں اور ان جیسے دوسرے متجدّ دین کے ذریعے فرضیت جہاد کی علّت اور اس طرح کے دوسرے موضوعات پر لایعنی بحثیں چھیڑ کر اسلام کا ایک جدید ایڈیشن تیار کیا جائے جو جہاد سے پاک ہو۔

☆ مسلم معاشروں میں سول سوسائٹی، انسانی حقوق، حقوق نسواں، روشن خیالی، اعتدال پسندی اور آزادی اظہار جیسے مسموم تصورات کی ذرائع ابلاغ کے ذریعے ترویج کرنا۔ تاکہ مسلمانوں کے معاشرتی ڈھانچے، بالخصوص خاندانی نظام اور خاندان کی اکائی کو تباہ کر کے مادر پدر آزاد معاشرہ تشکیل دیا جائے۔

☆ مسلم ممالک کے عصری نصاب تعلیم میں کوئی ایک ایسا لفظ بھی باقی نہ رہنے دیا جائے جو طلبا کے ذہنوں میں قتال، کفار سے نفرت اور خلافت کے قیام کا تصور بھی پیدا کر سکے۔

☆ مدارسِ دینیہ اور علمائے دین کے خلاف دہشت گردی کو فروغ دینے کا پراپیگنڈہ کر کے پہلے انہیں مدافعانہ پوزیشن پر لایا جائے۔ پھر مدارس کے نصاب میں جدید عصری علوم کی شمولیت اور اس جیسی دوسری اصطلاحات، ابلاغ اور طرزِ تدریس کی جدید تیکنیک سکھانے کے لیے مختلف پروگرامات کا اہتمام کیا جائے۔ تاکہ وہ کفر کے تسلط اور نظامِ باطل کی مخالفت سے دستبردار ہو جائیں۔

زیر نظر سطور میں صرف آخری نکتے کے حوالے سے بالخصوص پاکستان میں نظام کفر کی مکروہ سازشوں کا مختصراً احاطہ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ ہماری معلومات کے مطابق اس محاذ پر سرگرم عمل درج ذیل ادارے یا این جی اوز بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں۔

☆ اقوام متحدہ کا ادارہ الائنس آف سول لائزیشنز

United Nations Alliance of Civilizations(UNAOC)

اس ادارے کا قیام ۲۰۰۵ء میں عمل میں آیا۔ اس کا نعرہ 'متنوع ثقافتیں، ایک انسانیت' (Many cultures, one humanity) بالفاظِ دیگر 'وحدتِ ادیان' کے گمراہ کن تصور کا واضح پرچار ہے۔ اور اس کے قیام کے ظاہری مقاصد میں تہذیبی تصادم کے نظریے کو غلط ثابت کرتے ہوئے تہذیبوں اور ثقافتوں کے مابین مشترکات کی تلاش اور ترویج کرنا، مسلمانوں اور مغربی معاشروں کے مابین باہمی اعتماد اور افہام و تفہیم کا فروغ، اعتدال پسندی اور مفاہمت کی آوازوں کو توانا بنا کر قوموں اور ثقافتوں کے درمیان اختلافات کو کم کرنے جیسے بظاہر خوش نما اہداف شامل ہیں۔ لیکن اس کا اصل کام مذکور بالا حکمتِ عملی کو عملی شکل دینے کے لیے مصروفِ عمل تنظیموں، اداروں اور افراد کی سرپرستی کرنا، انہیں باہم مربوط کرنا اور ان کی اقوام متحدہ کے فنڈ سے مالی معاونت کرنا ہے۔ اس کے مقاصد میں واضح طور پر درج ہے کہ یہ ان افراد اور اداروں کو باہم مربوط کرے گا جو مختلف معاشروں بالخصوص مسلمان اور مغربی معاشروں کے مابین اعتماد اور افہام و تفہیم کے فروغ کے لیے کام کریں۔

☆ بین الاقوامی مرکز برائے مذہب و ترقی

(ICRD)International Centre for Religion and Devolomacy

'آئی سی آر ڈی' کا 'پاکستان مدرسہ پروجیکٹ'

دوسرا ادارہ یعنی 'بین الاقوامی مرکز برائے مذہب و ترقی' اس شیطانی جال کی سب سے اہم کڑی ہے۔ بالخصوص اس کے 'پاکستان مدرسہ پروجیکٹ' کو تو 'الائنس آف سول لائزیشنز' نامی تنظیم کی طرف سے انعام سے بھی نوازا گیا ہے۔ 'آئی سی آر ڈی' واشنگٹن (امریکہ) میں قائم ایک تھنک ٹینک ہے۔ اس کی ویب سائٹ کے مطابق اس کا مقصد اُن (امریکی) مسائل یا تنازعات سے نبرد آزما ہونے کے لیے مذہب کا استعمال ہے جو مروجہ سفارت کاری کی حدود سے متجاوز ہوں۔ اصل الفاظ یہ ہیں:

"The mission of ICRD is to address identity-based conflicts that exceed the reach of traditional diplomacy by incorporating religion as part of the solution."

درحقیقت یہ ادارہ امت مسلمہ کے علمی ورثے کے امین طبقے کے ذہنی وفکری اغوا کی ذمہ داری پر مامور ہے۔ اسی مقصد کے حصول کے لیے گزشتہ تقریباً پانچ سال سے 'پاکستان مدرسہ پراجیکٹ' کے نام پر مدارس کے منتظمین اور معلمین کو اپنی تربیت گاہوں، امریکی دوروں اور اسی طرح کی دیگر رنگینیوں کے ذریعے مرعوب اور مائل کرنے میں مصروف ہے۔

☆ 'سرچ فار کامن گراؤنڈ' (Search for Common Ground)

یہ ادارہ بھی 1982 سے بظاہر بڑے خوش نما مشن کے لیے مصروف عمل ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ یہ تنازعات کو حل کرنے کے مروجہ طور طریقوں کو بدلنا چاہتے ہیں۔ تاکہ تنازعات کو معاندانہ طریقے کی بجائے باہمی تعامل کی بنیاد پر حل کیا جائے۔ جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ اس کی سرگرمیوں کا محور بھی مشترکات کی تلاش و ترویج کے ذریعے تنازعات کے حل کو فروغ دینا ہے۔ اس ادارے کا بھی اصل چہرہ یہی ہے کہ یہ مختلف ہتھکنڈوں کے ذریعے دنیا بھر میں غاصبوں کے ظلم و جبر کا شکار مظلوموں کو مزاحمت کی راہ سے ہٹا کر مذاکرات کی میز پر لائے۔ اس کے علاوہ ذرائع ابلاغ پر اثر انداز ہو کر (بلاواسطہ یا بالواسطہ) محکوم اقوام، بالخصوص مسلم معاشروں میں 'امن' کا راگ اس زور وشور اور تسلسل سے الاپا جائے کہ سننے والے اس نام نہاد امن کی خاطر باطل کی محکومی گوارا کر لیں۔

طریقہ واردات

معاشرتی، علمی اور فکری محاذوں پر عالمی نظام کفر کی صف بندی اور اس کے لشکریوں کے مختصر تعارف کے بعد ہم ان اداروں کے طریقۂ واردات اور پاکستان میں ان کی کارروائیوں کا جائزہ لینے کی کوشش کریں گے۔

جیسا کہ گزشتہ سطور سے واضح ہے کہ مذکورہ بالا ادارے اور ان کے پاکستانی گماشتوں کا بنیادی ہدف دینی مدارس اور ان کے معلّمین ومنتظمین ہیں۔ اس ہدف کو حاصل کرنے کے لیے 'پاکستان مدرسہ پراجیکٹ' کے عنوان سے گزشتہ سات سالوں سے مختلف پہلوؤں پر کام کیا جا رہا ہے۔ اس پراجیکٹ کے تحت مدارس کے منتظمین اور معلّمین کو مختلف دورانیوں، مثلاً: دس دن یا چھ ہفتے کی ورک شاپ میں شریک کروایا جاتا ہے۔ 'آئی سی آر ڈی' کا دعویٰ ہے کہ ۲۰۰۸ء تک ۱۳۰۰ مدارس سے تعلّق رکھنے والے سے ۲۰۰۰ زائد معلّمین ومنتظمین اس پروگرام میں شریک ہو چکے ہیں۔

۲۰۰۸ء میں اس ادارے نے 'مدارس کی ترقی اور عالمی سلامتی' کے نام سے شروع ہونے والے اس منصوبے کے مقاصد کو ایک رپورٹ میں کچھ یوں پیش کیا ہے۔

۱۔ شرکا کو مدارس کے نصاب میں جدید سائنسی وسماجی مضامین کی شمولیت، بالخصوص برداشت اور انسانی حقوق پر خصوصی زور دینے پر قائل کرنا۔

۲۔ تدریس کے ایسے جدید طریقے اپنانے کی حوصلہ افزائی کرنا جن کے ذریعے طالب علموں میں ناقدانہ سوچ کو پروان چڑھایا جا سکے۔

۳۔ مذاکرات کے ذریعے تنازعات کو حل کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔

۴۔ منتخب شرکا کو اس قابل بنانا کہ وہ اپنے دائرہ اثر میں دیگر معلّمین اور منتظمین کو یہی تربیت دے سکیں۔

غور کیجیے کہ اس چار نکاتی تربیتی ایجنڈے کی آڑ میں کیا کیا گل کھلائے جا رہے ہیں۔ سب سے پہلے نکتے کا ہی اگر گہرائی میں جا کر تجزیہ کیا جائے تو بات سمجھ میں آ جاتی ہے کہ نصاب میں جدّت لانے کے نام پر دراصل باطل اور طاغوت کو برداشت کرنے کا درس دیا جا رہا ہے۔ مدارس کے نصاب میں انگریزی اور سائنس وغیرہ کی شمولیت کا مطالبہ تو کوئی نئی چیز نہیں لیکن برداشت، حقوق انسانی اور تنازعات کے مذاکرات کے ذریعے حل جیسی میٹھی گولیاں دراصل وہ زہر ہے جس کے ذریعے وابستگانِ مدارسِ دینیہ کے دلوں میں کفر اور باطل کی مختلف شکلوں کے بارے میں نرم گوشہ پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جو لوگ موجودہ دجالی تہذیب کی علمی و نظریاتی بنیادوں سے واقف ہیں وہ یقیناً یہ جانتے ہیں کہ مغرب کے وضع کردہ یہ تصورات بنیادی اسلامی عقائد سے صریحاً متصادم ہیں۔ دراصل ان تصورات کی بنیاد وحی سے انکار اور انسان کے الٰہ ہونے کے عقیدے پر رکھی گئی ہے۔ (جو حضرات وخواتین اس موضوع کے بارے میں مطالعہ کرنا چاہیں، ان کے لیے الغزالی پبلی کیشنز، کراچی کی شائع کردہ **سرمایہ دارانہ نظام، ایک تنقیدی جائزہ**، مرتب: مولانا حافظ محمد احمد کا مطالعہ مفید رہے گا۔) جہاں تک جدید طریقہ ہائے تدریس اور ان کی افادیت کا تعلّق ہے تو اگرچہ یہ موضوع ایک مکمل کتاب کا متقاضی ہے۔ لیکن اس ضمن میں ایک سرسری سا موازنہ یوں بھی کیا جا سکتا ہے کہ کیا یہ تمام جدید طریقہ ہائے تدریس اور ان پر مشتمل پورا تعلیمی نظام آج تک ایک بھی امام ابوحنیفہ، امام بخاری، امام ابن تیمیہ، امام غزالی رحمہم اللہ اور عصر حاضر کے مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کے پائے کا کوئی فرد پیش کر سکے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر کس کام کی یہ جدت اور یہ ٹیکنالوجی؟

علمی بددیانتی میں تو ویسے بھی مغرب اور اس کے پیروکاروں کا کوئی ثانی نہیں لیکن یہ اخلاقی دیوالیہ پن کی بھی نچلی ترین سطح پر فائز پائے جاتے ہیں۔ اپنے مذموم مقاصد کے لیے ہر قسم کی دھوکہ دہی، اور اخلاقی اصولوں کو پامال کرنا ان کا شیوہ ہے۔ اس کی ایک واضح مثال 'آئی سی آر ڈی' کے زیر انتظام کراچی' سائٹ میں واقع بنوریہ ریسٹورنٹ میں منعقد ہونے والا ایک دس روزہ کورس ہے۔ اس کورس کے بارے میں یہ تاثر دیا گیا کہ یہ جامعہ کراچی کے تحت منعقد ہو رہا ہے اور اس کی تکمیل پر جامعہ کراچی کی جانب سے سند جاری کی جائے گی۔ لیکن حقیقت یہ تھی 'آئی سی آر ڈی' نے اس مقصد کے لیے جامعہ کراچی کے شعبہ آرٹس کے ڈین ڈاکٹر اسلم میمن اور شعبہ علومِ اسلامیہ کے سابق ڈین ڈاکٹر عبدالرشید کو کرائے کے ایجنٹوں کے طور پر استعمال کیا۔ ان دونوں نے اپنی مناسب قیمت وصول کر کے علما کو دھوکہ دینے کے لیے جامعہ کراچی کا نام اور نشان (Logo) استعمال کیا۔ ڈھٹائی کی حد یہ تھی کہ کورس کی سند پر واضح الفاظ میں لکھا گیا تھا کہ یہ کورس جامعہ کراچی میں منعقد ہوا ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ کورس بنوریہ ریسٹورنٹ میں منعقد کیا گیا۔ پھر اس سند پر جامعہ کراچی کا نام اور نشان درج ہے، حالانکہ جامعہ کراچی کے

رجسٹرار سمیت تمام متعلقہ شعبے اس قسم کی کسی سرگرمی سے لاعلم ہیں۔ اگر یہ کورس واقعتاً جامعہ کراچی کے زیرِانتظام ہوتا اور سند بھی جامعہ کے بااختیار فرد یا شعبہ کی جانب سے جاری ہوتی تو بھی اس میں شریک علما کو سرخاب کے کوئی پر نہ لگتے۔ کیونکہ اللہ نے ان کو انبیا کی وراثت کی جس مسند پر فائز کیا ہے اس کے رتبہ میں دنیا کی ساری جامعات اور ان کی ساری ڈگریاں مل کر بھی رتی برابر اضافہ نہیں کرسکتیں۔ کاش اس کورس میں شریک علمائے کرام نے ہی اپنے مقام و مرتبے کا خیال رکھا ہوتا۔ لیکن واقفانِ حال کا کہنا ہے کہ معاملہ صرف جعلی سند کا نہیں بلکہ مذکورہ کورس کے دوران شریک علما کو روشن خیالی اور لبرل ازم کا جام پلانے کی بھی کوشش کی گئی، وہ اس طرح کہ کورس میں شریک خواتین معلّمات کو بھی مخلوط کمرہ جماعت میں لیکچر دیے گئے اور مردوں والے ہال میں ہی بٹھا کر مردخُدّام کے ذریعے چائے پیش کی گئی۔ اس پر مستزاد یہ کہ ڈاکٹر عبدالرشید اپنے کیمرے سے خواتین معلمات کی بھی تصویریں کھینچتا رہا۔ اناللّٰہ وانا الیہ راجعون۔ یہی وجہ تھی کہ عبدالرشید نے اپنے آقاؤں کو رپورٹ دی کہ میں نے دینی اداروں کے مدرسین کو کم ازکم اتنا لبرل کر دیا ہے کہ وہ مخلوط کورس میں شرکت پر آمادہ ہوگئے ہیں۔

مذکورہ کورس 'آئی سی آر ڈی' کی کارروائیوں کا صرف ایک نمونہ ہے۔ جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے وہ سینکڑوں مدارس کے ہزاروں شرکا کو اس طرح کے کورس کرواچکے ہیں۔ ان کورسز کے علاوہ ان کا دوسرا ہتھیار انتہائی منتخب لوگوں کو امریکا یاترا بھی کرانا ہے۔ جبکہ ۲۰۱۰ء میں اتحادِ تنظیماتِ مدارسِ دینیہ کے کچھ علما حضرات کو روشن خیالی، اعتدال پسندی اور جدیدیت کے اسباق پڑھانے کے لیے مصر اور ترکی کی سیر بھی کروائی گئی۔ اور انہیں احساس دلایا گیا کہ وہاں کے مدارس اور ان کے ذمہ دار حلقوں کے اپنی حکومتوں کے ساتھ بہت اچھے تعلقات ہیں اور دونوں فریق یعنی حکومت اور مدارس مل کر دینی تعلیم کی ذمہ داری کو نہایت احسن طور پر نبھا رہے ہیں۔ لیکن پاکستان کے اہلِ علم جانتے ہیں کہ مصر اور ترکی کی بے دین اور بدترین جابر حکومتوں کے زیرِسایہ جو دینی علوم فروغ پا رہے ہیں ان کی پیداوار سابق شیخ الازہر سید طنطاوی جیسے لوگ ہیں۔ جو سرِعام عفت مآب بچیوں کا حجاب اتروا دیتے ہیں۔ ان اداروں کی یہ سرگرمیاں کس حد تک موثر ثابت ہوئی ہیں اس کے بارے میں تو یقین کے ساتھ کچھ کہنا مشکل ہے لیکن خوش آئند بات یہ ہے کہ اب تک دینی حلقوں کے جو لوگ بھی ان لوگوں کے ساتھ ملوث ہوئے ہیں، ان کو عام طور پر کالی بھیڑوں کے طور پر جلد شناخت کرلیا جاتا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ادارے کی ویب سائٹ پر جہاں ان کورسز کے شرکا کے تاثرات بیان کیے جاتے ہیں، وہاں ان میں سے کسی کی بھی شناخت ظاہر نہیں کی جاتی۔ لیکن یہی بات خطرے کی گھنٹی بھی بجاتی ہے کہ خدانخواستہ یہ لوگ خاموشی سے امتِ مسلمہ کے اس مضبوط قلعے میں بھی کوئی شگاف نہ ڈال دیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مدارسِ دینیہ کے ذمہ دار حلقے اس خطرے کا بروقت ادراک کریں اور اس کے تدارک کے لیے منظّم اور متفقہ حکمتِ عملی اختیار کریں۔

مدارسِ دینیہ کے خلاف جاری سازشوں کے مکروہ کھیل میں ایک اہم موڑ اکتوبر ۲۰۱۰ء میں اتحادِ تنظیماتِ مدارسِ دینیہ اور وزارتِ داخلہ کے درمیان ہونے والا معاہدہ تھا۔ یہ معاہدہ یوں تو ویسے بھی عملی شکل اختیار کرنے سے قبل ہی اپنی موت آپ مرتا نظر آرہا ہے۔ لیکن 'آئی سی آر ڈی' نے اس معاہدے کے دستخط ہونے پر بھی خاصی خوشی کا اظہار کیا اور اپنے زیرِانتظام مصر اور ترکی کے دوروں کو اس معاہدے کا اہم محرک قرار دیا۔

یہاں پر ہم کچھ پس پردہ کرداروں کا تعارف کروادینا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ ان میں سرِفہرست اظہر حسین ہے، جو کہ 'آئی سی آر ڈی' کا نائب صدر اور 'پاکستان مدرسہ پراجیکٹ' کا بانی اور سربراہ ہے۔ اظہر حسین خاندانی طور پر شیعہ ہے اور اسلام آباد میں واقع 'انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز' کے ساتھ بھی وابستہ رہا ہے۔ اظہر حسین بیک وقت 'آئی سی آر ڈی' اور 'سرچ فار کامن گراؤنڈ' کے ساتھ منسلک ہے۔ اگر یہ کہا جائے تو صحیح ہوگا کہ ٹھگوں کے اس گروہ کا پاکستان میں سرغنہ اظہر حسین ہی ہے۔ اس نے اپنی عمر کا بیشتر حصّہ امریکا میں ہی گزارا ہے لیکن پاکستان میں وارداتوں کا بھی اس کو خاصا تجربہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دینی طبقات کے فکری اغوا کی تمام سازشوں میں مرکزی کردار اسی کا نظر آتا ہے۔ اگلی سطور میں ہم اس کی کچھ اور کارروائیوں کا تذکرہ کریں گے۔

'انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز' سے ہی فارغ التحصیل ایک اور شیعہ راشد بخاری بھی اس گروہ کا ایک اہم رکن ہے۔ راشد بخاری 'سرچ فار کامن گراؤنڈ نیوز سروس' کے ادارتی بورڈ کا رکن اور 'مسلم ویسٹرن انڈرسٹینڈنگ' نامی پروگرام کا مشیر ہے۔ آئی پی ایس سے اپنے سابقہ تعلّق کی بنیاد پر ان دونوں نے مذہبی حلقوں میں خاصے تعلقات بنا رکھے ہیں۔

'آئی سی آر ڈی' کے مقامی شراکت کاروں میں سب سے نمایاں نام قاضی عبدالقدیر خاموش کا ہے۔ عبدالقدیر خاموش جمعیت علمائے اہلِ حدیث کے صدر ہونے کا دعویدار ہے اور علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید کے ساتھ اپنے زمانی طالب علمی کے برائے نام تعلّق کو استعمال کر کے پاکستان کے اہلِ حدیث طبقات میں اثر و رسوخ حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کی سرگرمیوں اور وضع قطع سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بنیادی طور پر ایک بہروپیا ہے۔ جو مغربی غیر سرکاری تنظیموں (این جی اوز) اور پاکستانی مذہبی حلقوں، غرض یہ کہ ہر طرح کے لوگوں کو بے وقوف بنا کر اپنا مفاد حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس نے 'مسلم کرسچین فیڈریشن انٹرنیشنل' (MCFI) کے نام سے بھی ایک تنظیم بنا رکھی ہے، جس کا بنیادی مقصد وہ مکالمہ بین المذاہب کا فروغ بتاتا ہے۔ یہ شخص اگرچہ اپنے عالمِ دین ہونے کا تاثر دیتا ہے لیکن اس حوالے سے اس کا کل اثاثہ اس کے اپنے دعوے کے مطابق علما اکیڈمی لاہور اور جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ سے حاصل کردہ ایم اے اسلامیات اور عربی کی ڈگری ہے۔ (اس دعوے کی حقیقت بھی محتاجِ تصدیق ہے) اس پورے گروہ میں اس شخص کا کردار سب سے خطرناک ہے۔ کیونکہ یہ اپنے مذہبی تاثر کو استعمال کرتے ہوئے بآسانی مدارسِ دینیہ تک رسائی رکھتا ہے، 'آئی سی آر ڈی' اور اس کے کارندوں کو اِن مدارس میں متعارف کرواتا ہے اور ان کی مذموم سرگرمیوں کے لیے راہ ہموار کرتا ہے۔ اس کے اسی کردار کے صِلے میں 'آئی سی آر ڈی' اسے کئی مرتبہ امریکہ یاترا کرا چکا ہے۔ ایک مرتبہ تو اسے امریکی کانگریس کے سالانہ ناشتے میں بھی حقِ خدمت وصول کرنے کے لیے بلایا گیا۔

اسی میدان کے ایک اور شاہسوار جامعہ بنوریہ العالمیہ کے مہتمم مفتی نعیم صاحب

بھی ہیں۔ یہ صاحب امریکی اہل کاروں اور اداروں سے اپنے تعلقات اور جامعہ بنوریہ کو جدیدیت کا علمبردار بنانے کے سبب دینی حلقوں میں خاصے متنازعہ ہو چکے ہیں۔ 'آئی سی آر ڈی' سے بھی ان کا تعاون ۲۰۰۶ء سے جاری ہے۔ مفتی صاحب کی کارکردگی کی تعریف اس ادارے نے بھی اپنی ویب سائٹ پر کی ہے۔ بلکہ امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے تو جولائی ۲۰۱۰ء میں اپنی ایک رپورٹ میں جامعہ بنوریہ اور مفتی صاحب کو مجاہدین کے خلاف ایک توانا آواز کے طور پر پیش کیا ہے۔

جامعہ کراچی کے پروفیسر عبدالرشید اور ڈاکٹر اسلم میمن (جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔) کے علاوہ ایف سی کالج لاہور کے پروفیسر حافظ عبدالغنی اور سلیم قیصر عباس بھی 'آئی سی آرڈی' اور 'سرچ فار کامن گراؤنڈ' کی ورک شاپس میں اکثر بطور مدرس موجود ہوتے ہیں۔ پروفیسر حافظ عبدالغنی نے ایک مشہور امریکی مستشرق سے مختلف نظریات کی تربیت لی ہے اور انہی نظریات کا پرچار عام طور پر وہ ان ورک شاپس اور کانفرنسوں میں کرتا ہے۔

مدارس دینیہ کے بعد طاغوت کے ہرکاروں نے جرائد دینیہ اور دینی صحافت سے تعلّق رکھنے والے اصحاب کو دوسرا بڑا ہدف منتخب کیا ہے۔ یوں تو اس ہدف پر بھی طویل عرصے سے کام جاری ہے۔لیکن ۲۰۰۹ء سے 'الائنس آف سول لائزیشن' اور 'سرچ فار کامن گراؤنڈ' اس میدان میں خاصے سرگرم عمل ہیں اور اس مقصد کے لیے اکتوبر ۲۰۰۹ء اور جنوری ۲۰۱۰ء میں بالترتیب پرل کانٹی نینٹل ہوٹل، بھوربن اور کھٹمنڈو نیپال میں دو، سہ روزہ ورک شاپس کا انعقاد کر چکے ہیں۔ ان ورک شاپس میں تقریباً چھوٹے بڑے بیشتر دینی جرائد کے مدیران کو مدعو کیا گیا تھا۔ جن میں سے اکثر لوگ ان میں شریک بھی ہوئے۔ ان ورک شاپس کی تفصیلی رودادیں مارچ ۲۰۱۰ء کے **محدث** اور اپریل اور مئی ۲۰۱۰ء کے **الشریعہ** میں چھپ چکی ہیں۔ اگر چہ یہ دونوں رودادیں خاصے مختلف نقطہ نظر سے لکھی گئی ہیں۔لیکن عبرت کی نگاہ سے پڑھنے والوں کے لیے ان میں بہت سے اسباق ہیں۔

"Writing for Mainstream Media: Pakistani Religious Writers Workshop I & II" کے عنوان سے منعقد ہونے والی ان ورک شاپس کا جو مقصد شرکا سے بیان کیا گیا وہ تھا: ''دینی صحافت کے مسائل کا ادراک، درکار صلاحیتوں کا فروغ، دینی صحافت کی ضروریات کی تکمیل اور خصوصی مہارتوں کا فروغ'' لیکن مدیر **محدث** حافظ حسن مدنی صاحب کے مطابق:

> ''پروگرام میں بیان کردہ موضوعات کے بین السطور میں پیشہ وارانہ صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ زاویۂ فکر کی تبدیلی، مغرب بالخصوص امریکہ کے بارے میں نرم گوشہ پیدا کرنے کی کوشش، اشارہ کنایہ سے ان کا مؤقف بیان کرنا اور مغرب میں ہونے والی تحقیقات کو سامعین کے ذہن میں انڈیلنا وغیرہ تھا۔''

مدیر **الشریعہ** نے بھی اپنی روداد میں کچھ ایسے ہی تاثرات بیان کیے ہیں۔

> ''مذکورہ ورک شاپس کے شرکا کا عمومی تاثر یہ تھا کہ منتظمین کے کچھ خفیہ مقاصد بھی ہیں، جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دینی صحافت سے وابستہ لوگوں میں امریکہ اور مغرب کے بارے میں نرم گوشہ پیدا کیا جائے۔''

الشریعہ کے مدیر عمار خان ناصر کا اس بارے میں ذاتی تجزیہ یہ ہے کہ مغرب اور بین الاقوامی اداروں کی جانب سے اس طرح کے پروگراموں کی مالی سرپرستی کی حد تک تو ایسے خفیہ مقاصد ایک محرک ہو سکتے ہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ موصوف مسلمان معاشروں سے تعلّق رکھنے والے ایسے اصحاب جو مغرب میں جا بسے ہیں ان کی اپنی اقوام کے لیے دردمندی کو بھی ایک دوسرا محرک سمجھتے ہیں۔ شاید عمار خان کی مراد اظہر حسین جیسے لوگ ہیں کیونکہ ان دونوں ورک شاپس کے روحِ رواں اظہر حسین اور راشد بخاری ہی تھے۔ مدیرِ **الشریعہ** کی تحریر سے محسوس یوں ہوتا ہے کہ اظہر حسین نے انہیں شیشے میں اتار لیا ہے کیونکہ اپنی رودادِ سفر میں وہ اس سے خاصے مرعوب نظر آتے ہیں۔ اگر چہ جاوید غامدی کے ''فیضانِ نظر'' نے پہلے ہی عمار خان صاحب کو چار چاند لگا رکھے ہیں۔ لیکن اظہر حسین جیسوں کی صحبت مزید ''نکھار'' پیدا کرے گی۔

ویسے تو جس شخص نے ایمان اور عقل کے ساتھ اللہ کی آخری کتاب اور نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کا مطالعہ کیا ہو، اس کو یہ بات سمجھنے کے لیے کسی دلیل کی ضرورت نہیں کہ اس طرح کی ورک شاپس اور سیر سپاٹوں کے مقاصد اسلام اور اہلِ ایمان کی خیر خواہی پر مبنی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اللہ کی کتاب دوٹوک اعلان کرتی ہے:

إِنَّ الْكَافِرِيْنَ كَانُواْ لَكُمْ عَدُوّاً مُّبِيْناً (النساء: ۱۰۱)

''یقیناً کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں۔''

اور پھر فرمایا:

لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ آمَنُواْ الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ أَشْرَكُواْ (المائدہ: ۸۲)

''یقیناً آپ ایمان والوں کا سب سے زیادہ دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پائیں گے۔''

اللہ علیم وخبیر نے یہ بھی واضح کر دیا کہ کفار مسلمانوں سے کیا چاہتے ہیں۔

وَدُّواْ لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُواْ فَتَكُوْنُوْنَ سَوَاءً (النسا۔ ۸۹)

''ان کی تو چاہت ہے کہ جس طرح وہ کافر ہیں تم بھی ان کی طرح کفر کرنے لگو اور پھر سب یکساں ہو جاؤ۔''

ایک اور جگہ فرمایا:

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصَارٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ (البقرہ۔ ۱۲۰)

''آپ سے یہود و نصاریٰ ہرگز راضی نہیں ہوں گے جب تک آپ ان کے مذہب کے تابع نہ ہو جائیں''۔

وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ (القلم: ۹)

''کفار چاہتے ہیں کہ اگر تم نرم ہو جاؤ تو وہ بھی نرم ہو جائیں۔''

(بقیہ صفحہ ۴۵ پر)

ڈیوس کی رہائی!!! نظامِ پاکستان کی اصلیت بے نقاب ہوگئی

سلسبیل مجاہد

۱۶ مارچ ۲۰۱۱ کو ریمنڈ ڈیوس پاکستان کی ''آزاد عدلیہ'' کے فیصلے کے مطابق دیت کا معاملہ طے پا جانے کے بعد رہا کردیا گیا۔ اس سلسلے میں عدلیہ، حکومت اور ایجنسیوں نے جس طرح پھرتی کا مظاہرہ کیا ہے وہ از خود ایک معمہ بن چکا ہے۔ ۱۶ مارچ کی صبح مجرم پر فرد جرم عائد کی گئی عدالتی کارروائی کے دوران مجرم نے اپنے خلاف فرد جرم سے انکار کیا عدالت آئندہ سماعت تک کے لیے برخواست کردی گئی۔ ادھر صبح ملزم پر فرد جرم عاید کی گئی دوپہر کو رہا ہو کر ملک سے باہر بھی چلا گیا۔ صبح تک وہ اعتراف جرم بلکہ صحت جرم سے بھی انکاری تھا پھر چند ہی گھنٹوں میں دیت کا معاملہ طے ہو گیا اس کی دستاویزات بھی تیار ہوگئی فریقین ایک دوسرے کے ساتھ ہر معاملہ میں راضی ہو گئے۔ عدالت برخواست ہونے کے چند گھنٹوں بعد ایک بار پھر لگائی گئی مفاہمت کی دستاویزات پیش کی گئی، فوری طور پر مجرم کی رہائی کا حکم جاری کیا گیا اس حال میں کہ ایک خصوصی طیارہ اسلام آباد ایئرپورٹ سے لاہور لایا گیا جس کو سرکاری پروٹوکول حاصل تھا یعنی مجرم کو بھگانے کا سرکاری انتظام موجود تھا اور آناً فاناً امریکی قاتل سرکاری سرپرستی میں فرار کروادیا گیا۔

عدالتی سرعت کا حیرت انگیز مظاہرہ:

دیت کے معاملے میں ماضی میں کبھی عدالتی نظام کی اتنی سرعت سامنے نہیں آئی سپریم کورٹ میں بھی دیت کے مقدمات مہینوں لیتے ہیں فریقین کا راضی ہونا دیت کی شرط اولین ہے، جس میں کسی بھی قسم کے دباؤ کا شامل ہونا دیت کی صحت کو مجروح کرتا ہے۔ تاہم ریمنڈ ڈیوس کے کیس میں عدالت نے اپنے اوپر لگا یہ داغ بھی دھو دیا کہ انصاف ملنے میں ایک عمر صرف ہو جاتی ہے کم از کم امریکی آقاؤں کو تو پاکستانی عدالتوں سے تیز رفتار من پسند انصاف مل جاتا ہے۔ سب سے اہم ترین نکتہ ہی یہ ہے کہ لاہور ہائی کورٹ نے ڈیوس کا نام ای سی ایل میں شامل کروایا جبکہ ایک ماتحت عدالت نے اُسے بری کیا اور اُسی عدالت کے فیصلے کو بنیاد بناتے ہوئے اُسے ملک سے جانے دیا گیا۔ کہاں گیا ہائی کورٹ کا ای سی ایل میں ریمنڈ کا نام شامل کرنے کا فیصلہ؟؟ کس وقت یہ فیصلہ واپس لیا گیا؟ اور اگر نہیں تو کس طرح قانون اور عدالت موم کی ناک ثابت ہوگی؟

ریمنڈ کیس میں ''آزاد عدلیہ'' کی مٹی پلید!:

ریمنڈ ڈیوس کے معاملے میں آئینی وقانونی جدوجہد کا راگ الاپنے والوں کو ایک بار عدالتی فیصلے کی سلامی دے کر پاکستانی عدلیہ کے بت کو پوجنے والوں کے لیے واضح پیغام ہے کہ پاکستان میں کوئی شعبۂ زندگی امریکی غلامی کے اثرات سے خالی نہیں ہے۔ پاکستانی تاریخ نے ہمیشہ یہی منظر دکھایا ہے کہ کبھی کوئی فیصلہ وقت کے حاکموں اور ان کے خلاف نہ آسکا اور نہ ہی نافذ العمل ہو سکا ہے۔ قانونی اور آئینی جدوجہد کے پیامبر اب کیا کہیں گے؟؟؟ کیا کوئی آئین، کوئی قانون، کوئی ضابطہ منہ زور اور سرکش نظام کے برخلاف کوئی فیصلہ کرسکتا ہے؟؟؟ حقیقت تو یہ ہے کہ اس قانون میں یہ دم خم ہی نہیں کہ یہ مظلوم کی داد رسی کرے اور اس کا حق دلوائے۔ یہ کفر کی چاکری کرنے والوں کو تحفظ دینے والا قانون ہے۔

ریمنڈ ڈیوس کیس میں جس طرح ''آزاد عدلیہ'' کی مٹی بری طرح پلید کی گئی ہے۔ ۱۶ مارچ کو ''آزاد عدلیہ'' کے گن گانے والوں کے منہ پر تھپڑ رسید کیا گیا کہ جس عدلیہ کو ۱۶ مارچ ۲۰۰۹ء کو ''آزاد'' کرایا گیا ۱۶ مارچ ۲۰۱۱ء کو اُس کی وقعت اور حیثیت کھلی آنکھوں سے دیکھ لی گئی۔ اصل میں تو یہ محض ''انگوٹھا چھاپ'' عدلیہ ہی ہے۔ پاکستانی فوج اور آئی ایس آئی جب حکم سنا دیں گے تو اس عدلیہ کا کام محض اُس حکم پر مہر تصدیق ثبت کرنا ہی ہے۔ نظام کفر کے نفاذ اور اس کے لیے کام کرنے والی عدلیہ کی حیثیت یہی ہوتی ہے کہ جس کی لاٹھی اس کی عدالت۔ مکڑی کے جالے جیسے کفریہ قوانین کی بالادستی ہمیشہ غریب و کمزور کو اپنے جال میں پھانس لیتی ہے اور طاقتور اس جالے کو توڑ کر دندناتے پھرتے ہیں۔

اور ''مسٹر سوموٹو'' سوتا رہا:

کسی علاقے سے خبر آئے کہ 'مینڈکی کوز کام ہو گیا ہے' تو افتخار چوہدری اس پر فوراً سوموٹو ایکشن لیتا ہے۔ لیکن ایسے اہم معاملے پر 'اعلیٰ عدلیہ' نے شروع دن سے آنکھیں موندے رکھیں۔ اور اس کیس کی سماعت کے لیے ایڈیشنل سیشن جج کی عدالت کا انتخاب ہوا۔ یعنی ایک طرف تو اس شور وغوغا میں کان پڑی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی کہ 'یہ پاکستان کی سلامتی کا مسئلہ ہے، یہ پاکستانی کی خودمختاری کا معاملہ ہے، یہ پاکستان کی داخلی سلامتی اور آزادی کا مسئلہ ہے' جب کہ دوسری جانب اس کیس کی سماعت پورے سیشن جج سے بھی نہیں بلکہ 'ایڈیشنل' سیشن جج سے کروائی گئی۔ لیکن فوج کی طرح عدلیہ بھی ایک مقدس گائے ہے جس کے خلاف بولنا ریمنڈ ڈیوس جیسوں کے جرائم سے بھی بڑا جرم ٹھہرا۔ قومیتوں کے ان بتوں کا بوجھ کب تک اٹھائے پھریں؟ بقول اکبرالہ آبادی

> کپتان اپنی موج میں ہے ، ہم ہیں ڈوبتے
> واللہ قوم پر ہے یہ قومی جہاز بوجھ

مجاهدین کا موقف هی سچ ثابت هوا:

ہم نوائے افغان جہاد ماہ مارچ ۲۰۱۱ء کی سطور میں یہ بات واضح کرچکے تھے کہ ''یہ لکھ رکھیے کہ ریمنڈ، مزے سے امریکی طیارے میں روانہ ہو جائے گا''......اور ایسا ہی ہوا۔ ہم نے یہ بھی واضح کردیا تھا کہ ''حکومت کی کوشش ہے کہ غیر مشروط رہائی عمل میں آئے اور آئی ایس آئی اپنی قیمت بڑھانے اور مناسب دام طے کیے جانے کا انتظار کررہی ہے''۔ اس کے بعد کے تمام مناظر بھی مجاہدین کے ترجمان نوائے افغان میں قلم بند کردیے گئے تھے کیونکہ

یہ کوئی انہونی تھی نہ غیر یقینی، یہ تو کھلی آنکھوں سے نظر آنے والی ایسی حقیقت تھی جس کے لیے صرف بصارت کی ضرورت ہے۔

آئی ایس آئی نے 'حق نمک' ادا کر دیا:

جب عقلوں پر اللہ تعالیٰ کی مار پڑے تو پھر دامن میں رسوائیوں اور ذلتوں کے سوا کچھ بھی نہیں آتا۔ یہی معاملہ آئی ایس آئی اور پاکستانی فوج کے ساتھ ہوا۔ آئی ایس آئی نے اپنے تئیں 'قیمت بڑھاؤ مہم' کے سلسلے میں بھرپور کوشش کی کہ موجودہ صلیبی جنگ میں اپنی اہمیّت و وقعت کو منوانے اور ''give more'' کی حکمت عملی اپنانے کے لیے ڈیوس کے کیس کو میڈیا میں خوب اچھالا۔ لیکن آخری وقت میں اپنے آقاؤں کی نافرمانی کے احساس سے سب کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے اور عجلت میں ایسے عجیب و غریب اور مضحکہ خیز انداز سے آقاؤں کے احکامات کے آگے سرِ تسلیم خم کیا کہ شرمندگی اور خجالت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا۔ ڈیوس کیس کی آخری ساعت کے دوران اچانک آئی ایس آئی کا مشہورِ زمانہ وکیل راجہ ارشاد کیانی مقتولین کے ورثا کے تمام معاملات اپنے ہاتھ میں لیتا ہے (جبکہ اس سے قبل اس کیس میں راجہ ارشاد کا کوئی عمل دخل تھا ہی نہیں، یاد رہے یہ وہی راجہ ارشاد ہے جس نے اڈیالہ جیل سے لاپتہ ہونے والے گیارہ قیدیوں کے کیس میں آئی ایس آئی کی نمائندگی کی تھی) اور 'فٹافٹ' مقتولین کے ورثا کی طرف سے دیت کے حصول اور ریمنڈ کی معافی کا ڈرامہ رچا کر ریمنڈ کو 'باعزت بری' کروالیا جاتا ہے۔ بقول الطاف حسین حالی

> پر اس قومِ غافل کی غفلت وہی ہے
> تنزّل پہ اپنے قناعت وہی ہے
> ملے خاک میں پر رعونت وہی ہے
> ہوئی صبح اور خوابِ راحت وہی ہے
> نہ افسوس انہیں اپنی ذلّت پہ ہے کچھ
> نہ رشک اور قوموں کی عزّت پہ ہے کچھ

رقم کس نے ادا کی؟

اس معاملے میں ایک نہایت قابلِ توجہ پہلو یہ بھی ہے کہ امریکی کبھی بھی اپنے غلاموں کی 'فیس سیونگ مہم' میں اُن سے ذرہ برابر تعاون نہیں کرتے۔ اور ایسا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے کہ جب وہ اِن غلاموں کو ان کی اوقات یاد دلانا بھولے ہوں۔ ایک طرف ریمنڈ رہا ہوا اور دوسری جانب ہیلری کلنٹن نے چیختا چنگھاڑتا بیان داغ دیا کہ 'امریکہ نے دیت کی رقم ادا نہیں کی، پاکستان نے رقم ادا کی لہٰذا دیت کی رقم کا اُسی سے پوچھا جائے'۔ گویا غلاموں سے خدمت بھی پوری پوری لی اور اُن کے سروں پر سو جوتے الگ رسید کیے بطور بونس! خود دیت کی رقم کا معاملہ بھی ابھی تک واضح نہیں ہو سکا ہے کہ نام نہاد رقم جس کا تذکرہ کر کے اس کیس کو جیسے تیسے نمٹا دیا گیا ہے، کو ادا بھی کیا گیا ہے یا نہیں؟ اور یہ رقم حکومتِ پاکستان نے ادا کی ہے نہ کہ امریکہ نے؟ اطلاعات کے مطابق مقتولین کے گھر والوں کو ۱۷ گاڑیوں میں گھروں سے اٹھا لیا گیا تھا اور اس بات کی تصدیق اس سے بھی ہوتی ہے کہ ان کے وکیلوں نے بھی الزام لگایا ہے کہ ان کو بھی حبس بے جا میں رکھا گیا ہے ان کو اپنے موکلوں سے ملاقات کی اجازت نہ دی گئی اور وقت سے پہلے ہی طے شدہ منصوبے کے مطابق کارروائی نمٹا لی گئی۔

عباد الرحمن کا خون نا حق...... کوئی پرسان حال نہیں!:

اس قتل کی واردات کے تیسرے مقتول عباد الرحمٰن کا کیا بنا؟ اس کی مظلومیت پر نہ کسی طرف سے آواز اٹھی نہ ہی کسی نے ماتم کیا۔ دیت کی رقم میں بھی اس کا کوئی تذکرہ نہیں، ذکر بھی ان ہی دو افراد کا ہوا جن کو آئی ایس آئی کی سرگرمیوں کی بھینٹ چڑھایا گیا تھا۔

ریمنڈ اور القاعدہ و طالبان روابط کا شوشہ:

آخر میں اُن ''عقل مندوں'' کی ''خبر گیری'' ضرور کرنا چاہیں گے کہ جو مجاہدین کے خلاف آئی ایس آئی کے پروپیگنڈے میں آ کر راگ الاپتے رہے کہ 'ریمنڈ کے القاعدہ اور تحریک طالبان پاکستان سے روابط کے ثبوت مل گئے'۔ اب کوئی اُن سے پوچھے کہ ریمنڈ کی رہائی کے لیے 'دیت' کی رقم کا بندوبست کرے پاکستان...... اُسے ای سی ایل میں نام شامل ہونے کے باوجود ملک سے فرار کروائے پاکستانی فوج اور آئی ایس آئی...... اُس پر جاسوسی کے مقدمے اور 'ناجائز اسلحے' کے مقدمے سے آنکھیں چرائے پاکستان کی عدلیہ...... اُس لاڈلے کے چونچلے برداشت کرے حکومتِ پاکستان...... اُسے رہا کروانے کے لیے پھرتیاں دکھائے آئی ایس آئی...... اُس کی رہائی کے چند گھنٹوں میں ہی پاکستان سے وی وی آئی پی پروٹوکول کے ساتھ روانگی کے تمام انتظامات ہوں نظامِ پاکستان کی ناک کے نیچے...... امریکی آقاؤں کی خوشنودی کے لیے تمام تر حدیں پار کرے پاکستانی فوج اور اُس کے خفیہ ادارے...... اور پھر الزام مجاہدین پر کہ اُن کے روابط رہے ریمنڈ سے!!! قرآن مجید میں کیسا سچ کہا گیا کہ فماذا بعدالحق الاالضلال............

اے عامۃ المسلمین! عمل کی راہیں منتظر ہیں:

عامۃ المسلمین سے ان ہی سطور کے ذریعے بارہا مخاطب ہو کر ان کے مخلص مجاہد بھائیوں کا یہ پیغام پہنچایا جاتا رہا ہے کہ آخر کب تک سڑکوں، گلیوں اور بازاروں میں لاحاصل مظاہروں کے ذریعے اپنے جوش اور قیمتی جذبات کو ضائع کرتے رہیں گے۔ سیاسی دکانداری کے لیے تو یہ بہت کارگر حربہ ہے لیکن اگر یوم آخرت بھی یہ کوشش باعثِ نجات بن جائے تو اصل کامیابی ہے۔ اپنے جذبات کو مجاہدین کے جذبات سے ہم آہنگ کرنے کا وقت پکار رہا ہے۔ عمل کی راہیں روشن تر ہوتی چلی جا رہی ہیں ریمنڈ جیسے ہزاروں خبیث امتِ مسلمہ کے وجود میں زہر آلود نشتر کی مانند پیوستہ ہیں۔ ان جیسوں سے نمٹنے کے لیے اور صلیبیوں کے مذموم مقاصد کو ناکام بنانے کے لیے مجاہدین کی فی سبیل اللہ جدوجہد کو کامیاب بنانے میں ان کا ساتھ دینا ایمان کا اولین تقاضہ ہے۔

☆☆☆☆☆

شہباز بھٹی کا قتل......کافر کی موت سے بھی لرزتا ہو جس کا دل

مصعب ابراہیم

سلمان تاثیر کے بعد شہباز بھٹی بھی اُسی منزل کا راہی بن گیا، اہل ایمان کے لیے خوش خبری اور طمانیت سے لبریز یہ خبر' اہل کفر و نفاق کی صفوں میں غم و یاس اور اضطراب و شکستہ دلی کی لہر دوڑا گئی۔ سلمان تاثیر کے قتل پر سیاسی مخالفتوں کی بنا پر کہیں دبے الفاظ میں اور کہیں کھلے عام خوشی اور مسرت کا اظہار کیا گیا۔ لیکن شہباز بھٹی کے قتل کے بعد ایسی فضا بنائی گئی گویا ملک و ملت پر سانحۂ عظیم گزر گیا ہو، پاکستان کی عوام کسی ایسے رہبر سے محروم ہوگئی ہو جو مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان ''رواداری اور مساوات'' کی علامت ہو۔ سیکولر اور دین بیزار طبقات سے لے کر دائیں بازو کے چھوٹے بڑے سرخیل تک مذمتی بیانوں کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش میں مصروف نظر آئے۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں کے ایک سرغنے کے غم میں کیسی کیسی ہستیاں دور ونزدیک کی کوڑیاں اٹھا اٹھا کر لاتی رہیں۔ اوباما، پوپ بینی ڈکٹ سے لے کر زرداری و گیلانی تک کفِ افسوس سے ہاتھ ملتے نظر آئے۔ دینی جماعتوں کے قیادت نے بھی مصلحت کوشی کا لبادہ اوڑھنے میں ہی عافیت جانی اور 'مذہبی رواداری' کی ''عظیم الشان مثالیں'' پیش کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔

بصیرتِ ایمانی کو جب حبِّ دنیا اور منصب وجاہ کی دیمک چاٹ جائے تو معاملات یوں ہی نمٹائے جاتے ہیں۔ عام معاشرہ کی جس نہج پر تربیت کی جا چکی ہے، میڈیا نے حق و باطل کو جس طرح خلط ملط کرنے کی بے پناہ سعی کی ہے اور ذہنوں سے دینِ اسلام کی غیرت وحمیت کو جس طرح کھرچ کھرچ کر نکالنے کی کوششیں ہوئی ہیں' یہ اُسی کا نتیجہ ہے کہ بندروں اور خنزیروں کی معنوی اولاد کے متعلّق دلوں میں جذبہ ترحم ابل رہا ہے۔ ایسے ماحول میں ''خس کم جہاں پاک'' کے تصور کو عام کرنے کے لیے بڑا دل گردہ چاہیے۔ حالاں کہ اہل کتاب کے جمہور کی فطرت میں اللہ کے دین سے پائی جانے والی سرکشی اور بغاوت کی نشان دہی کرتے ہوئے اہل ایمان کو بھی ان الفاظ میں نصیحت فرمائی گئی ہے:

وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيراً مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَاناً وَكُفْراً فَلاَ تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ(المائدة:٦٨)

''اور (یہ قرآن) جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے اس سے ان میں سے اکثر کی سرکشی اور کفر اور بڑھے گا۔ تو تم قوم کفار پر افسوس نہ کرو۔''

شہباز بھٹی کے قتل کے عوامل کسی سے ڈھکے چھپے نہیں۔ وہ کھلے بندوں توہینِ رسالت کا عنوان بنا ہوا تھا۔ اہل اسلام کے ساتھ صلیبیوں کا ازلی بغض وحسد اور کینہ وعداوت محتاجِ بیان نہیں۔ اسی بغض وحسد کے سانپ اُس کے سینے پر بھی لوٹ رہے تھے۔ کلیسائے روم سے لے کر وائٹ ہاؤس تک تمام سردارانِ صلیب اُس کے پشتی بان تھے۔ وہ اُنہی کا نمائندۂ خاص تھا اور اہل ایمان کے خلاف اُن کے مشن کو آگے بڑھانے کی تگ و دو میں ہمہ وقت مصروف تھا۔ اسی لیے اُس کے قتل پر ائمۂ صلیب بھُنا اٹھے، پوپ بینی ڈکٹ نے اُس کا نوحہ پڑھا، اُس نے سینٹ پیٹرز اسکوائر میں ہفتہ وار دعائیہ تقریب میں کہا کہ ''شہباز بھٹی کی قربانی تمام افراد کی مذہبی آزادی کے سلسلے میں عزم وحوصلے کو بڑھائے گی''۔ اوباما نے کہا کہ ''وہ اس قتل کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کرتا ہے''۔ کنٹربری کے آرچ بشپ روون ولیمز نے کہا ''شہباز بھٹی شہید ہے اور پاکستان کو شدت پسند بلیک میل کر رہے ہیں''۔ ہیلری کلنٹن، برطانوی وزیر خارجہ ولیم ہیگ، فرانسیسی وزیر برائے خارجہ و یورپی امور الین جوپے، جرمن وزیر خارجہ اور چرچ آف انگلینڈ نے بھی اپنے اہم ترین مہرے سے محرومی کا ماتم کیا۔

پاکستان کا حکمران طبقہ بھلا اس موقع پر کیونکر پیچھے رہ سکتا تھا؟ اپنے کافر آقاؤں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ایک سے بڑھ کر ایک ''سورما'' میدان بیان بازی میں سامنے آیا۔ زرداری نے کہا ''آج بھٹو کا ایک اور بیٹا جمہوریت کی خاطر قربان ہوگیا۔ گیلانی تو شدتِ غم سے اس قدر نڈھال ہوگیا کہ کابینہ اجلاس کے دوران مستعفی ہونے کا عندیہ تک دے دیا، بعدازاں اُس نے شہباز بھٹی کو 'ہلال شجاعت' دینے کی سفارش کی۔ الطاف حسین کو لندن میں بیٹھے کرب کے مارے پیٹ میں مروڑ اٹھ رہے تھے۔ شہباز بھٹی کے لیے اسلام آباد میں ہونے والی دعائیہ تقریب میں گیلانی، شجاعت، فردوس عاشق اعوان اور فاروق ستار سمیت متعدد ''رہنماؤں'' نے شرکت کی۔ اُس آخری رسومات میں پنجاب کا گورنر لطیف کھوسہ اور جہانگیر بدر سمیت پیپلز پارٹی کی قیادت شریک ہوئی۔ سب سے بڑھ کر تو سندھ اسمبلی میں پی پی پی کے ارکان نے کمال کیا اور ۱۴ مارچ کو اسمبلی سے قرارداد منظور کروائی گئی جس کے تحت شہباز بھٹی کو ''شہید'' قرار دیا گیا اور اُسے 'نوبل پرائز' کے لیے نامزد کرنے کی سفارش کی گئی۔ امت مسلمہ کے سروں پر مسلط کفار کے اسی بہی خواہ طبقے سے اقبال مرحوم نے یہ استفسار کیا تھا کہ

؎ کافر کی موت سے بھی لرزتا ہو جس کا دل
کہتا ہے اُسے کون کہ مسلماں کی موت مر

اس موقع پر دین کی تڑپ اپنے دلوں میں محسوس کرنے والے اور اسلام کو اپنا اوڑھنا بچھونا قرار دینے والے، دینی حلقوں کی جانب دیکھ رہے تھے کہ وہ غربت اسلام کے اس زمانے میں اپنا کردار صحیح معنوں میں ادا کریں اور تمام مصلحتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اظہارِ حق کا فریضہ سرانجام دیں۔ لیکن صد افسوس کہ فتنوں کے اس دور میں یہ اصحاب بھی زمانے کی رَو میں بہتے چلے گئے۔ کسی نے کہا 'شہباز بھٹی کا قتل ایک مجرمانہ فعل ہے، اس واقعہ کو مذہب سے جوڑنا غلط ہے''۔ کوئی گویا ہوا ''شہباز کا قتل قابل مذمت اور ملک میں مسلم اور مسیحی بھائیوں کو لڑانے کی امریکی سازش ہے، حکومت ان امریکی قاتلوں کو پکڑے جو ہزاروں کی تعداد میں طالبان کا روپ دھار کر فوج اور عوام کے خلاف کارروائیاں کر رہے ہیں''۔ کہیں سے آواز آئی ''ریمنڈ ڈیوس کیس پر پردہ ڈالنے کے لیے یہ واردات کرائی گئی تا کہ یہ تاثر دیا جاسکے

کہ پاکستان میں اقلیتیں غیر محفوظ ہیں'۔ایک صاحب فرمانے لگے'' شہباز بھٹی کے قاتلوں کو فوری طور پر بے نقاب کیا جانا چاہیے کیونکہ اس وقت امریکی ایجنٹوں کو پاکستان میں تقریباً فری ہینڈ دے دیا گیا ہے''۔

گرجوں میں جا جا کر کرسمس کیک کاٹنے والے، نصاریٰ کو اُن کے تہواروں کی مبارک باد دینے والے، اور اُن کے تہواروں کے مواقع پر'' ہمارے مسیحی بھائیوں'' کے بینر آویزاں کرنے والے اِس موقع پر ایسے رویے کا اظہار نہ کرتے تو باعثِ تعجب ہوتا۔لیکن بہر حال ان تمام سیاسی و مذہبی راہ نماؤں کو فرصت کے لمحات میں اپنی آخرت کو مدنظر رکھتے ہوئے اتنا ضرور سوچنا چاہیے کہ ایک کٹر نصرانی، دین دشمن کافر، یہود و نصاریٰ کے اہم ترین گماشتے اور توہینِ رسالت کے مرتکب کے لیے اپنی سیاسی مصلحتوں کی خاطر دینِ اسلام کے مسلّمہ اصولوں سے انحراف کی اُنہیں روزِ حشر کیا قیمت چکانا پڑے گی۔اللہ رب العزت کے دربار میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اگر اُن کی یہ 'مذہبی ہم آہنگی' پر مبنی پالیسیاں بھی آموجود ہوئیں تو پھر کیا جواب بن پائے گا؟

مجاہدین نے شہباز بھٹی کے قتل کی ذمہ داری قبول بھی کی ہے اور اُس کے جرائم کے متعلّق بھی بڑی وضاحت سے اپنا موقف دہرایا ہے۔مجاہدین ہر لومۃ لائم سے بے پرواہ ہو کر محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشاری کے عالم میں یہی کہتے ہیں کہ

ظالموں پر نہ افسوس کوئی کرے
'کافروں' پر نہ آہیں کوئی بھی بھرے
جن کو مٹی کا پیوند رب نے کیا
جو ہو مومن اُنہیں آج پُرسہ نہ دے!

☆☆☆☆☆

بقیہ: کھانے پینے کے آداب

۷۔ صرف پانی پینے کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی مسنون ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ یَجْعَلْهُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَاO

''سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے اپنی رحمت سے ہمیں میٹھا خوش گوار پانی پلایا اور ہمارے گناہوں کے سبب اس کو کھارا کڑوا نہیں بنایا''۔

۸۔ پانی پی کر اگر دوسروں کو دینا ہے تو پہلے داہنے والے کو دیں اور پھر اسی ترتیب سے دور ختم ہو۔اسی طرح چائے یا شربت بھی پیش کریں۔

۹۔ دودھ پینے کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُO

''اے اللہ! تو اس میں ہمیں برکت دے اور یہ ہم کو اور زیادہ نصیب فرما''۔

۱۰۔ پلانے والے کا آخر میں پینا۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: دینی صحافت اور مدارس دینیہ کے فکری اغوا کی صلیبی کوششیں

بے شک اللہ تعالیٰ نے سچ کہا کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں، دل اندھے ہو جاتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ کفار کے بچھائے ہوئے دامِ فریب میں آنے والوں کو ان سرابوں کی حقیقت سمجھانے کے لیے عقلی دلیلیں دینی پڑتی ہیں۔

مدیر محدث حافظ مدنی صاحب کے تخمینے کے مطابق پرل کانٹی نینٹل بھوربن میں ہونے والے پروگرام میں شرکا کی پرتعیش رہائش اور سہ وقتی طعام کے علاوہ ہوائی سفر اور لانے لے جانے کے تمام انتظامات و اخراجات پر تین دنوں میں فی کس تقریباً ستر ہزار روپے اور مجموعی طور پر اندازاً نصف کروڑ روپے خرچ کیے گئے۔اور یہ اخراجات 'الائنس آف سول لائزیشنز' نے برداشت کیے۔کھٹمنڈو میں ہونے والے پروگرام کے انتظامات اس سے بھی دو چند تھے کہ وہاں 'ریڈیسن' نامی جس ہوٹل میں شرکا کے قیام کا انتظام تھا، اس کے تہہ خانے میں جوا خانہ اور نائٹ کلب کی 'سہولیات' بھی موجود تھیں، جن سے بعض شرکا قصداً یا اتفاقاً لطف اندوز بھی ہوئے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر اقوام متحدہ، اس کے ذیلی اداروں اور ان کے زیر سایہ چلنے والی مغربی غیر سرکاری تنظیموں کو ان حضرات کو اس طرح کے سیر سپاٹے کرا کر کیا ملتا ہے؟ اس سوال کا جواب بھی مدیر الشریعہ کی روداد میں اظہر حسین کی زبانی موجود ہے۔

مغربی ممالک کی طرف سے ترقی پذیر ممالک کو دی جانے والی امداد کے محرکات عام طور پر دو ہوتے ہیں۔ایک یہ کہ جن سماجی اقدار، مثلاً: جمہوریت، آزادی اظہار رائے اور خواتین کے حقوق پر ان کا اعتقاد ہے، انہیں دنیا میں فروغ دیا جائے۔دوسرا یہ کہ دنیا کے لوگوں میں اپنے بارے میں اچھے اور مثبت جذبات پیدا کیا جائیں۔

معاملہ دو اور دو چار کی طرح واضح ہے۔جو بات قرآن نے چودہ سو سال پہلے کھول کر بیان کر دی، آج کے کفار کی نیّتیں بھی اسی کی آئینہ دار ہیں۔

افسوس ناک امر یہ ہے کہ ایسی ورک شاپس کے پس پردہ مقاصد اور راوران کے اخراجات کے ذرائع جاننے کے باوجود شرکا میں سے کسی کے ہاں بھی عملاً ایسے اسفار میں شرکت کے حوالے سے کوئی تردد یا ہچکچاہٹ دیکھنے میں نہیں آئی۔بلکہ مختلف حضرات کی طرف سے آئندہ پروگرام کے انعقاد کے لیے دبئی، دوحہ اور امریکہ وغیرہ کے انتخاب کی بے تکلف تجاویز سامنے آرہی تھیں۔

پس چہ باید کرد

ضرورت اس بات کی ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے وارث علمائے کرام اپنے اسلاف کے طریقے کو مضبوطی سے تھامتے ہوئے کفار کی ان سازشوں سے نہ صرف خود بچیں بلکہ آگے بڑھ کر اپنے اعمال کے وبال میں گھری اس امت کی رہنمائی کرتے ہوئے ایسی تمام سازشوں کو بے نقاب کریں جن کے ذریعے امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا بچا کھچا سرمایہ چرانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

☆☆☆☆☆

سوات کا چپہ چپہ پکار رہا ہے، پیشہ ور قاتلو تم سپاہی نہیں!

ربنواز فاروقی

سوات میں دین کے نفاذ کی تحریک کو دبانے، اللہ کے نور کو بجھانے اور جہاد فی سبیل اللہ کے راستے پر چلنے والوں کو اپنے تئیں مٹانے کے لیے پاکستانی فوج نے اہلِ سوات پر جو مظالم ڈھائے ہیں اُن کا ذکر بہت دلخراش ہے۔ ذرا دل تھام کر چند خبروں کو پڑھیے۔

''۱۶ اپریل ۲۰۱۰ء کو ہیومن رائٹس واچ گروپ نے کہا ہے کہ سوات میں ۳۰ جولائی ۲۰۰۹ء سے مارچ ۲۰۱۰ء تک ۲۴۹ افراد فوج کے ہاتھوں ماورائے عدالت قتل ہوئے۔

''بی بی سی نے ۷ اجولائی ۲۰۱۰ء کو ایک رپورٹ کے حوالے سے کہا کہ پاکستانی فوج 'سوات میں ۲۳۸ افراد کے قتل میں ملوث ہے، جنہیں پہلے اٹھایا گیا اور کئی ماہ گزرنے کے بعد قتل کر کے پھینک دیا گیا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ۲۸ مارچ ۲۰۱۰ء کو فرمان علی (جوملٹہ کے رہائشی تھے) نے سرچ آپریشن میں پنجاب رجمنٹ کے سامنے گرفتاری پیش کی۔ چشم دید گواہوں کے مطابق اس وقت دو مزید افراد کو بھی حراست میں لیا گیا۔ ۲۶ مئی ۲۰۱۰ء کو فرمان علی کی لاش سڑک سے ملی جبکہ ۲۱ فروری ۲۰۱۰ء کو محمد علیم اور شمس الھدیٰ کے ساتھ سلیم اور مراد کی لاشیں بھی ملیں''۔

''بی بی سی نے چودہ فروری ۲۰۱۰ء کو خبر دی کہ گذشتہ چار پانچ دنوں میں سوات کے مختلف علاقوں سے چوبیس افراد کی لاشیں ملی ہیں جبکہ گذشتہ روز تحصیل بری کوٹ کے علاقے شموزئی سے سڑک کے کنارے سات افراد کی لاشیں ملی ہیں۔ جنہیں فوج نے ان کے گھروں سے کئی ماہ قبل اٹھایا تھا۔ ان میں سے چار کی شناخت ہوگئی ہے کہ ان کا تعلّق شموزئی سے تھا اور ان میں سے ایک انیس سالہ قیوم ولد نذیر بھی ہے جس نے چند ماہ قبل اپنے آپ کو فوج کے حوالے کیا تھا، اس کا تعلّق شموزئی کے گاؤں یارڑی سے ہے''۔

''ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان نے اپنی رپورٹ ۲۰۰۹ء میں کہا کہ سوات میں تین سو مشتبہ عسکریت پسندوں کو ماورائے عدالت قتل کر کے لاشوں کو سڑک کے کنارے پھینکا گیا یا درختوں پر لٹکایا گیا۔ بہت سی اجتماعی قبریں بھی دریافت ہوئیں، ہم نے یہ تعداد صرف اخبارات میں چھپی خبروں کے مطابق دی ہے''۔

یہ تو دیگ کے چند چاول ہیں وگرنہ پورا منظر نامہ تو بہت بھیانک اور تکلیف دہ ہے اور

اِس ظلم کو سب نے دیکھ لیا جو تم نے سر بازار کیا
اُس جور کو دنیا کیا جانے جو تم نے پسِ دیوار کیا

کا جلی عنوان اور سرنامہ بنا ہوا ہے۔

ملاکنڈ ڈویژن سے تعلّق رکھنے والے مجاہدین کے بہی خواہ گذشتہ تین سالوں سے اس کیفیت میں ہیں کہ آئے روز کسی نہ کسی سڑک کے کنارے سے چند لاشیں ملتی ہیں جنہیں فوجی ٹارچر سیلوں میں شدید تعذیب کا نشانہ بنانے کے بعد شہید کر کے پھینک دیا جاتا ہے۔ بالخصوص ایسا اس وقت ہوتا ہے جب مجاہدین، فوج اور اس کے معاون اداروں پر کوئی کامیاب حملہ کرتے ہیں تو اس کے ردِّعمل میں پہلے سے گرفتار لوگوں کو شہید کر کے یہ تاثر دینے کی کوشش کی جاتی ہے کہ ہم نے حملہ آوروں کو موقع پر 'ہلاک' کر دیا۔ 'پولیس مقابلوں' کی اصلیت سے تو لوگ پہلے ہی آگاہ تھے لیکن اب 'فوجی مقابلوں' کی اصطلاح معروف ہو رہی ہے۔ حال ہی میں اس ظلم پر مبنی تین چار ویڈیوز بھی آچکی ہیں جنہیں دیکھنا کسی بھی صاحبِ دل کے لیے ممکن نہیں۔

سوات میں مجاہدین نے صرف اور صرف شریعت کے نفاذ کا علم بلند کرتے ہوئے جہاد کا آغاز کیا۔ اس فاسد اور طاغوتی نظام کے محافظ پاکستانی فوجی کب یہ گوارا کر سکتے ہیں کہ اس زمین پر کفریہ نظام کی بجائے شریعت کی عمل داری قائم ہو کیونکہ شریعت تو ان سے مسلمانوں کی لوٹی ہوئی ایک ایک پائی کا حساب لے گی۔ موجودہ نظام باطلہ وفاسدہ کے پاسداران اور کارپرداز اپنی عیاشیوں اور اللے تللوں کو بند ہوتا دیکھ کر شریعت کے قیام کے لیے کوشاں طالبان کو اپنا ہدفِ اول سمجھتے ہیں۔ اسی لیے فوج ان مجاہدین اور ان کے انصار کو اپنے ٹارچر سیلوں میں تشدد کا بدترین نشانہ بنانے کے بعد شہید کر دیتی ہے تاکہ اس نظام کے خلاف اٹھنے والوں کو عبرت حاصل ہو اور وہ موجودہ نظامِ طاغوت کے خلاف جہاد سے باز رہیں۔ لیکن شاید انہیں یہ حقیقت معلوم نہیں کہ سیدنا آدم علیہ السلام سے امروز جس جس نے بھی اپنے دور کے طاغوت کو ختم کرنے کی ٹھانی، اُسے شدید تکالیف اور مصائب سے گزرنا پڑا اور ہر لحہ اُن کے سامنے جنت میں داخلے کے لیے یہ حکمِ ربانی سامنے رہا ہے:

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُواْ الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْاْ مِن قَبْلِكُم مَّسَّتْهُمُ الْبَأْسَاء وَالضَّرَّاء وَزُلْزِلُواْ حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُواْ مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللّهِ أَلا إِنَّ نَصْرَ اللّهِ قَرِيبٌ (البقرة: ۲۱۴)

''کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ (یونہی) بہشت میں داخل ہو جاؤ گے اور ابھی تم کو پہلے لوگوں کی سی (مشکلیں) تو پیش آئی ہی نہیں۔ ان کو (بڑی بڑی) سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ (صعوبتوں میں) ہلا ہلا دیے گئے یہاں تک کہ پیغمبر اور مومن لوگ جو ان کے ساتھ تھے سب پکار اٹھے کہ کب اللہ کی مدد آئے گی؟ دیکھو اللہ کی مدد (عن) قریب (آیا چاہتی) ہے۔''

امرِ واقعہ یہ ہے کہ پاکستانی فوج کا ریکارڈ صرف اور صرف ظلم وستم سے ہی عبارت ہے وگرنہ میدان میں تو یہ دنیا کی بزدل ترین قوم ہندو سے بھی دو مرتبہ شکستِ فاش سے دوچار ہو چکی ہے۔ ۶۵ء میں تو کئی ہزار میٹر سے زائد علاقہ بھارت کے قبضے میں چلا گیا تھا جسے بعد ازاں شملہ معاہدے کے ذریعے حاصل کیا گیا جب کہ ۷۱ء میں تو پاکستانی فوج نے ایسا ریکارڈ بنایا جسے آج تک کوئی نہیں توڑ سکا کہ نوے ہزار مسلح فوج نے ہتھیار ڈال کر بھارتی قیدی بن جانے کی ذلت قبول کر لی۔ یہ سچ ہے کہ جرأت وغیرت سے عاری لوگ نہتے اور بے بس لوگوں پر ہی انتقامی آگ برساتے ہیں۔ جبکہ میدان میں مجاہدین کا مقابلہ تو درکنار سامنا کرنے کے تصور سے

ہی گھبراتے ہیں۔ ۱۹۷۱ء میں تو حبیب جالبؒ زندہ تھا اور چیخ اٹھا تھا

؎ محبت گولیوں سے بو رہے ہو
وطن کا چہرہ خوں سے دھو رہے ہو
گماں تم کو کہ راستہ کٹ رہا ہے
یقیں مجھ کو کہ منزل کھو رہے ہو

لیکن آج تو جالبؒ بھی مر چکا ہے۔

مشرقی پاکستان ہو یا وزیرستان، لال مسجد و جامعہ حفصہ ہو یا اورکزئی، خیبر، باجوڑ اور مہمند کی بستیاں، مالاکنڈ ڈویژن ہو یا بلوچستان...... یہ سب ایک ایسی داستانِ غم ہے جس کا ایک ایک حرف فوج کی وحشت اور درندگی بیان کررہا ہے۔ ان میں سے ہر سانحے اور واقعے کو بیان کرنے والے بھی موجود رہے اور کوئی نہ کوئی ان مظلومین کا وارث بھی بنا لیکن سوات میں گذشتہ چار سالوں سے انتہائی بے دردی سے بہائے جانے والے خون کا کوئی بھی وارث نہیں۔ مذہبی جماعتیں ہوں یا سیاسی پارٹیاں، سبھی کو وردی والوں نے ایسا رام کررکھا ہے کہ وہ اس موضوع پر لب کشائی کرنے کی جرأت بھی نہیں کرپاتیں۔ چھوٹے چھوٹے مسئلوں میں تو یہ پارٹیاں چائے کی پیالی میں طوفان بپا کیے رکھتی ہیں لیکن چھ سو سے زائد مساجد اور ہزاروں مسلمانوں کو فوجی ٹارچر سیلوں میں شہید کرنے کے اس جرمِ عظیم پر سبھی کی زبانوں پر قفل چڑھے ہوئے ہیں، گویا

؎ حادثے سے بڑا سانحہ یہ ہوا
لوگ ٹھہرے نہیں حادثہ دیکھ کر

سیاہ بوٹوں اور خاکی وردی والوں کی تو تاریخ ہی بداخلاقی کا عنوان ہے۔ مشرقی پاکستان کو بنگلہ دیش بناتے ہوئے انہی 'سجیلے جوانوں' نے دولاکھ خواتین کو اپنی ہوس کا نشانہ بنایا اور دیہاتی خواتین کے ساتھ جو بہیمانہ سلوک کیا قلم اسے لکھنے سے قاصر ہے۔ انٹرنیٹ پر سینکڑوں صفحات کا مواد بکھرا ہوا ہے جو بتا رہا ہے کہ ۱۹۷۱ء میں بنگالی نوجوانوں، خواتین اور بچوں پر کیا گزری؟ ان 'خاکیوں' کے کارنامے بیان کرتے ہوئے فرازؔ نے کہا تھا

؎ جن کے جبڑوں کو اپنوں کا خوں لگ گیا
ظلم کی سب حدیں پاٹنے آگئے
مرگِ بنگال کے بعد بولان میں
شہریوں کے گلے کاٹنے آگئے
آج سرحد سے پنجاب و مہران تک
تم نے مقتل سجائے ہیں کیوں غازیو
اتنی غارت گری کس کے ایما پہ ہے
کس کے آگے ہو تم سرنگوں غازیو
کس شہنشاہ عالی کا فرمان ہے
کس کی خاطر ہے یہ کشت وخوں غازیو

اور مزید کہا کہ

؎ آج شاعر پہ بھی قرض مٹی کا ہے
اب قلم میں لہو ہے سیاہی نہیں
خوں اترا تمہارا تو ثابت ہوا
پیشہ ور قاتلو تم سپاہی نہیں
اب سبھی بے ضمیروں کے سر چاہئیں
اب فقط مسئلہ تاجِ شاہی نہیں

☆☆☆☆☆

بقیہ: امریکہ کی ابلیسی سلطنت کا زوال

پیٹر سنگر، جو کہ بروکنگز انسٹیٹیوٹ میں دفاعی علوم کا ڈائریکٹر اور کتاب 'wired for war' کا مصنف ہے کا کہنا ہے کہ 'ہم جنگ کی تاریخ میں ایک اہم موڑ پر پہنچ چکے ہیں، بلکہ شاید انسانی تاریخ کے...... جب امریکہ نے ۲۰۰۳ میں عراق پر حملہ کیا تو اس کے پاس مٹھی بھر بغیر پائلٹ طیارے تھے اور آج اس طرح کے سات ہزار طیارے ہیں اور عنقریب ایسے ہزاروں طیارے بنائے جائیں گے۔''

امریکہ ان پروگرامڈ طیاروں کو بعض کمزور حکومتوں کے تعاون کے بغیر استعمال نہیں کرسکتا، چنانچہ وہ حکومتوں کو دھمکاتے ہیں اور انہیں مجبور کرتے ہیں کہ وہ ان ممالک میں ان کو دہشت پھیلانے، معصومین کو قتل کرنے اور داخلی انتشار پیدا کرنے کے لیے استعمال کریں۔

خلاصہ:

مختصراً یہ کہ امریکہ یہ جنگ ہار چکا ہے اور وہ خود بھی کبھی ڈھکے چھپے الفاظ میں، کبھی واضح الفاظ میں اس کا اعتراف کرتا ہے۔ امریکہ جنگ میں جھونکا گیا اس کا کتنا ہی جانی اور مالی سرمایہ خاک میں مل چکا ہے اور وہ باعزت طریقے سے فرار ہونے کے راستے کی تلاش میں ہے۔ اللہ کی نصرت سے اب یہ فرعون بھی ڈوبنے کو ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''بے شک جن لوگوں نے کفر کیا وہ اپنا مال اللہ کے راستے سے روکنے کے لیے خرچ کرتے ہیں، پس وہ اسے خرچ کریں گے، پھر وہ ان کے لیے باعث حسرت بن جائے گا، پھر وہ مغلوب ہو جائیں گے، اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ جہنّم کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے'' (الانفال: ۳۶)

بس ہمارے دیکھنے کی چیز یہ ہے کہ ہمارا شمار کن لوگوں میں ہوگا؟ ان میں جو اب بھی امریکی فرعون، اس کی طاقت اور اسلحہ کی پوجا کررہے ہیں اور اس کی شکست کو تسلیم نہیں کررہے، یا وہ جو بس دور سے بیٹھے تماشا دیکھ رہے ہیں کہ دیکھیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے اور مومنین کی فتح پر کہیں کہ الم نکن معکم؟ یا ان لوگوں میں جنھوں نے موسیٰؑ کے ساتھیوں کی طرح علی اللہ توکلنا کا نعرہ بلند کیا، ہامانی میڈیا کے سحر سے نکل کر فرعون اور اس کے لشکر کے سامنے اللہ واحد القہار کا کلمہ حق بلند کیا اور اس کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئے، کہ اب جن کی وجہ سے باذن اللہ بالآخر فرعونِ وقت ڈوبنے کو ہے۔ نصر من اللہ وفتح قریب!

☆☆☆☆☆

تیرے رب کی پکڑ شدید ہے

محترمہ عامرہ احسان صاحبہ

۱۱/۹ کے بعد دنیا دو واضح حصوں میں تقسیم ہوئی۔ بش کی للکار پر...... ''یا تم ہمارے ساتھ ہو یا ہمارے خلاف'' خوف سے حواس باختہ مسلم دنیا آنکھیں بند کر کے بش کے پیچھے سر جھکا کر ہو لی، جس کا ہراول دستہ (فرنٹ لائن سٹیٹ) بدنصیبی سے پاکستان بنا۔ پوری کافر دنیا بش کی فطری اتحادی تھی۔ مسلم حکمران یا تو مشرف کی طرح طبلہ نواز ہونے کی بنا پر قرآن اور اس کے احکام سے کلیتاً نابلد تھے۔ دیگر قذافی، حسنی مبارک نما یا امریکہ کے ازلی ابدی آلۂ کار مسلم ممالک تھے۔ قرآن کے اس واضح دو ٹوک حکم اور رہنمائی سے اعراض سب کی قومی پالیسی بنا۔ ''اور جنگ کرو مشرکوں کے ساتھ مل کر جس طرح وہ جنگ کرتے ہیں سب تم سے مل کر اور جان رکھو اللہ ساتھ دیتا ہے متقیوں کا''۔ (توبہ:۳۶)

لیکن ہم نے ترجیحاً اسے یوں بدل دیا اور قوم کو تھپکی دے کر ہر حکمران نے کہا۔ ''غم نہ کر امریکہ ہمارے ساتھ ہے''۔ لہٰذا اب ہم سب جنگ کر رہے ہیں مشرکوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف''۔ عراق کے خلاف جنگ میں مشرقِ وسطیٰ کے گردو پیش کے تمام ممالک نے اڈے، شاہراہیں، فضائیں، بحرو بر، خشک و تر کفریہ اتحاد کی جھولی میں ڈال دیے۔ افغانستان ہمارے حصّے آیا۔ دین کا صفحہ ہم یوں بھی پھاڑ چکے تھے۔ دہشت گردی کی اس جنگ میں سستا چارہ دنیائے کفر کو ہمارے ہاں سے میسر آیا۔ امریکی سپاہی تو بے انتہا مہنگا پڑتا ہے۔ جیسے تنہا ریمنڈ ڈیوس کی فائیو سٹار اسیری کا خرچہ کوٹ لکھپت جیل کے پورے خرچے کے برابر ہوگا! اس جنگ میں ایک امریکی سپاہی پر دس لاکھ ڈالر سالانہ خرچ اٹھتا ہے۔ پاکستانی اندازاً دس ڈالر یومیہ میں پڑتا ہے یعنی ۳۶۵۰ ڈالر سالانہ۔ یوں تقریباً ۳۰۰ گنا سستا سودا یہاں ممکن تھا تو حکمرانوں کے منہ میں چند ہڈیاں ڈال کر یہ خرید و فروخت ممکن ہوئی۔ یہاں تک کہ اب یہ جنگ عین ہماری اپنی ہے۔

اسلام کی ضرورت جب جہاں پڑتی ہے ہم استعمال کر لیتے ہیں۔ رواداری، امن کے پرچار کے لیے۔ ڈیوس کی رہائی میں دیت کے قانون کے ضمن میں۔ اب ہماری زبان و بیان عین امریکی طرز پر قدم بہ قدم چلتی ہے۔ جس طرح بش نے اس جنگ کو مغربی ''شاندار طرز زندگی'' کے خلاف القاعدہ، طالبان کی جنگ قرار دیا۔ اس طرز زندگی (عیاش، بدمعاش، شتر بے مہار) کے تحفظ کی خاطر یہ عالمی جنگ لڑی جا رہی ہے! عین اسی کے نقشِ قدم پر آج ہمارے ہاں سے حکمران پکار پکار کر اس جنگ کی حقانیت اور سچّائی کی یقین دہانی یہی کہہ کر رہے ہیں کہ دہشت گردوں (جہادیوں) سے ''ہمارے طرز زندگی'' کو سنگین خطرات لاحق ہیں۔ یہ کون سا طرز زندگی ہے؟ حکمرانوں کا۔؟ بھری تجوریاں، بلٹ پروف گاڑیاں، بیرونی دورے، مغربی ممالک کی شہریت، شراب و شباب، عیش و طرب؟ (یہ سب امریکی مفادات کے تحفظ کے عوض)۔ یا عوام کا طرزِ زندگی۔؟

بھوک اور ننگ، پھٹے کپڑے، خالی پیٹ، چولہے ٹھنڈے، فیکٹریاں بند، کاروبار ٹھپ، لاپتہ افراد، ٹارگٹ کلنگ، ماورائے عدالت قتل، فیضان و فہیم، آمنہ مسعود جنجوعہ، عافیہ صدیقی والا طرزِ زندگی۔؟ سنگین خطرات کس کو کس سے لاحق ہیں؟ ریمنڈ ڈیوس، کارلوس نما فوجِ ظفر موج جو ملک کے مختلف حصوں میں دندناتے پھرنے کا سرکار کا عطا کردہ حق رکھتے ہیں۔ ریمنڈ والی غلطی نے یہ سکھا دیا کہ اب ہمیشہ کچلے جانے والے موٹر سائیکل سوار کی غلطی ہوگی سو اسلام آباد والا یہ قضیہ فوراً نمٹ گیا! طرزِ زندگی کے دفاع والا یہ امریکی لب و لہجے کا بیان باری باری ہمارے سب حکمرانوں نے دیا جبکہ اس کے اصلاً ڈانڈے فرعون اور قومِ فرعون سے ملتے ہیں! انہوں نے بھی یہی کہا تھا۔ 'یہ دونوں تو محض جادوگر ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہاری زمین سے بے دخل کر دیں اور تمہارے مثالی طریقِ زندگی کا خاتمہ کر دیں' (طٰہٰ :۶۳) اور یہ کہ یہ کچھ مٹھی بھر لوگ ہیں انہوں نے ہمیں بہت ناراض کیا ہے اور ہم ایک ایسی جماعت ہیں جس کا شیوہ ہر وقت چوکنا رہنا ہے' (الشعراء: ۵۵،۵۶) چوکنا رہتے رہتے اِن مٹھی بھر لوگوں کے خلاف پوری دنیا کو دس سال ہو گئے۔

اب ہم کفر کا ساتھ دینے میں اتنے طاق ہو چکے ہیں کہ بلا تردّد پورے اعتماد سے ڈرون حملوں کے حق میں' تائید کرتے ہوئے ہمارے محافظ ڈنکے کی چوٹ پہ کہہ رہے ہیں کہ یہ تیر بہدف ہیں۔ پہلے یہ بیانات سیاسی قیادت دیتی رہی۔ اس دفعہ یہ باری میجر جنرل غیور محمود نے لگائی ہے۔ اس کے بعد سے روزانہ کی بنیاد پر سرحدیں پامال کرتے ہوئے ڈرون حملے ہو رہے ہیں۔ بین الاقوامی قوانین کی صریح خلاف ورزی جس پر اقوام متحدہ نے بھی مذمتی بیان دیا (انسانی حقوق کونسل) اور اسے جنگی جرائم میں سے گردانا گیا۔ ہم اپنی معاشی ضروریات سے اتنے مغلوب ہو گئے ہیں کہ بجٹ درست کرنے کی بجائے اپنے عوام کی قتل و غارت گری کے جواز پیش کر رہے ہیں۔ دوسری جانب ایک بیان شمالی وزیرستان میں آپریشن کا آتا ہے اس کی تیاری اور بے گھر ہونے والے افراد کے لیے خیمہ بستیاں تیار رکھنے کو کہا جاتا ہے۔ دوسرے منہ سے اس کی تردید کر دی جاتی ہے۔ جب بذریعہ ڈرون روزانہ تحدید آبادی کا ایک پروگرام چل رہا ہے تو مزید آپریشن کی ضرورت رہ بھی کیا جاتی ہے!

ہم حامد کرزئی سے بڑھ کر امریکی غلامی میں طاق ہو گئے۔ شہری آبادیوں پر بمباری ہوتے دیکھ کر وہ رو پڑا اور امریکہ کو آپریشن بند کرنے کو کہا۔ جب کہ ہم نے تحسین و تائید سے نوازا۔! ہمیں اللہ نے یہ بھی کہہ رکھا ہے (ہمارے کرتوتوں کے پیشِ نظر) 'سو اب انہیں چاہیے کہ یہ لوگ ہنسیں کم اور روئیں زیادہ اُس بدی کے بدلے جو یہ کماتے رہے' (توبہ۔) من حیث القوم ہم منافق ہو چکے۔ اُس دور کے جس منافق پر اللہ غضب ناک ہوا تھا اس کا قصور کیا تھا۔؟ پانچ وقت مسجد میں حاضری دیتا' مارے بندھے زکوٰۃ بھی ادا کرتا' حتیٰ کہ جہاد (غزوہ بنی مصطلق) میں بھی گیا۔ لیکن کفر کے ساتھ در پردہ ساز باز (کھلے بندوں نہیں) کفر کی خیر خواہی اسلام اور اہل اسلام سے غداری پر اس کے لیے شدید اظہارِ غضب ہوا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ۷۰ مرتبہ استغفار ان کے لیے کام نہ دے گی' نمازِ جنازہ پڑھنے سے منع فرمادیا' کبھی بھی دعا کے لیے ان کی قبر پر کھڑے ہونے سے منع فرمادیا (توبہ)۔ نفاق کو قرآن و حدیث سے پڑھ دیکھیے جن کے لیے جہنّم کا سب سے نچلا درجہ' سخت ترین عذاب اللہ نے بیان فرمایا کہیں ہم اس کے مصداق تو نہیں ہو چکے؟ کیا وجہ ہے کہ جس نفاق سے اکابر صحابہ رضوان اللہ علیہم لرزے ہمیں کفر کے شانہ بشانہ اُس پر اپنی جانیں، مال،

ملک قربان کرنے کے باوجود کوئی اندیشہ نہیں۔؟ کیا ہمیں اللہ کے حضور پیشی کا یقین نہیں۔؟ اب بھی نہیں جب کہ اللہ نے اپنی قدرت وقوت اور کبریائی کا ایک ذائقہ دنیا کو ایک مرتبہ پھر چکھایا ہے؟

سونامی ۲۰۰۴ء کترینہ (امریکہ)، زلزلہ ۲۰۰۵ء (پاکستان) آتش فشاں کی تباہ کاریاں (برطانیہ)، سیلاب ۲۰۱۰ء (پاکستان) اور اب جاپان میں سونامی، زلزلہ اور ایٹمی ری ایکٹر کی تباہ کاریاں۔ تین منٹ دس سیکنڈ میں جاپان کی دنیا زیروزبر ہوگئی۔ گاڑیاں، کشتیاں، جہاز، عمارات سب بھوسہ ہوگئے۔ قرآن میں مذکورہ پچھلی کہانیاں دہرادی گئیں۔ 'گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ایسے مٹے گویا کبھی ان گھروں میں بسے ہی نہ تھے' (الاعراف)۔ 'پھر نہ ان میں اٹھنے کی سکت تھی نہ وہ اپنا بچاؤ کرسکے' (الذاریات:۴۴) باڑے کی روندی ہوئی باڑ کی طرح بھس ہوکر رہ گئے' (القمر:۳۱) 'بے خیر ہوا جس چیز پر سے گزر گئی اسے بوسیدہ کرکے رکھ دیا۔' (الذاریات:۴۱) لیکن المیہ پھر وہی ہے کہ شہ رگ سے قریب ہستی (جس کی پہچان روزِ ازل سے ہر انسان کے اندر عہدِ الست کے ذریعے اتاری گئی) نگاہ سے اتنے تھپیڑے کھا کر بھی اوجھل ہے۔

انسان نادان پھر سائنس کی گود میں پناہ لے کر پلیٹوں کی رگڑ، ارضیاتی تغیر وتبدل، چاند کی قربت کے نتائج ہی کی وجوہات بیان کرنے میں الجھ کر رہ گیا ہے۔ پلیٹوں کا خالق ومالک زمین اور چاند کا رب، زمانوں کا جہانوں کا خدا، مالکِ ارض وسما پھر بھی نگاہ سے اوجھل ہے! تمام سائنسی کرشموں، شاندار سڑکوں، عمارتوں، پلوں، بجلی گھروں، ری ایکٹروں، گاڑیوں، روبوٹوں صنعتی ترقی کی عظیم مثال اللہ کے آگے ۳ منٹ بھی اپنا دفاع نہ کرسکی! اندر سے اٹھتی روح کی آواز۔ وعدۂ الست کی پیاسی تشنہ روح کو دبانے کے لیے آج کے بے سمت، بے شناخت انسانوں کی ایک عظیم آبادی دن رات دیوانہ وار کام میں گم رہتی ہے۔ اور جب فارغ ہوتی ہے تو اندر کا شور، بے جہتی بے سکونی کی بنا پر خودکشی کرنے والوں کی سب سے بڑی تعداد جاپانیوں کی ہے۔ سادہ بنیادی سوال۔ ہم کون ہیں؟ کہاں سے آئے ہیں؟ کہاں جانا ہے؟ اس کائنات کا خالق کون ہے؟ اس کا جواب جس کتاب میں لکھا ہے۔ ہر گلی کے نکڑ پر لائبریریوں، کتابوں کی ماری اس دنیائے جاپان کے پاس اُس ایک کتاب تک رسائی نہیں ہے۔ دنیا کے سارے علوم کھنگالنے والوں نے اسی خورشید پر سیاہ پردے تان رکھے ہیں۔ دہشت گردی کا مینوئیل قرار دے کر (خاکم بدہن) دنیا پر اس ایک کتاب کے دروازے بند کرنے کی اس جنگ پر سب ہی نے اپنے اپنے حصے کا تھپیڑ کھایا ہے۔

جاپان جیسے ''امن پسند'' ملک نے بھی اس جنگ میں حصہ ڈالنے میں کمی نہ کی۔ عراق میں ۲۰۰۴۔۲۰۰۶ء جنگِ عظیم کے بعد پہلی مرتبہ اپنے فوجی بھیجے۔ افغانستان کے خلاف اتحاد میں ۲۰۰۱۔۲۰۰۷ء جاپانی نیوی نے بحرہند میں ری فیول کرنے کی، ذمہ داری اٹھائی۔ ایک جانب دنیا کی تمام تر سائنس اور ٹیکنالوجی کی عالی شان مہارتوں سے لدا پھندا یہ ملک۔ اللہ کی اٹھائی ۱۳ میٹر بلند لہروں کے آگے خس وخاشاک ہوگیا۔ دوسری جانب یہ ملٹی ملین ڈالر سوال ہنوز تشنۂ جواب ہے کہ ہر آنے والے دن کے ساتھ مٹھی بھر بے سروسامان مجاہدین سپر پاورز کا نیا قبرستان کیونکر تخلیق کررہے ہیں۔ کہیں یہ مذکورہ آیت ۳۶ ' (توبہ) کا آخری ٹکڑا تو نہیں۔؟ 'اور جان رکھو اللہ ساتھ دیتا ہے متقیوں کا'۔ تقویٰ۔ خوف پر مبنی اطاعت ہے جو اللہ کے لیے خالص ہو تو جہادِ افغانستان اول اور دوئم کے سے نتائج دیتا ہے۔ خوف پر مبنی اطاعت امریکہ کے لیے کی جائے تو نتیجہ آج کا پاکستان ہے اور اگر اللہ کو جھٹلانے کی ہٹ دھرمی اور اہل ایمان پر ظلم وستم ڈھانے کی اصحاب الاخدود کی روایت دہرائی جائے گی تو پھر جاپان کو دیکھ لیں۔' ان بطش ربک لشدید '......درحقیقت تمہارے رب کی پکڑ بہت سخت ہے (البروج۔ ۱۲) ہم بھی دو تھپیڑ کھا چکے ہیں۔ (زلزلہ+سیلاب) امریکہ سر پر تیسرے تھپیڑ کی صورت مسلط ہے اگر ہم نے اُسے ملک بدر نہ کیا۔ امریکہ کی دربدری میں فاصلہ اب صرف اتنا ہی ہے۔

[یہ تحریر ایک معاصر روزنامے میں شائع ہو چکی ہے]

☆☆☆☆☆

بقیہ: فیصل شہزاد کی امریکی عدالت میں آخری گفتگو

مسلمان تو صرف اپنے دین، اپنے لوگوں اور اپنی عزتوں اور سرزمین کی حفاظت اور دفاع کی کوششیں کررہے ہیں۔ اگر اس وجہ سے تم ہمیں دہشت گرد کہتے ہو، تو ہم فخر سے کہتے ہیں کہ ہاں ہم دہشت گرد ہیں۔ اور ہم، تمہیں دہشت زدہ کرتے رہیں گے، جب تک تم ہماری سرزمینوں اور علاقوں سے نکل نہیں جاتے اور لوگوں کو امن سے نہیں چھوڑ دیتے اور اگر تم نے ایسا نہ کیا، تو یاد رکھو......! تمہارے پاس گھڑیاں ہیں اور ہمارے پاس وقت ہے۔ ہم تمہیں وقت سے شکست دیں گے۔ اس سے پہلے کہ میں اپنی بات ختم کروں، میں تم لوگوں کو ایک پیغام دینا چاہتا ہوں جو کہ پیغام حق ہے۔ تاکہ روز قیامت تمہاری اللہ تعالیٰ سے جب ملاقات ہو، تو تم یہ نہ کہہ سکو کہ کسی نے تم تک پیغام نہیں پہنچایا۔ پیغام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی رب کائنات ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ قرآن پاک، اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو پیغام دیتی ہے کہ اسلام قبول کرلو۔ مسلمان ہوجاؤ اور اپنے آپ کو قیامت کے دن کی ہولناکیوں سے بچاؤ۔ اشھدان لاالہ الااللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ

جج: ٹھیک ہے، آپ کا وکیل کچھ کہنا چاہتا ہے؟

وکیل: میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ دو ہفتے قبل ہی شہزاد نے مجھے منع کردیا تھا کہ میں کچھ نہ بولوں۔

جج: سب باتیں سننے کے بعد، میں فیصل شہزاد کو عمر قید کی سزا سناتی ہوں۔

جج نے فیصل کو ۶ مرتبہ عمر قید کی سزا اور اس کے علاوہ ۲۰ سال اور ۱۰ سال قید اور متعدد جرمانے لاگو کیے۔ جس پر انہوں نے خوشی کا اظہار کیا اور دو مرتبہ نعرۂ تکبیر بلند کیا۔

اس پر فیصل شہزاد کا آخری جملہ:

اگر تم مجھے بولنے دو۔ میری سزا صرف اس عمر کے اختتام تک ہے جو مجھے اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں رہنے کے لیے دی ہے۔ لیکن اگر تم لوگ ایمان نہیں لاتے، تو آخرت کی زندگی جس پر تم لوگ یقین نہیں رکھتے، جو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے اور وہاں تمہارے لیے ہمیشہ کا عذاب تیار ہے۔ سو، جو سودا میں نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہے، اس پر میں بہت خوش ہوں۔ قرآن پاک ہمیں اپنے دفاع کا حق دیتا ہے اور میں یہی کررہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانتَظِرْ إِنَّهُم مُّنتَظِرُونَ (سورہ السجدہ: ۳۰)

''سو ان سے کنارہ کر اور انتظار کر، وہ بھی انتظار کررہے ہیں''

☆☆☆☆☆

(آخری قسط)

قندھار، مقدیشو کی ساعتیں اور شہدا کی یادیں

شیخ ازمرئ شہیدؒ

فہد محمد الکینی (شیخ ازمرئ) شہید رحمۃ اللہ علیہ خطۂ خراسان میں مجاہدین کے ذمہ دار تھے اور انصار میں ہر دلعزیز رہنما تھے۔ افغانی، وزیر اور محسود؛ سبھی انہیں اپنا سمجھتے تھے اور وہ سب کو اپنا خیال کرتے تھے۔ ۱۴۲۹ھ کو عید الاضحیٰ کے دن انہوں نے یادوں کے جھروکوں کو وا کیا۔ آیئے ہم بھی ان خوش گوار اور معطر یادوں سے اپنے دامن بھر لیں۔

مَیں اپنی جہادی زندگی میں بہت سے بہترین لوگوں سے ملا، ان میں سے ایک بہت عجیب بھائی شیخ ابراھیم تھے۔ وہ اخلاق میں بہت ہی اچھے تھے۔ میں نے کبھی کسی شخص کو شیخ ابراھیم سے ناراض نہیں دیکھا۔ وہ ان بہترین بھائیوں میں سے تھے جن سے میری ملاقات ہوئی۔ ان کا سارا خاندان اچھے اخلاق کی وجہ سے مشہور تھا۔ ان کے والد! اگر وہ یہاں ہوتے تو شیخ ابوحفصؒ کی جگہ پر ہوتے۔ لیکن وہ تقریباً گزشتہ دس سال سے مصر میں قید ہیں۔ تمام مجاہدین اچھے اخلاق کی وجہ سے ان کے والد سے محبت کرتے ہیں۔ ابراھیم کا رویہ بھی بالکل اپنے والد کی طرح تھا۔ انہوں نے وزیرستان میں اڑھائی سال گزارے لیکن اس عرصے میں مَیں نے کسی کو ان سے ناراض نہیں دیکھا۔ اور ماشاء اللہ ان کے بچے بھی ان کی طرح انتہائی خوش اخلاق ہیں۔ بڑا بیٹا جو آٹھ سال کا ہے، حافظِ قرآن ہے، اس سے چھوٹا سات سال کا وہ بھی حافظِ قرآن، اور تیسرے کے چند پارے رہتے ہیں۔ ان کے اخلاق بہت ہی خوبصورت ہیں۔ اچھے اخلاق والے بھائی زیادہ دیر اس دنیا میں نہیں رکتے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ ان کو بہت جلد بلا لیتا ہے۔

میں نے بہت سے بھائی دیکھے ہیں جو بہت زیادہ عبادت گزار ہوتے۔ یعنی جن کا روزانہ کا معمول ہے کہ رات ۲ بجے قیام کے لیے اٹھتے اور پھر اشراق کے بعد سوتے ہیں، لیکن اُن کے دوسرے بھائیوں کے ساتھ تعلقات بہت مثالی نہیں ہوتے اُن کو شہادت کی آرزو کے حصول میں بہت عرصہ انتظار کرنا پڑتا ہے۔ لیکن کئی لوگ میں نے ایسے دیکھے جو عبادات تو بہت زیادہ نہیں کرتے تھے لیکن اخلاق، خصوصاً دوسروں کے ساتھ معاملات میں بہت اچھے تھے، بہت زیادہ خدمت کرنے والے۔ واللہ وہ زیادہ دیر یہاں نہیں رکے۔ اللہ تعالیٰ نے بہت جلد ان کو قبول فرما لیا۔ ابراھیم کی بہترین بات یہ تھی کہ وہ یہاں مدرسے میں استاد تھے۔ اور چھوٹے بچوں کو سنبھالنا بہت مشکل کام ہوتا ہے۔ لیکن انہیں یہ کام صرف اس لیے پسند تھا کہ ان میں سے اکثریت شہدا کے بچے تھے۔ شاید صرف دو، تین کے والد زندہ تھے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ میں یہاں پڑھاتا ہوں کیوں کہ یہ سب یتیم ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں دو انگلیوں کی طرح اکٹھے ہوں گے۔ (نحسبه کذالک والله حسیبه)۔

شمالی وزیرستان میں ایک ساتھی ہیں عمر خلیل، شاید اس وقت جہاد میں سب سے پرانے ہیں۔ روس کے خلاف جہاد کے آغاز میں عبداللہ عزام شہیدؒ کے دور میں آئے تھے، شاید اس وقت ان کی عمر ۱۹ سال کے لگ بھگ تھی اور اب تقریباً ۵۴ سال ہے۔ ان کا رنگ بہت زیادہ سیاہ ہے۔ اخلاق اور عبادت میں ان جیسا بہترین شخص میں نے نہیں دیکھا۔ جب سے میری ملاقات ان سے ہوئی ہے کوئی دن میں نے نہیں دیکھا جب انہوں نے رات کو قیام نہ کیا ہو۔ عموماً وہ تنہا رہتے ہیں۔ ایران میں ہم اکٹھے تھے۔ پھر میں وزیرستان واپس آ گیا۔ وہ تین سال تک وہاں ایک کمرے میں رہے، کیونکہ ان کی سیاہ رنگت کی وجہ سے انھیں باہر نہیں جانے دیا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ اس سارے عرصے میں انہوں نے سورج کی روشنی بھی نہیں دیکھی۔ لیکن کبھی ان کے چہرے پر کوئی اکتاہٹ یا تنگی کے آثار نہیں آئے۔ اس دوران وہ ہمیشہ قرآن کی تلاوت میں مشغول رہتے، کبھی کسی ساتھی سے ان کی کوئی ناراضی نہیں ہوئی۔ ان کی ساری زندگی بس جہاد ہی ہے۔ شیخ اسامہ بھی ان کو بہت زیادہ پسند کرتے ہیں۔

یہ ۱۹۹۸ء کی بات ہے ہم کابل کے شمال میں خط (صف اول) پر تھے۔ سردیوں کا موسم تھا۔ کابل میں کافی شدید سردی ہوتی ہے۔ اس وقت صرف رباط (دشمن کا مقابلہ کرنے کے لیے کسی جگہ ٹھہرنا) تھا۔ مجاہدین بہت بلند چوٹی پر تھے، چوٹی کے اوپر پانچ خندق والے مورچے تھے۔ دوسری طرف تقریباً ۱۰ کلومیٹر کے فاصلے پر دشمن کے مورچے تھے۔ دونوں طرف سے کبھی کبھی فائرنگ ہوتی تھی۔ بعض اوقات بھائی تعارض (دھاوے) کے لیے بھی جاتے تھے۔ لیکن کافی عرصے سے کوئی کارروائی نہیں ہوئی تھی۔ بھائی اسی پہاڑی پر ہی ٹھہرے ہوئے تھے۔ پھر رمضان آ گیا۔ شدید سردی تھی، وزیرستان کی سردی سے کہیں زیادہ۔ حتیٰ کہ گرمیوں کے دنوں میں بھی بھائی تیمم کرتے تھے کیونکہ پانی بہت دور تھا، تقریباً ایک کلومیٹر نیچے پیدل چل کر جانا پڑتا تھا۔ بھائی صرف پینے اور کھانا پکانے کے لیے پانی کین میں لاتے تھے۔ اگر کسی کو ہفتے یا مہینے بعد غسل کرنا ہوتا تو نیچے جا کے کر آتا۔

ہم پورا رمضان وہاں رہے، رمضان میں برف باری شروع ہو گئی، سارا علاقہ سفید ہو گیا۔ چھوٹی چھوٹی خندقیں تھیں جن میں پانچ، چھ بھائی ہوتے تھے۔ بیت الخلاء نہیں تھا۔ دشمن بالکل سامنے تھا، اس لیے ہم لوگ باہر نہیں نکلتے تھے۔ قضائے حاجت کے لیے باہر نکلتے اور کسی پتھر کی اوٹ میں فارغ ہو کر آ جاتے۔ لیکن جب برف پڑ گئی اور سب کچھ سفید ہو گیا، بھائی دشمن کی وجہ سے کشاف (ٹارچ) بھی استعمال نہیں کر سکتے تھے۔ دھند اتنی زیادہ تھی کہ دو میٹر کے فاصلے پر بھی کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ اگر ذرا پھسلے تو کئی سو فٹ نیچے گہری کھائی میں گرنے کا خطرہ تھا اور ٹھنڈ بہت ہی زیادہ تھی، درجہ حرارت نقطۂ انجماد سے بہت نیچے تھا۔ رات میں اگر کسی کو بیت الخلا کی حاجت ہوتی تو خندق کے دروازے کے پاس ہی فارغ ہو آتا۔ صبح جب بھائی گندگی کو دیکھتے تو بہت ناگواری کا اظہار کرتے۔

وہاں پر مدینہ سے آئے ہوئے ایک بھائی تھے، ان کی کنیت 'ابوطلحہ' تھی، بہت ہی عجیب بندے تھے۔ بہت اچھے اخلاق والے، بہت زیادہ خدمت کرنے والا۔ ہر وقت ان کے چہرے پر مسکراہٹ رہتی، کبھی کوئی ان سے ناراض نہیں ہوتا تھا۔ مدینہ کے بہت متمول خاندان سے تھے۔ سردی اور تھکاوٹ کی وجہ سے رات کو بھائی صحیح طرح سو نہیں سکتے تھے اس لیے فجر کے بعد اذکار وغیرہ کر کے گہری نیند سو جاتے۔ جب سب سو جاتے تو اشراق کے بعد یہ مدینہ والے بھائی خاموشی سے اٹھتے اور خندق کے باہر صفائی کر دیتے۔ صبح نو، دس بجے جب سب لوگ اٹھتے تو ساری جگہ صاف ہوتی۔ کسی کو معلوم نہیں تھا کہ یہ کون کرتا ہے۔ کچھ دنوں بعد ایک ساتھی نے انہیں دیکھ لیا، لیکن انہوں نے منع کیا کہ وہ کسی کو نہ بتائیں۔ ہم نے پورا رمضان وہاں پر گزارا، عید والے دن عصر کے وقت سب بھائی خندق کے باہر کھڑے تھے۔ کچھ افغانی کمانداران اور علما ہمیں عید کی مبارک کہنے کے لیے آئے۔ انہوں نے سفید کپڑے اور سفید پگڑیاں پہن رکھی تھیں۔ بھائی ان کے ارد گرد اکٹھے ہو گئے، دشمن نے اس اجتماع کو دیکھ لیا اور بمباری شروع کر دی۔ ٹینک کا ایک گولہ ساتھیوں کے درمیان آ کے گرا، دو بھائی شدید زخمی ہو گئے۔ مدینہ والے اُن بھائی کے معدے اور ٹانگوں پر زخم آئے تھے۔ تقریباً ایک منٹ بعد وہ شہید ہو گئے۔ جب وہ زخمی ہوئے تو نیچے بیٹھ گئے، اُن کی ٹانگیں زخمی تھیں اور معدہ باہر نکل آیا تھا، لیکن وہ آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے اور اُن کے چہرے پر عجیب مسکراہٹ تھی۔ ایک منٹ کے اندر وہ شہید ہو گئے، شہادت کے بعد بھی ان کے چہرے پر وہی مسکراہٹ تھی اور عجیب نور تھا۔ باقی دو ساتھی جو زخمی ہوئے وہ یمن کے تھے ہم انہیں اٹھا کر نیچے لا رہے تھے، ان میں سے ایک بھائی جو زیادہ زخمی تھے 'لا الٰہ الا اللہ' پڑھ رہے تھے، وہ بھی شہید ہو گئے۔ دوسرے بھائی کو نیچے لے جایا گیا، وہاں سے علاج کے لیے سعودیہ چلے گئے۔ ابوطلحہ کو جب ہم نیچے لا رہے تھے تو اُن کے چہرے پر عجیب مسکراہٹ تھی گویا اُن کو حور العین مل گئی ہو۔ اُن کی شہادت سے اگلے دن ایک ساتھی نے اُن کو خواب میں دیکھا اور اُن سے پوچھا، کیا آپ کو وہ مل گیا جس کا اللہ نے وعدہ کیا تھا، انہوں نے کہا ہاں مجھے وہ سب کچھ مل گیا جس کا اللہ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔

ایک اور چھوٹی سی کرامت مجھے یاد ہے، ایک بھائی معسکر میں متفجرات (بارود) کی تربیت لے رہے تھے، اس دوران ان کے ہاتھ میں بارود پھٹ گیا جس سے ہاتھ اور چہرہ جل گیا۔ اس کے زخم آہستہ آہستہ مندمل ہو گئے اور اب وہ صومالیہ میں ہیں۔ لیکن سبحان اللہ ان کی ہتھیلی کے درمیان جب زخم صحیح ہوا تو جلی ہوئی جگہ پر ''لـلّٰہ'' کا لفظ لکھا ہوا تھا، جو آج تک واضح لکھا ہوا ہے۔

نیروبی اور دارالسلام میں جب سفارت خانوں پر فدائی کارروائیاں ہوئیں۔ نیروبی والی کارروائی میں دو فدائی تھے۔ دونوں مکہ سے تھے ایک عزّامؒ اور دوسرے معاذ۔ دونوں مکہ کے بہت امیر خاندانوں سے تھے۔ معاذ اللہ اس کو رہائی عطا کرے اب امریکہ میں قید ہیں۔ امریکہ نے انہیں عمر قید کی سزا سنائی ہے۔ عزّام اور معاذ ٹرک لے کر سفارت خانے میں گئے۔ ٹرک میں تقریباً ۵ ٹن بارود تھا۔ معاذ نے پہلے نیچے اتر کر گرنیڈ پھاڑا اور گارڈ کو پسٹل سے قتل کیا، اس کے بعد عزّام نے اندر جا کر ٹرک کو پھاڑ دیا۔ دھماکے سے تقریباً دس کلومیٹر تک لوگ زخمی ہوئے۔ کفار کے اعداد و شمار کے مطابق اس دھماکے میں پانچ ہزار لوگ زخمی ہوئے اور ۲۸۰ مارے گئے۔ لیکن سبحان اللہ! معاذ کو خراش تک نہیں آئی۔ وہ لاشوں اور زخمیوں کے درمیان سے نکل کر آ گئے۔ ہمارا خیال تھا کہ تینوں بھائی، عزام، معاذ اور دارالسلام والے عبداللہ احمد تینوں شہید ہو گئے ہیں۔ صرف چند لوگوں کو پتہ تھا کہ یہ کارروائی کس نے کی ہے۔ شیخ اسامہ، شیخ ایمن اور دو چار لوگوں کو اس کا علم تھا۔ سب بھائی جو اُن استشہادیوں کے ساتھ تھے وہ قندھار پہنچ گئے اور ہمیں یقین تھا کہ وہ تینوں شہید ہو گئے ہیں۔ اور کسی کو پتہ نہیں چلے گا کہ کس نے یہ کارروائی کی ہے۔

ایک یمنی بھائی جن کا نام 'بتار' تھا انہوں نے خواب دیکھا۔ ان کو معلوم نہیں تھا کہ ان تینوں نے یہ کارروائی کی ہے۔ انہوں نے احمد عبداللہ کو دیکھا، انہوں سے پوچھا کہ بھائی تم کدھر ہو کتنے دن سے تم سے ملاقات نہیں ہوئی، انہوں نے کہا میں تو جنت میں ہوں، انہوں نے کہا عزّام؟ انہوں نے جواب دیا وہ بھی میرے ساتھ ہیں۔ پھر انہوں نے معاذ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا وہ تو ہمارے ساتھ نہیں ہیں۔ انہوں نے یہ خواب شیخ اسامہ کو سنایا۔ جب ہم نے یہ سنا تو ہم حیران ہو گئے کہ انہیں کیسے معلوم ہوا، لیکن ہم پریشان تھے کہ معاذ کو کیا ہوا۔ شاید وہ مخلص نہیں تھے، معلوم نہیں کیا مسئلہ ہوا۔ ایک ہفتے بعد معاذ نے کینیا سے یمن فون کیا اور وہاں ساتھیوں سے کہا کہ مجھے سفر کے لیے پیسے بھیجئے، میں محفوظ ہوں اور کوئی زخم نہیں آیا، مجھے نہیں معلوم کہ یہ کیسے ہوا۔ (کیوں کہ اُن کے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا، ظاہر ہے کوئی جب استشہادی کے لیے جاتے ہیں تو جیب میں پیسے تھوڑی لے کے جاتا ہے)۔ یمن والے بھائی نے قندھار فون کیا اور بتایا کہ معاذ زندہ ہیں۔ ہم حیران تھے کہ پانچ ٹن بارود اور وہ بھی عسکری قسم کا پھر بھی سبحان اللہ وہ کیسے بچ گئے۔ بہرحال بھائی اس کو پیسے بھیجنے کی کوشش کر رہے تھے۔ لیکن ان دنوں نیروبی میں سیکورٹی بہت سخت تھی، انہوں نے شاید اُن کی فون کال ٹیپ کر لی۔ پھر وہ کہیں جا رہے تھے کہ پولیس نے انہیں روکا اور پوچھا کہ تم کون ہو، اُنہیں نہ انگلش آتی تھی اور نہ کینیا کی زبان، پولیس کو ان پر شک ہو گیا اور انہوں نے اُنہیں گرفتار کر لیا اور پھر امریکہ کے حوالے کر دیا۔ آج تک امریکہ کی قید میں ہیں، یعنی ہر چیز تقدیر کے مطابق ہوتی ہے۔ لیکن وہ اس کا کیا کریں گے، جو بندہ اپنی جان نچھاور کرنے کے لیے چلا جائے اسے کس چیز سے ڈرایا جا سکتا ہے۔ بلکہ ایک دفعہ انہوں نے اُن کی تصویر بھی چھاپی، وہ مسکرا رہے تھے۔ ظاہر ہے انہیں معلوم ہے کہ انہوں نے اپنے طور پر سارے اسباب پورے کیے اور اللہ سبحانہ تعالیٰ انہیں اسیر کرانا چاہتا تھا۔ اُنہیں معلوم ہے کہ اللہ نے اُنہیں بچایا تاکہ دنیا میں اُنہیں آزمائش دے کر جنت میں اس سے بھی اعلیٰ درجہ عطا کرے۔

☆☆☆☆☆

صومالیہ میں مجاہدین کی پیش قدمی جاری

محمد بن محمد

افریقہ کے ساحلی ملک صومالیہ میں مجاہدین کی پیش قدمی جاری ہے اور ان کی کارروائیاں دن بدن مربوط ومنظّم ہو رہی ہیں۔حرکۃ الشباب المجاہدین کا تقریباً ۷۰ فی صد علاقے پر قبضہ ہے،الشباب عسکری مہمات کے ساتھ ساتھ اپنے زیرتسلط علاقے میں تنفیذِ شریعت کے لیے بھی بڑے پیمانے پر اقدام کررہی ہے۔میڈیا رپورٹوں کے مطابق حرکۃ الشباب المجاہدین نے صومالی باشندوں کو شرعی امور کی پابندی کی ہدایت کی ہے۔مردوزن کے آزادانہ اختلاط اور غیرمحرم مردوعورت کے باہم مصافحہ کو سختی سے ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔الشباب کے نائب امیر شیخ مختار روبو اور شیخ ابومنصور نے اعلان کیا ہے کہ صومالیہ بھر میں اگر خواتین کو مغربی خواتین کی طرح عوامی مقامات پر مردوں اور غیرمحرموں سے بات چیت کرتے ہوئے پایا گیا یا آپس میں ہاتھ ملاتے ہوئے اور ملاقاتیں کرتے ہوئے دیکھا گیا تو ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔شیخ مختار نے ہدایت کی ہے کہ مجاہدین تمام مقامات پر پھیل جائیں اور معاشرے میں برائی پھیلانے والے افراد کو پکڑ کر انہیں تنبیہ کریں،اگر وہ تائب ہوجائیں تو ایک موقع دیا جائے ورنہ انہیں سزا ضرور دی جائے۔

''جواہر''،''مقدیشو''اور دیگر علاقوں سے آنے والی اطلاعات کے مطابق مجاہدین ملک کے مختلف اطراف میں گشت پر رہتے ہیں۔وہ ایسے افراد کو تنبیہ کرتے ہیں جنہوں نے غیر اسلامی لباس پہنا ہو یا ایسی خواتین جو برقع کے بغیر باہر نکل آئی ہوں۔مجاہدین کا عزم ہے کہ وہ ملک سے برائی کو مٹا کر رہیں گے اور اسلامی قوانین نافذ کریں گے کیونکہ اسی میں سب کی سلامتی ہے۔

ایک افریقی جریدے کا کہنا ہے کہ الشباب کے فکرونظر اور عزائم سے طالب علم طبقہ بہت متاثر ہو رہا ہے اور وہ دن بدن مجاہدین کے قریب آرہا ہے۔اس وقت شیخ مختار کی ہر بات حکم کا درجہ رکھتی ہے۔بائیڈو میں ایک طالب علم عثمان کا کہنا تھا کہ شیخ جو کچھ کہتے ہیں اس پر خود بھی عمل کرتے ہیں۔وہ باعمل ہیں،اس لیے ہمیں پسند ہیں۔''بائیڈو''سے ملحقہ علاقوں''بے''اور''باکول'' کے رہائشیوں خصوصاً نوجوانوں کو وہاں کی معروف دینی شخصیت شیخ ابومنصور نے حکم دیا ہے کہ وہ الشباب کی جانب سے دی جانے والی ہدایات پر مکمل عمل کریں۔امریکی ایجنٹوں اور استعمار کے پروردہ افراد کے خلاف جہاد کا علَم اٹھالیں کیونکہ یہی عزت کا راستہ ہے۔

ادھر واشنگٹن،لندن اور پیرس کے ایوانوں میں صومالیہ کی اس صورت حال پر ہاہا کار مچ گئی ہے۔امریکی جو افغانستان سے بھاگنے کے منصوبے بنائے بیٹھے ہیں،ان کے لیے صومالیہ ایک نئے چیلنج کے طور پر ابھر کر سامنے آرہا ہے۔امریکی انٹیلی جنس ذرائع کا کہنا ہے کہ صومالیہ میں کئی اسلامی تنظیموں کا مل کر مشترکہ جدوجہد کا اعلان نہایت خطرناک ہے۔کیونکہ جب ساری تنظیمیں مل جائیں گی تو مقدیشو میں محصور ہوکر پر حکومت کرنے والی صومالی گورنمنٹ کو بچانا مشکل ہوگا۔ایک عالمی خبر رساں ایجنسی کا اپنی تجزیاتی رپورٹ میں کہنا ہے کہ صومالیہ کے معاملات پر اقوام متحدہ اور امریکی حکام کی جانب سے فوری توجہ نہ دی گئی تو یہ ملک مکمل طور پر القاعدہ کے ہاتھ میں چلا جائے گا۔

مجاہدین صومالیہ میں کس قدر مضبوط ہو چکے ہیں،اس کا اعتراف کرتے ہوئے ایک تجزیاتی ویب سائیٹ IDN کا کہنا ہے کہ ۲۰۰۷ء میں مقدیشو کا کنٹرول سنبھالنے والی امن فورسز،جنہیں امریکہ اور اقوام متحدہ کی بھرپور حمایت حاصل ہے' کی تعیناتی کے بعد بھی الشباب کی قوت میں کمی دیکھنے میں نہیں آئی۔حرکۃ الشباب مجاہدین کی جانب سے وقتاً فوقتاً کیے جانے والے حملوں میں انہیں اقوام متحدہ کی کمزور قوت کا بخوبی ادراک ہوگیا ہے۔استعمار کے ایجنٹ تجزیہ کاروں کو حیرانی ہے کہ چوتھے سال میں داخل ہوجانے والی صومالی حکومت ابھی تک کوئی خاص پیش رفت نہیں دکھاسکی ہے۔ایک بدنام زمانہ تجزیہ کار پروفیسر بال ڈی ولیم کا کہنا ہے کہ اس کی اطلاعات کے مطابق ستمبر ۲۰۱۰ء تک صومالیہ میں الشباب کے خلاف آپریشن کا آغاز کردیا جانا چاہیے تھا اور اس کے لیے عالمی امن فورسز کو مقدیشو بلوایا جانا تھا مگر ابھی تک ایسا نہیں ہوسکا۔ادھر دوسری جانب''غیر جانب دار''تجزیہ کاروں نے اس نکتے پر زور دیا ہے کہ سوڈان کی تقسیم کے باعث امریکہ کی توجہ صومالیہ سے ہٹ گئی تھی لیکن اب جبکہ سوڈان کا ریفرنڈم مکمل ہوگیا ہے تو امید کی جانی چاہیے کہ امریکی حکام افریقی یونین کے ساتھ مل کر صومالیہ کے مجاہدین کے خلاف بڑی کارروائی کریں گے۔ایلیٹ سکول آف انٹرنیشنل اسٹڈیز کے سربراہ اس پروفیسر کا اس ممکنہ آپریشن کے حوالے سے کہنا ہے کہ جلد ہی صومالیہ کے ساحلوں کی ناکہ بندی کردی جائے گی جس کے بعد آپریشن کا پہلا مرحلہ مکمل ہوجائے گا۔

ہوسکتا ہے کہ امریکہ شاید صومالی آپریشن میں حصّہ نہ لے سکے۔ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ فضائی بمباری کے ذریعے مجاہدین کے مراکز اور صومالی عوام کو نشانہ بنائے۔اس سلسلے میں اس کے پاس پڑوس کے ممالک میں اڈے بنانے کی سہولت میسر رہے گی لیکن امریکی افواج کا زمینی راستے سے صومالیہ پر قبضہ فی الوقت ناممکن نہیں تو مشکل ضرور دکھائی دیتا ہے۔اس لیے کہ اب امریکہ معاشی طور پر اتنا مفلوج اور افغان عراق جنگوں میں اس قدر چُور ہو چکا ہے کہ اس کے لیے کوئی نیا محاذ کھولنا بہت مشکل ہے۔عالمی سطح پر مجاہدین کی جو صورت حال ہے وہ بھی مجاہدین کے حق میں جا رہی ہے۔صرف افریقہ میں صومالیہ کے علاوہ الجزائر اور موریطانیہ میں بھی مجاہدین سرگرم ہو چکے ہیں جبکہ صومالیہ کے ادھر یمن بھی مجاہدین کا گڑھ بنتا جا رہا ہے۔عراق کے ایک بڑے حصّے پر مجاہدین کا قبضہ ہے اور پاکستان اور افغانستان میں مجاہدین باوجود بدترین ڈرون حملوں کے زور پکڑتے جا رہے ہیں۔ان حالات کو دیکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ صومالیہ یا کسی اور علاقے میں امریکہ کسی قسم کی کارروائی سے گریز کرے گا۔

مجاہدین کے ہم نوا بعض مبصرین کا کہنا ہے کہ بالفرض اگر امریکہ اور افریقی یونین صومالیہ میں جنگ آزمائی کرتے ہیں تو یمن،الجزائر اور موریطانیہ کے مجاہدین کو چاہیے کہ وہ اپنی کارروائیاں تیز کردیں تاکہ دشمن کہیں بھی یکسوئی کے ساتھ جنگی کارروائی نہ کرسکے۔

☆☆☆☆☆

فیصل شہید رحمہ اللہ (عبدالباسط شہیدؒ)

مصعب خلیل

یہ موسم سرما کے آخری دن تھے اور بہار کی آمد آمد تھی۔شام کے سائے گہرے ہوتے ہوئے رات کی تاریکی میں بدل چکے تھے۔ہم اس وقت انصار کے گھر کھانے پہ مدعو تھے،کھانے کا دور چل رہا تھا۔۔جہاد، مجاہدین اور شہدا کے تذکرے جذبات کو جلا بخش رہے تھے۔ابھی ہم کھانے سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ کچھ اور ساتھیوں کی آمد کی اطلاع ملی اور معاً بعد کچھ ساتھی انصار کے مہمان خانے میں داخل ہوئے۔شناسا چہروں کے درمیان ایک چہرہ ایسا بھی تھا جو سبھی کے لیے نیا تھا۔نو وارد کے چہرے بُشرے اور وضع قطع سے سبھی نے اندازہ لگایا کہ یہ کوئی 'نیا ساتھی' ہے۔تاہم کون جانتا تھا کہ چند ماہ بعد ہی یہ خوش وضع نوجوان بھی شہدا کی صف میں شامل ہو چکا ہوگا اور اس کے ساتھ بیتے دنوں کی یادیں اور باتیں کسی خوشبو کی طرح ہمارے دل ودماغ کو معطر کرتی رہیں گی!!!

جہاں بہت سے لوگ سالہا سال لیلائے شہادت کو گلے لگانے کے لیے مارے مارے پھرتے ہیں اور پھر کہیں اپنی مراد کو پانے میں کامیاب ہوتے ہیں وہیں بہت سے خوش نصیب ایسے بھی ہوتے ہیں جو محاذ پر تھوڑا ہی عرصہ گزارنے کے بعد اپنی منزلِ مُراد کو پا لینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ایسے ہی خوش نصیبوں میں سے ایک فیصلؒ بھائی (جن کا اصل نام عبدالباسط تھا) بھی تھے،جن کا تعلّق ضلع اٹک سے تھا۔فیصلؒ بھائی کی ہمارے مرکز میں آمد سے کچھ ہی عرصہ پہلے ہماری بنیادی عسکری تربیت کا آغاز ہو چکا تھا۔بعد از اں فیصل بھائی بھی ہمارے ساتھ شامل ہو گئے۔رفتہ رفتہ یہ عقدہ کھلا کہ موصوف اس میدان میں اتنے نئے نہیں جتنا کہ انہیں سمجھا گیا تھا بلکہ وہ تو پہلے بھی بنیادی عسکری تربیت حاصل کر چکے ہیں۔تاہم کافی عرصہ عسکری محاذ سے دوری کے سبب وہ دوبارہ دورے کے لیے آئے ہیں۔

یوں تو فیصلؒ بھائی کے ساتھ گزرے بہت سے لمحات کی یادوں سے ذہن معطر ہے تاہم عسکری تربیت کے دوران ایک ساتھ گزرے ہوئے وقت کی یادیں آج بھی تروتازہ ہیں۔شہر سے آئے ہوئے تنِ آسان پر عسکری تربیت کسی بھاری مشقت سے کم نہیں ہوتی۔یہی معاملہ فیصلؒ بھائی کے ساتھ بھی تھا۔آغاز میں وہ ڈنڈ پیلنے اور جسمانی تربیت کے دیگر مراحل کے دوران تھک جاتے تاہم چند دنوں بعد یہ صورتحال ہوئی کہ وہ بیک وقت پچاس پچاس ڈنڈ بھی نکال لیتے تھے۔

کلاشنکوف اور پسٹل کی پوزیشنیں سیکھتے ہوئے ایک بہت دلچسپ بات دیکھنے میں آئی کہ جب فیصلؒ بھائی نشانہ لینے کے لیے بائیں آنکھ بند کرتے تو ان کا منہ کسی قدر کھل جاتا۔جب ان کی توجہ اس جانب دلائی گئی تو بے ساختہ کہنے لگے کہ اگر میں منہ بند کرتا ہوں تو بائیں آنکھ کھل جاتی ہے اور اگر آنکھ بند کروں تو منہ بے اختیار کھل جاتا ہے۔۔! یہ ایک ایسا دلچسپ امر تھا جس کو یاد کر کے اب بھی ساتھی محظوظ ہوتے ہیں۔

ایک بات فیصل بھائی کے ساتھ رہنے والے سبھی ساتھیوں نے محسوس کی کہ وہ جس چیز کی خواہش کرتے وہ ان کو مل جاتی تھی مثلاً ابھی انھیں آئے ہوئے چند ہفتے ہی گزرے تھے کہ سرحدی علاقے میں موجود ایک امریکی کیمپ پر حملے کا پروگرام ترتیب دیا گیا۔ایسے موقع کو کون چھوڑنا پسند کرتا ہے!! ہم میں سے ہر ایک کی خواہش تھی کہ اس معرکے میں شمولیت کا موقع مل جائے۔کارروائی کے بارے میں معلومات کے لیے ہمارے مرکز کے ذمہ دار دوسرے قریبی مرکز میں جانے لگے تو انھوں نے فیصل بھائی اور ایک دوسرے ساتھی سے کہا کہ دونوں میں سے کوئی ایک ان کے ہمراہ آ جائے۔فیصل بھائی کے مصیرہ (ہائکنگ) کے شوق کو مدنظر رکھتے ہوئے مذکورہ ساتھی فیصل بھائی کے حق میں دستبردار ہو گئے جب دو،تین دن بعد فیصل بھائی کی واپسی ہوئی تو عقدہ کھلا کہ وہ جس کارروائی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے گئے تھے،اس کارروائی میں عملی شمولیت کا اعزاز حاصل کر آئے ہیں۔وہ خود بھی اکثر کہتے تھے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ سے جو چاہا اللہ رب العالمین نے انہیں عطا کر دیا!

فیصل بھائی اسلحے کے بہت شوقین تھے۔تاسیسی دورے کے دوران میں اسلحہ میں موجود ایک کلاشنکوف 'فیصل بھائی کی نظر کو بھا گئی اور وہ اکثر اس خواہش کا اظہار کرتے تھے کہ جب تک ان کی ذاتی کلاشن کوف نہیں آتی تب تک کے لیے انھیں وہ کلاشن کوف دے دی جائے......ان کی یہ خواہش بھی رب العالمین نے پوری کر دی اور جب تک انہیں ذاتی کلاشن کوف نہیں مل گئی تب تک وہ کلاشن کوف انھی کے پاس رہی۔اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے نوازتا ہے اور خوب نوازتا ہے۔

؎ کوئی قابل ہو تو ہم شانِ کئی دیتے ہیں

بلا شبہ فیصل بھائی کا اپنے رب سے تعلّق بھی ایسا تھا۔چپکے چپکے ہی انھوں نے رب العالمین سے ایسا گہرا تعلّق استوار کر لیا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں دنیا کے فتنوں اور آزمائشوں سے بہت دور جنت میں بلا لیا۔(نحسبہ کذالک و اللہ حسیبہ)۔سورۃ الانفال میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ کی راہ میں، اور وہ لوگ جنہوں نے پناہ دی ان کو اور مدد کی؛ یہی لوگ ہیں جو سچّے مومن ہیں۔ان کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے۔" (الانفال: ۷۴)

اکثر وبیش تر فیصل بھائی دوسرے ساتھیوں سے اپنے حق میں دعا کرنے کی استدعا کرتے۔وہ اصرار کرتے کہ ان کا نام لے کر ان کے لیے یہ دعا کی جائے کہ "اللہ

تعالیٰ جب تک زندہ رکھے راہِ حق پر استقامت اور ثابت قدمی عطا فرمائے؛ عُجب، ریا اور تکبر سے محفوظ رکھے اور مقبول شہادت عطا فرمائے۔'' ہمیشہ نام لے کر دعا کرنے پر اصرار کرتے تھے اور ایک ایک سے دعا کے لیے کہتے تھے۔ ان کے ایک قریبی ساتھی نے ان کی شہادت کے بعد بتایا کہ بسا اوقات فیصل بھائی رات کو انھیں جگاتے اور جب ان سے جگانے کی وجہ پوچھی جاتی تو کہتے میرے لیے شہادت کی دعا کریں اور پھر دعا منگوانے کے بعد ہی وہ سوتے تھے۔۔۔! شہادت کی دعا پر یہ اصرار اسی لیے تھا کہ وہ جانتے تھے کہ شہید کے لیے رب کی رحمت اور مغفرت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور بلا شبہ اللہ کی رحمت اور مغفرت سے بڑھ کر بہتر اور کیا چیز ہوسکتی ہے؟ خود اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتے ہیں:

''اور اگر قتل کیے جاؤ تم اللہ کی راہ میں یا مر جاؤ تو بخشش جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگی اور اس کی رحمت کہیں بہتر ہے ہر اس چیز سے جو لوگ جمع کرتے ہیں۔'' (آل عمران: ۱۵۷)

جب کبھی ممکن ہوتا تو وہ تہجد کی نماز کا اہتمام بھی کرتے تھے اور پیر اور جمعرات کا روزہ تو تربیت کے کٹھن مراحل کے دوران بھی وہ رکھتے تھے۔ ہم تو فیصل بھائی پر اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کو دیکھ کر رشک کرتے تھے..... تاہم ہمیں یہ معلوم نہ تھا کہ وہ اس سے پہلے قید و بند کی شدید آزمائش بھی ثابت قدمی سے برداشت کر چکے ہیں! بلا شبہ انعام پانے کے صحیح معنوں میں حق دار تو ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جو آزمائشیں بھی خندہ پیشانی سے برداشت کر لیتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ جس شخص سے بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس شخص کو مصیبت میں مبتلا کر دیتے ہیں۔'' (صحیح بخاری)

نیز ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ؛

''بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے اللہ کی راہ میں اپنا گھر بار چھوڑا اور جہاد کیا وہ رحمتِ الٰہی کے جائز امیدوار ہیں۔ بے شک اللہ معاف فرمانے والا، رحم کرنے والا ہے۔'' (البقرہ: ۲۱۸)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے امید ہے کہ فیصل شہید رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی انھی لوگوں میں ہوگا جن کا ذکر اس آیت مبارکہ میں کیا گیا ہے۔ اُنھوں نے اپنا گھر بار چھوڑا..... محبت کرنے والے والدین، بھائی بہن اور عزیز و اقارب کو اللہ کی محبت میں دور چھوڑ آئے اور قتال فی سبیل اللہ میں عملی شرکت کے لیے میدانِ عمل کا رُخ کیا۔

ایمان اور آزمائش تو لازم و ملزوم ہیں اور پھر جہاد تو ہے ہی سراپا صبر، جو صبر نہیں کر سکتا وہ جہاد نہیں کر سکتا!!! اس حقیقت سے فیصل بھائی بخوبی آگاہ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ راہِ جہاد میں قدم رکھنے کی پاداش میں قید و بند کی صعوبتیں سہنے کے باوجود بھی انھوں نے جہاد سے منہ نہیں پھیرا اور رہا ہونے کے کچھ عرصہ بعد پھر معرکۂ حق و باطل میں اپنا کردار ادا کرنے کے لیے میدانِ کارزار میں کود پڑے اور دُنیاوی عیش و آرام کو ٹھوکر مار کر پھر اس راہ کی سختیوں کو گلے لگا لیا۔

فیصل بھائی کو ابھی تربیتی مقام پر آئے چند ماہ کا عرصہ ہی گزرا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی ایک اور خواہش پوری کر دی۔۔ کہ زابل اور پھر قندھار کی طرف ان کی تشکیل کر دی گئی۔ وہ بھی عجب سودائی تھا کہ افغانستان جیسے تباہ حال ملک میں بہت خوش تھا جبکہ اس کی عمر کے اکثر نوجوان تو امریکہ و یورپ جانے اور دنیا کمانے کی آرزو رکھتے ہیں!! بے شک راہِ جہاد میں قدم رکھنے والے سودائی ہی ہوتے ہیں۔ دنیا داروں کی عقل میں یہ بات کبھی نہیں سما سکتی کہ کوئی نوجوان دنیا بھر کے ممالک کی متحدہ افواج سے لڑنے کی آرزو کیوں رکھتا ہے۔ فیصل بھائی تو اپنی جان جنت کے بدلے بیچ چکے تھے۔۔

''بے شک اللہ تعالیٰ نے خرید لی ہیں مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال اس کے بدلے میں کہ ان کو جنت ملے گی۔ یہ مومن جنگ کرتے ہیں اللہ کی راہ میں، پھر قتل کرتے ہیں (کافروں کو) اور شہید ہوتے ہیں۔ یہ (جنت کا) وعدہ اللہ کے ذمے ہے اور سچّا ہے، جو اُس نے کیا ہے تورات میں، انجیل میں اور قرآن میں اور کون اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو پورا کرنے والا ہے۔ سو خوشیاں مناؤ اپنے اس سودے پر جو تم نے ٹھہرایا ہے اللہ کے ساتھ اور یہی ہے بہت بڑی کامیابی۔'' (التوبۃ: ۱۱۱)

جس روز فیصل بھائی اور دیگر ساتھیوں کو زابل روانگی کا حکم ملا۔ اسی روز فیصل بھائی ایک معرکے میں شرکت کے لیے گئے ہوئے تھے۔ جب وہاں سے واپس آئے تو انھیں معلوم ہوا کہ اگر زابل جانا ہے تو آج ہر صورت نکلنا ہوگا تو باوجود شدید تھکاوٹ کے انھوں نے بھی فوراً رختِ سفر باندھ لیا۔ پہاڑی جنگل کے پُر پیچ راستوں پر رات کے وقت طویل سفر اور وہ بھی پیدل...... یہ یقیناً ایک کٹھن اور صبر آزما سفر تھا۔ جسم تھکاوٹ سے چُور تھا...... ٹانگیں شل ہو رہی تھیں...... نیند سے پلکیں بوجھل ہو رہی تھیں...... مگر عجیب نوجوان تھا کہ مقتل میں جانے کی چاہ میں پھر بھی دھیرے دھیرے بڑھتا ہی رہا یہاں تک کہ رات کے دو بجے تک سفر کا یہ مرحلہ تمام ہوا!!!

جن دنوں فیصل بھائی عسکری دورے میں مصروف تھے انھی دنوں ایک ساتھی نے خواب میں دیکھا کہ فیصل بھائی اور مذکورہ ساتھی ایک ایسی جگہ پر ہیں جو انھوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ اُس جگہ کی خواب ناک خوبصورتی، سکون اور وہاں پر رنگا رنگ بڑے اور چھوٹے خوبصورت پرندوں کی موجودگی نے ان کو حیرت زدہ کر رکھا ہے! شاید فیصل بھائی کی شہادت ہی اس خواب کی تعبیر تھی جو چند ماہ بعد ہی سامنے آ گئی۔۔ (واللہ اعلم)

قندھار جانے سے قبل جب فیصل بھائی سے میری آخری ملاقات ہوئی تو میرا ہاتھ دبا کر پوچھنے لگے،''میرے لیے دعا کرتے ہیں آپ؟'' اگرچہ میرا جواب اثبات میں تھا مگر ایک بار پھر اُنھوں نے اپنا نام لے کر دعا کرنے کی پرزور استدعا کی۔ بہر حال ان کی یہ پالیسی کامیاب ٹھہری...... کیونکہ اتنے سارے دعا کرنے والوں میں سے کسی نہ کسی کی دعا تو اللہ تعالیٰ کے ہاں شرفِ قبولیت پا ہی گئی اور فیصل بھائیؒ اپنی منزلِ مُراد کو پا گئے۔

(بقیہ صفحہ ۶۱ پر)

افغانستان سے امریکی پسپائی کا آغاز

سید عمیر سلیمان

......انخلا شروع ہوتا ہے:

۷ مارچ کو امریکی افواج نے کنڑ میں پیچ درہ میں واقع اپنا فوجی اڈہ خالی کر دیا۔ ۳ مارچ کو پنٹا گون نے اعلان کیا تھا کہ عنقریب ہم صوبہ کنڑ میں واقع اہم فوجی مراکز خالی کر دیں گے۔ پیچ درہ کا اڈہ خالی کرتے ہوئے امریکہ نے کنڑ سے انخلا کا آغاز کر دیا ہے۔ مقامی لوگوں نے بھی تصدیق کی ہے کہ امریکی ہیلی کاپٹروں پر فوجیوں اور سامان کو لے کر چلے گئے اور اب اڈا خالی پڑا ہے۔

پیچ درہ کا علاقہ افغانستان کے مشرقی علاقوں میں جنگی حکمت عملی کے اعتبار سے انتہائی اہم سمجھا جاتا ہے۔ اس کی اہمیّت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ امریکہ نے یہاں ایک مستقل اڈا بنالیا تھا۔ اس اڈے کے خاطر امریکہ نے سیکڑوں فوجی قربان کیے اور کہا گیا کہ اس خطے کی بڑی اہمیّت ہے، اس لیے اسے چھوڑا نہیں جاسکتا۔ مگر اب اس خطے سے یہ کہہ کر فوجی اڈے خالی کرائے جارہے ہیں کہ اتنے دور دراز علاقے میں سپلائی برقرار رکھنا دشوار ہے۔ امریکی حکام کی طرف سے اس علاقے کو غیر اہم قرار دیا گیا اور کہا گیا کہ اس علاقے میں اڈا قائم رکھنا بہت فائدہ مند نہیں تھا اس لیے اسے ختم کر دیا گیا۔

یہ اڈا خالی کرنے کے چند روز بعد افغانستان میں امریکی فوجی کمانڈر جنرل کیمبل نے بتایا کہ ''اس وادی میں طالبان کی کارروائیاں روزانہ کی بنیاد پر ہورہی تھیں جن کے نتیجے میں افواج کے کمانڈرز اور اہل کاروں کو ہر روز کسی نہ کسی لڑائی سے دوچار ہونا پڑتا تھا۔ اس کے علاوہ سپلائی میں بھی مشکلات تھیں اس لیے اس اڈے کو ختم کرنا ہی مناسب سمجھا گیا''۔ اس واقعے سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ نئی امریکی پالیسی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جہاں مجاہدین کے حملے بہت زیادہ ہوں اور لڑنے میں مشکلات پیش آرہی ہوں وہاں سے دُم دبا کر نکلنا ہی بہترین حکمت عملی ہے۔

کرزئی کی ''تیاریاں'':

دوسری طرف کرزئی نے بھی جولائی سے افغان فورسز کو سیکورٹی ذمہ داریاں منتقل کرنے کے آغاز کا باقاعدہ اعلان کر دیا ہے۔ کرزئی نے کہا کہ جولائی سے سیکورٹی کی ذمہ داریاں افغان فورسز کو منتقل کرنا شروع کر دیں گے۔ اس نے کہا کہ ابتدائی مرحلے میں نسبتاً ''پر امن'' صوبوں بامیان، پنج شیر، مغربی صوبوں ہرات، کابل کے نواحی علاقے اور لغمان صوبے کے علاوہ صوبہ ہلمند کے دارالحکومت لشکر گاہ اور شمال میں مزار شریف جیسے علاقوں میں سیکورٹی کی ذمہ داریاں افغان فورسز کے حوالے کی جائیں گی۔ کرزئی نے ایک اور بیان میں کہا کہ ''بین الاقوامی افواج کو افغانستان سے نکل جانا چاہیے اور انتہا پسندی کے خلاف جنگ پاکستان کے اندر لڑنی چاہیے''۔

صلیبی بدحواس ہوگئے:

افغانستان میں شکست سے دوچار صلیبی اقوام اس قدر بدحواس ہوچکی ہیں کہ انہیں ہر افغان شہری، طالبان نظر آتا ہے۔ اتحادی افواج کی جانب سے عام شہریوں پر طالبان کے شبہ میں بم باری کے واقعات معمول بن چکے ہیں۔ صلیبیوں کی بدحواسی میں اس وقت مزید اضافہ ہوجاتا ہے جب مجاہدین کی طرف سے کوئی کاری ضرب اُن پر لگائی جاتی ہے۔

ایسا ہی ایک واقعہ ۲۰ فروری کو پیش آیا جب مجاہدین نے صوبہ کنڑ کے ضلع غازی آباد کے گاؤں ہیلگل میں اتحادی افواج کے ایک کانوائے پر حملہ کیا۔ مجاہدین کو بلندی پر ہونے کی وجہ سے بھی برتری حاصل تھی۔ اس معرکے میں مجاہدین صلیبیوں کو بھاری جانی و مالی نقصان پہنچانے کے بعد واپس لوٹ گئے۔ مجاہدین کے جانے کے بعد نیٹو کے ہیلی کاپٹر آئے، ان ہیلی کاپٹروں کو جاسوس طیاروں کی مدد سے تصویریں اور ٹارگٹ دیے گئے۔ نیٹو طیاروں نے گاؤں پر دو گھنٹے شدید بم باری کی اور جو شخص نظر آیا اس کو نشانہ بنایا۔ بم باری کے اختتام پر ایریا کمانڈر نے جو رپورٹ بھیجی اس کے مطابق ۳۶ طالبان کو شہید کیا گیا تھا جبکہ حقائق کے منظر عام پر آنے کے بعد دنیا کو معلوم ہوا کہ اس بم باری میں ۶۴ عام شہری شہید ہو چکے ہیں، جن ۲۴ معصوم بچے اور ۲۰ خواتین بھی شامل ہیں۔

اس واقعے کے بعد علاقے کے عوام نے احتجاجی جلوس نکالے اور اتحادی افواج کے خلاف شدید غصّے کا اظہار کیا۔ اس بہیمانہ کارروائی کے بعد امارت اسلامیہ کی طرف سے اعلامیہ جاری کیا گیا جس میں کہا گیا کہ ان ۶۴ شہریوں میں سے کسی کا طالبان کے ساتھ کوئی رابطہ نہیں تھا، یہ بم باری صلیبیوں کی بدحواسی کی علامت ہے۔ اگر صلیبی ایسے حربوں سے مجاہدین کے حوصلے پست کرنا چاہتے ہیں تو یہ ان کی بھول ہے۔ مجاہدین نے عوام کو یہ پیغام دیا کہ وہ صبر سے کام لیں، ہم ان شہدا کا بدلہ صلیبی افواج سے میدان جنگ میں لیں گے۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ ۲ مارچ کو پیش آیا جب مجاہدین نے پیچ درہ کے امریکی فوجی اڈے پر راکٹوں سے حملہ کیا۔ مجاہدین نے امریکی فوجی مرکز پر راکٹ فائر کیے، جن میں سے کچھ کیمپ کے اندر جاگرے۔ مجاہدین راکٹ فائر کر کے چلے گئے جس کے بعد کیمپ میں موجود فوج نے فضائی مدد طلب کر لی۔ کچھ ہی دیر بعد امریکی ہیلی کاپٹر فضا میں گردش کرنے لگے۔ آس پاس کا علاقہ درختوں سے گھرا ہوا تھا، امریکی فوج کے مطابق طالبان درختوں میں چھپ گئے تھے۔ درختوں میں حرکت نظر آنے پر ہیلی کاپٹروں نے اندھا دھند فائرنگ اور بم باری شروع کر دی۔ جب غبار چھٹا تو پتہ چلا کہ جنگل میں لکڑیاں چننے والے ۹ معصوم بچے اس بم باری کا نشانہ بنے۔ ان بچوں کی عمریں ۷ سال سے ۹ سال کے درمیان تھیں اور یہ گھروں میں بطور ایندھن کام آنے والی لکڑیاں اکٹھی کر رہے تھے۔

اس واقعہ کے بعد پیٹر یاس نے اور پھر رابرٹ گیٹس نے افغان عوام سے معافی

مانگی جیسا کہ ان کا وطیرہ ہے۔ پہلے بے رحمی سے عوام کو شہید کرتے ہیں اور پھر ٹسوے بہاتے ہوئے معافی مانگ لیتے ہیں۔ روسی افواج نے بھی افغانستان سے پسپائی سے قبل اس قسم کا رویہ ہی اپنایا جاتا ہے۔شکست کی وجہ سے وہ اس قدر بدحواس ہوگئے تھے کہ بم باری کر کے پورے کے پورے گاؤں صفحۂ ہستی سے مٹا دیتے تھے۔صلیبی افواج کی طرف سے بھی عامۃ المسلمین پر بم باریاں معمول بن چکی ہیں۔لشکر کفار کو ہر افغان' چاہے وہ بچہ ہی ہو' مجاہد نظر آنے لگا ہے اور یہی بدحواسی اور ظلم ان کی شکست کو قریب سے قریب تر کر رہا ہے۔

یہی انجام ہے خائن حکمرانوں کا:

اسی طرح قندھار میں ایک کارروائی کے دوران نیٹو افواج نے حامد کرزئی کا چچا زاد بھائی مار ڈالا۔محمد کرزئی کو اس کے گھر کے قریب گولی مار کر قتل کر دیا گیا اور اس کے بیٹے کو گرفتار کر لیا گیا۔افغان حکومت کے مطابق یہ سب غلطی سے ہوا اور کارروائی کے دوران یہ حادثہ پیش آیا۔ جب کہ طالبان ترجمان قاری یوسف احمدی کے مطابق اس ایک واقعہ سے ہی یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ امریکہ کسی کا دوست نہیں۔کرزئی خاندان صلیبیوں کی تمام تر خدمت گزاریوں اور وفاشعاریوں کے باوجود امریکہ اور اُس کے اتحادیوں کی نظر میں کوئی وقعت نہیں رکھتا۔خود چیف بردار حامد کرزئی کو بھی اُس کے آقا اُس کی اوقات یاددلاتے رہتے ہیں۔اہل ایمان سے خیانت کا انجام تو یہی ہے کہ 'نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے'۔

پیٹریاس کا باؤلا پن:

افغانستان میں تعینات امریکی فوج کے سربراہ ڈیوڈ پیٹریاس نے بیان دیا کہ افغان والدین طالبان کے خلاف آپریشن اور بم باری کے کسی بھی واقعے کے بعد جان بوجھ کر اپنے بچوں کو جلا کر مار ڈالتے ہیں یا زخمی کر دیتے ہیں تا کہ ان معصوموں کی ہلاکت کا الزام امریکی و اتحادی افواج پر ڈالا جا سکے۔امریکی جنرل کے اس بیان کو پاگل پن کی انتہا ہی کہا جا سکتا ہے۔ویسے دنیا کی ''مہذب ترین'' امریکی قوم کے جرنیل کی طرف سے ایسا بیان باعثِ تعجب نہیں۔فطری رشتوں سے ناآشنا قوم کیا جانے کہ اولاد اور والدین کا رشتہ کیا ہوتا ہے۔وہاں تو ویسے بھی بچے ڈے کیئر سینٹروں، بوڑھے اولڈ ہاؤسز اور نوجوان نائٹ کلبوں میں ہی پائے جاتے ہیں۔

افغانستان میں امریکی فوج کے ترجمان نے اس بیان کے حوالے سے وضاحت کی کہ'' امریکی جنرل پیٹریاس نے ہرگز ایسا نہیں کہا کہ افغان بچوں کو اس لیے جلا ڈالتے ہیں کہ وہ نیٹو افواج اور فضائی بم باری کو اس کا ذمہ دار ٹھہرا سکیں''۔امریکی ترجمان نے اس کی وضاحت کی یہ پیٹریاس نے کہا تھا کہ'' بچوں کے زخمی ہونے اور ان کو آگ سے پہنچنے والے زخم مختلف انداز سے لگے ہیں جو شاید ان کے والدین کی طرف سے تادیب کے لیے دیے گئے ہیں جیسا کہ شریر بچوں کو شرارت سے باز رکھنے کے لیے کیا جاتا ہے''۔گویا شرارتی بچوں کو شرارت سے باز رکھنے کے لیے افغان والدین جلا کر سزا دیتے ہیں، یاللعجب۔

امریکی ترجمان کی یہ وضاحتیں دھری کی دھری رہ گئی جب پیٹریاس نے کرزئی سے ملاقات کے دوران میں کہا کہ'' طالبان کے حامی والدین کی جانب سے نیٹو افواج کے خلاف دباؤ بڑھانے، الزامات لگانے اور سویلین ہلاکتوں کو ثابت کرنے کے لیے اپنے معصوم بچوں کو خود ہی جلایا گیا اور ان کے ہاتھ پیر جلا کر ان کو اسپتال میں داخل کرایا گیا۔لیکن وہ اس حکمت عملی سے بخوبی آگاہ ہے اور دباؤ میں نہیں آئے گا''۔

مجاہدین کی کفار پر کاری ضربیں:

۱۰ مارچ کو قندوز کے صوبائی دارالحکومت قندوز شہر میں فدائی حملے کے نتیجے میں پولیس آئی جی عبدالرحمٰن سید خیلی ۱۸ پولیس اہل کاروں سمیت مارا گیا۔پولیس چیف ۵۰ اہل کاروں کے ساتھ گشت پر تھا جب ایک فدائی مجاہد نے اُس کے قریب جا کر دھماکہ کر دیا جس کے نتیجے میں آئی جی موقع پر ہلاک ہو گیا،متعدد پولیس اہل کار زخمی بھی ہوئے۔

۱۴ مارچ کو قندوز میں افغان فوج کے بھرتی مرکز پر فدائی حملے میں ۱۳۱ اہل کار ہلاک اور ۳۴ شدید زخمی ہوگئے۔بھرتی ہونے والے اہل کار قطار میں کھڑے تھے کہ مجاہد سیف اللہ بھی اس قطار کے قریب پہنچے اور مناسب موقع دیکھ کر دھماکہ کر دیا۔دھماکے کے وقت وہاں ستر سے زاید اہل کار موجود تھے۔ہلاک ہونے والوں میں فوجی افسران بھی شامل ہیں۔اس فوجی مرکز پر ہونے والا یہ دوسرا حملہ ہے۔کچھ عرصہ قبل بھی اس بھرتی مرکز پر مجاہدین نے حملہ کیا تھا،جس میں متعدد اہل کار ہلاک و زخمی ہوئے تھے۔

۱۶ مارچ کو صوبہ ہلمند کے شہر برامچہ میں امریکی افواج نے آپریشن شروع کیا۔یہ علاقہ مجاہدین کے کنٹرول میں ہے۔امریکی فوج نے بھرپور تیاری کے ساتھ آپریشن شروع کیا تھا۔۱۴ مارچ کو مجاہدین اور امریکی افواج میں شدید جھڑپیں ہوئیں۔امریکی طیاروں اور ہیلی کاپٹروں نے بھی جنگ میں حصّہ لیا اور شدید بم باری کی۔لڑائی کے پہلے دن امریکہ کے ۱۰ بکتر بند ٹینک تباہ ہوئے اور ۲۰ امریکی فوجی ہلاک و زخمی ہوئے۔امریکی فضائی بم باری کے نتیجے میں ۵ مجاہد شہید اور ۲ زخمی ہوئے۔دوسرے دن بھی لڑائی جاری رہی،جس میں امریکہ کے مزید ۵ ٹینک تباہ اور ۱۰ امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔تیسرے دن امریکہ شدید نقصانات اور مرے فوجیوں کی لاشیں اٹھا کر پسپا ہوگئے۔صوبہ ہلمند میں امریکی و برطانوی افواج پہلے بھی کئی مرتبہ طبع آزمائی کر چکی ہیں مگر ہر بار نتیجہ پسپائی کی صورت میں ہی نکلتا ہے۔

مذاکراتی ڈرامے کی نئی قسط:

امریکی حکام طالبان کے ساتھ مذاکرات کے ڈرامے کو جاری رکھے ہوئے ہیں اور آئے روز نئے شوشے چھوڑتے رہتے ہیں۔امریکی حکام نے اب یہ دعویٰ کیا ہے کہ ایک طالب مجاہد عبدالخالق ملکزئی نے انٹرویو میں کہا ہے کہ وہ مذاکرات کے لیے تیار ہے اور ۱۲ ہزار طالبان ان کے پروگرام سے ہم آہنگ ہیں اور مزید ۴ ہزار سے بات چیت جاری ہے تاکہ وہ حکومت سے مذاکرات کے لیے راضی ہو جائیں۔اس کے جواب میں طالبان ترجمان قاری محمد یوسف احمدی نے کہا ہے کہ'' ماضی کی طرح یہ بھی محض پروپیگنڈہ ہے،عبدالخالق ملکزئی کا طالبان سے کوئی تعلّق نہیں اور یہ دعویٰ جھوٹا اور بے بنیاد ہے۔اتحادی افواج' مجاہدین اور افغان عوام میں شکوک وشبہات اور مایوسی پھیلانے کے لیے ایسے حربے استعمال کر رہی ہے لیکن ان کے ہاتھ مایوسی کے سوا کچھ بھی نہیں آئے گا''۔

☆☆☆☆☆

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کررہے ہیں۔ اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی ومالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے، یہ تمام اعداد وشمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جبکہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ http://www.shahamat.info/urdu پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

16 فروری

☆ صوبہ نیمروز ضلع دلارام کے مرکز کے قریب بم دھماکوں میں امریکی وافغان فوجوں کی 2 گاڑیاں تباہ ہوئیں۔ امریکی ٹینک پر دوراہی کے مقام پر دھماکہ ہوا، جس سے ٹینک تباہ اور اس میں سوار 3 فوجی ہلاک ہوئے۔ اسی طرح افغان فوجی گاڑی ہرات روڈ پر بارودی سرنگ کی زد میں آکر تباہ ہوئی اور اس میں سوار 8 فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

17 فروری

☆ صوبہ بادغیس ضلع قادس (غادس) میں بدھ کے روز کابل انتظامیہ کے 3 پولیس کمانڈر دیگر 20 اہل کاروں کے ساتھ امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین کے ساتھ آملے۔ سرنڈر ہونے والے کمانڈروں کے نام محمد عباس، گل آغا اور رئیس حبیب اللہ ہیں۔ سرنڈر ہونے والوں نے 20 کلاشنکوف، ایک عدد راکٹ لانچر اور چوکیوں کی اشیاء مجاہدین کے سپرد کردیے۔

☆ اطلاعات کے مطابق امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ کنڑ ضلع غازی آباد میں امریکی فوج دستوں پر گھات کی صورت میں 2 حملے کیے۔ پہلے حملے میں دشمن کی 2 بکتر بند گاڑیاں راکٹوں کی زد میں آکر تباہ ہوگئیں۔ دیر تک جاری رہنے والی لڑائی میں 10 امریکی فوجی ہلاک و زخمی ہوئے۔ دوسرا حملہ سہ پہر کو درہ گل کے علاقے میں ہوا۔ جس میں امریکی گشتی پارٹی کو مجاہدین کی کمین (گھات) کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک گھنٹے کی لڑائی میں 8 صلیبی فوجی ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔

18 فروری

☆ امارتِ اسلامیہ کے ذرائع کے مطابق صوبہ قندھار اور کنڑ میں مختلف نوعیت کی عملیات میں 15 امریکی فوجی ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔ تفصیلات کے مطابق صوبہ قندھار، سیاہ چوئی کے علاقے میں پے در پے ہونے والے 3 خوفناک دھماکوں سے 7 امریکی ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔ جنہیں ہیلی کاپٹروں کے ذریعے منتقل کیا گیا۔ دوسری طرف صوبہ کنڑ ضلع غازی آباد سے موصولہ تفصیلات کے مطابق جارح فوجی معمول کے گشت پر تھے، جنہیں مجاہدین کی کمین کا سامنا کرنا پڑا اور گھمسان کی لڑائی چھڑ گئی، جو کم از کم ایک گھنٹے تک جاری رہی۔ جس میں 8 صلیبی فوجی ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ ننگرہار کے صدر مقام جلال آباد شہر میں 3 فدائین کے آپریشن کے نتیجے میں 90 سے زائد فوجی اور انٹیلی جنس اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔ جلال آباد شہر میں واقع کابل بینک پر امارت اسلامیہ کے فدائین نے ایسے وقت میں حملہ کیا، جب بینک سپیشل برانچ میں پولیس، انٹیلی جنس اور سرکاری اہل کار قطار میں کھڑے تھے۔ فدائین نے پہلے محافظوں کو نشانہ بنایا اور فوراً بینک میں داخل ہوکر پولیس اہل کاروں پر ہلکے ہتھیاروں سے حملہ کیا۔ حملے کے وقت پولیس کے اجتماع پر بارود بھرے رکشے کا دھماکہ ہوا، جس میں 25 پولیس اہل کار جانی نقصان سے دوچار ہوئے۔ مجاہدین کی مزاحمت دیر تک جاری رہی۔ جب لڑائی اختتام پذیر ہوئی تو ایک فدائی مجاہد جو دشمن کی جوابی فائرنگ کے نتیجے میں معمولی زخمی ہوئے، جائے واردات پر لیٹے رہے۔ جب سیکورٹی اہل کار زخمی مجاہد کو شناخت کی خاطر دیکھنے کے لیے جمع ہوئے تو فدائی مجاہد نے بارود بھری جیکٹ سے دھماکہ کیا۔ جس میں مزید سیکورٹی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔ صوبائی پولیس چیف جنرل علی شاہ بھی اسی دھماکہ میں شدید زخمی ہوا۔

20 فروری

☆ ہلمند اور قندھار سے موصولہ اطلاعات کے مطابق لشکر گاہ شہر کے قریب اور ضلع ارغنداب میں ہونے والے دھماکوں میں تقریباً 16 امریکی فوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔ تفصیلات کے مطابق صوبہ ہلمند کے صوبائی دارالحکومت کے قریب بابا جی کے علاقے لوئے ماندہ کے مقام پر امریکی پیدل گشتی پارٹی پر ہونے والے دھماکے میں 2 امریکی ہلاک جبکہ 2 زخمی ہوئے۔ دوسرا دھماکہ ایک گھنٹہ بعد کوفلّی کے مقام پر ہوا، جس میں 1 امریکی ہلاک اور 2 زخمی ہوئے۔ صوبہ قندھار میں امریکی فوجیوں پر ہونے والے دھماکے میں 8 امریکی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

21 فروری

☆ امارت اسلامیہ کے فدائی مجاہد نے صوبہ قندوز میں سہ پہر 2 بجے ضلع امام صاحب میں فوجی بھرتی دفتر میں استشہادی حملہ کیا۔ استشہادی مجاہد شہید محمد داؤد تقبلہ اللہ نے فوجی بھرتی مرکز میں ایسے وقت میں فدائی حملہ کیا۔ حملہ کے وقت کثیر تعداد میں امریکی حمایت یافتہ نام نہاد قومی لشکر کے جنگجو اپنی اسناد کی چھان بین اور اسے قانونی بنانے کی غرض دفتر میں جمع تھے۔ اس دوران فدائی مجاہد دفتر میں داخل ہوکر ملیشیا جنگجو کے درمیان بارود بھری جیکٹ سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 30 فوجی ہلاک جبکہ 42 زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ بغلان کے ضلع مرکز بغلان میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین اور امریکی وافغان فوجوں کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں۔ دن بھر جاری رہنے والے جھڑپوں میں شاہ خیل کے مقام پر دھماکہ سے 6 افغان ہلاک ہوئے۔ نیز علاؤالدین کے مقام پر طویل لڑائی کے

دوران دوران 8 کٹھ پتلی فوجی ہلاک ہونے کے علاوہ ایک فوجی رینجر گاڑی بھی تباہ ہوئی۔اسی طرح احمد خیل کے علاقے میں امریکی وافغان فوجوں سے شدید لڑائی کے دوران 12 فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ایک اور اطلاع کے مطابق انار خیل میں دوبدو لڑائی کے دوران افغان 4 فوجی ہلاک ہوئے۔

☆ امارت اسلامیہ کے مجاہدین کی تابڑتوڑ حملوں میں صوبہ ہلمند ضلع گریشک میں 12 قابض اور افغان فوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔تفصیل کے مطابق مالگیر کے علاقے اوپاشک کے مقام پر بغرا نہر کے کنارے افغان ادارے کی فوجی گاڑی بارودی سرنگ کی زد میں آکر تباہ ہوئی اور اس میں سوار فوجیوں میں سے 3 موقع پر ہلاک جبکہ 4 زخمی ہوئے۔امریکی پیدل گشتی پارٹی پر مجاہدین کے ایک دستی بم حملے میں 3 صلیبی فوجی ہلاک جبکہ 2 زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ بغلان میں منگلو کے قریب خدائیداد خیل کے علاقے میں 1 فوجی رینجر گاڑی اور 1 امریکی فوجی ٹینک بارودی سرنگوں کی زد میں آکر تباہ ہوگیا اوران میں سوار 15 افغان وجارح فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

22 فروری

☆ اطلاعات کے مطابق صوبہ بغلان ضلع مرکز بغلان میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین کے حملوں اور مختلف جھڑپوں میں مجموعی طور پر مزید 17 افغان فوجی ہلاک ہوئے۔چارشنبہ تپہ کے علاقے میں مجاہدین اور افغان فوجوں کے درمیان شدید لڑائی لڑی گئی،جس میں کمانڈر عبدل کا بھائی مارا گیا۔اسی طرح شیخ خیل کے علاقے میں افغان فوج کے نعمت اللہ صافی گروپ کا سربراہ میراجان متعدد فوجیوں سمیت مارا گیا۔ششکپو کے علاقے میں اسی نوعیت کی جھڑپوں کے دوران 9 کرائے کے فوجی ہلاک ہوئے۔ایک اور اطلاع کے مطابق مٹہ خیل کے علاقے میں دن بھر جاری رہنے والی لڑائی میں 6 افغان فوجی ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔

23 فروری

☆ صوبہ جوزجان ضلع قوش تپہ میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین اور ملکی وغیر ملکی فوجوں کے درمیان گھمسان کی لڑائی لڑی گئی۔صبح دس بجے کے لگ بھگ چھڑ جانے والی لڑائی جو دو گھنٹے تک جاری رہی۔جھڑپ میں 2 ٹینک اور 4 فوجی رینجر گاڑیاں راکٹوں کا نشانہ بنا کر تباہ ہوئیں اور ساتھ ہی 13 قابض وافغان فوجی بھی ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔مجاہدین نے ایک جی پی ایس،ایک بکس ایئر کرافٹ گن کی گولیاں اور مختلف النوع فوجی ساز وسامان غنیمت میں حاصل کیا۔الحمدللہ۔

24 فروری

☆ استشہادی مجاہد شہید عطاء اللہ نے بارودی گاڑی صوبہ قندھار کے سرحدی شہر ضلع سپین بولدک کے ضلعی مرکز کے قریب انٹیلی جنس اہل کاروں کی گاڑیوں سے ٹکرا کر دی۔جس سے 2 رینجر گاڑیاں مکمل طور پر جل کر خاکستر ہوگئیں اور ان میں سوار 10 خفیہ ادارے کے اہل کار ہلاک ہونے کے علاوہ دیگر گاڑیوں کو بھی نقصان پہنچا۔

26 فروری

☆ صوبہ لغمان ضلع علی نگار میں امریکی گشتی پارٹی پر حملہ کیا گیا۔نورلام صاحب درہ کے علاقے میں صبح 9 بجے کیے جانے والے حملے نے لڑائی کی شکل اپنالی،جو دوپہر 11 بجے تک جاری رہی۔لڑائی کے نتیجے میں 5 صلیبی فوجی ہلاک جبکہ 6 زخمی ہوئے اور دشمن کو بھاری مالی نقصانات کا سامنا ہوا،جس کے بعد دشمن نے پسپا ہوگئے۔

27 فروری

☆ صوبہ روزگان کے صدر مقام ترین کوٹ شہر میں بارودی سرنگ کے بم دھماکہ سے 10 امریکی فوجی ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔

☆ صوبائی کونسل کے متعدد ارکان،کمانڈر اور اعلیٰ سرکاری اہل کار صوبہ فاریاب ضلع شیرین تگاب کے جوین گندی کے علاقے میں وحشت ناک کھیل 'بزکشی' سے لطف اندوز ہو رہے تھے کہ امارتِ اسلامیہ کے فدائی مجاہد شہید نعیم اللہ میدان میں داخل ہوئے اور اعلیٰ سرکاری اہل کاروں کے درمیان فدائی حملہ کردیا۔جس سے 23 اعلیٰ عہدے دار ہلاک وزخمی ہوئے۔سفاک کمانڈر جنرل مالک کا بھائی گل محمد پہلوان،معروف افغان کمانڈر ہاشم اور صوبائی کونسل کے دیگر اراکین سمیت 15 افراد ہلاک جبکہ 8 زخم ہوئے۔عینی شاہدین کے مطابق دھماکہ اتنا زوردار تھا کہ سرکاری اہل کاروں کی متعدد گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔

یکم مارچ

☆ موصولہ رپورٹ کے مطابق امریکی چار انجن والا ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر شین غزک کے علاقے پر نچلی پرواز کررہا تھا۔جسے مجاہدین نے اینٹی ایئر کرافٹ گن کا نشانہ بنایا،جس سے ہیلی کاپٹر چند لمحوں بعد زمین پر آگرا اور اس میں سوار تمام فوجی عملہ ہلاک ہوگیا۔

3 مارچ

☆ قندھار شہر میں 25 صلیبی ومقامی فوجی شدید دھماکوں سے ہلاک اور زخمی ہوئے۔آمدہ رپورٹ کے مطابق کثیر تعداد میں امریکی وافغان فوجیں قندھار شہر کے مغرب پرانے شہر کے خندک کے علاقے میں ایک گلی میں جہاں مجاہدین نے بارودی سرنگیں بچھا رکھی تھیں،پیدل گشت کر رہے تھے،شدید دھماکے کے نتیجے میں 7 صلیبی وافغان فوجی ہلاک جبکہ 17 شدید زخمی ہوئے۔

6 مارچ

☆ آمدہ اطلاعات کے مطابق ہلمند اور لوگر کے گریشک اور برہ کی برک کے اضلاع میں مجاہدین کی کی گئی عملیات میں 5 افغان فوجی اور 4 امریکی ہلاک جبکہ دشمن کے 11 سپاہی زخمی ہوئے۔صوبہ ہلمند میں افغان فوجیوں پر نہر سراج علاقے میں اس وقت حملہ کیا گیا کہ جب وہ بلوچ گاؤں میں فصلیں تلف کرنے جا رہے تھے۔جبکہ دوسری طرف صوبہ لوگر کے ملا خیل علاقے میں دشمن کو مجاہدین کی کمین (گھات) کا سامنا ہوا۔1 گھنٹے تک جاری رہنے والی لڑائی میں 4 صلیبی فوجی مردار جبکہ 5 زخمی ہوئے۔

7 مارچ

☆ امریکی پیدل دستے پر امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین کی جانب سے ہونے والے زوردار دھماکے سے قریباً 10 امریکی ہلاک وزخمی ہوگئے۔ دھماکہ اتنا زوردار تھا کہ مقتولین اور زخمیوں کے اعضاء دور دار تک بکھر گئے۔

8 مارچ

☆افغان ادارے کی فوج پر صوبہ قندھار کے ضلع پنجوائی میں ہونے والے 2 دھماکوں کے نتیجے میں 12 فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ کنٹر کے ضلع غازی آباد میں نیٹو رسد کے قافلے پر حملہ کیا گیا۔ قافلے کو رات کے وقت مجاہدین کی جانب سے کمین کا سامنا ہوا، جس سے گھمسان کی لڑائی چھڑ گئی۔ دشمن کی 2 گاڑیاں راکٹوں کی زد میں آ کر تباہ ہوگئیں اور ساتھ ہی 11 سپاہی بھی ہلاک ہوئے۔

☆ ننگرہار میں مجاہدین کیے گئے مختلف حملوں میں 4 صلیبیوں سمیت 10 پولیس اہل کار ہلاک جبکہ 15 اہل کار زخمی ہوئے۔ پہلا دھماکہ صوبائی دارالحکومت کے قریب عید گاہ کے مقام پر ایک گاڑی پر ہوا۔ جس سے 4 غیر ملکی مشاورین کے مارے جانے کی اطلاعات موصول ہوئیں۔ دوسرا دھماکہ آدھے گھنٹے بعد اس وقت کیا گیا کہ جب پولیس اہل کار جائے وقوعہ پر جمع تھے۔ شدید دھماکے سے 10 اہل کار ہلاک جبکہ 15 زخمی ہوگئے۔

11 مارچ

☆ صوبہ قندوز میں امارتِ اسلامیہ کے شیر دل مجاہد نے ایک استشہادی حملہ انجام دیا، جس میں قندوز کا پولیس چیف مارا گیا۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق شاندار حملے میں پولیس افسر کے علاوہ دیگر 18 پولیس اہل کار بھی مارے گئے لیکن گورنر قندوز اور علاقے کے جنرل کمانڈر کے مارے جانے کے بارے میں اطلاعات موصول نہ ہوسکیں۔ مزید تفصیلات میں بتایا گیا کہ افغان فوج کا اعلیٰ عہدے دار جس کا نام صادق بتایا جاتا ہے، دھماکے میں مارا گیا۔ اس کے علاوہ افغان خفیہ ایجنسی کا اہل کار عبدالرحمٰن بھی اس استشہادی کاروائی میں مردار ہوا۔

12 مارچ

☆ لوگر کے صوبائی دارالحکومت میں مجاہدینِ امارتِ اسلامیہ اور غاصب امریکیوں کے درمیان رات کے وقت ایک معرکہ ہوا۔ مجاہدین نے دشمن کے 3 ٹینکوں کو راکٹوں کا نشانہ بنا کر تباہ کر دیا۔ اس کے علاوہ دشمن کے 8 سپاہی بھی مارے گئے اور دیگر 4 شدید زخمی ہوئے۔ دو مجاہد زخمی ہوئے اور ایک مجاہد بھائی کو شہادت ملی۔ اللہ ان کی شہادت قبول فرمائے۔ آمین

☆ صوبہ بغلان میں امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین اور افغان ادارے کی فوجیوں کے درمیان ایک گھنٹے پر مشتمل طویل معرکہ لڑا گیا، جس میں بیسیوں مرتد فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆ امارتِ اسلامیہ کے ترجمان قاری محمد یوسف احمدی کے مطابق صوبہ قندھار کے ضلع پنجوائی میں دشمن کے پیدل دستے پر ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ جس سے 6 امریکی ہلاک اور 3 زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ ہلمند، ضلع گریشک میں امریکی فوجی ٹینک مجاہدین کی جانب سے نصب کردہ بم کی زد میں آکر تباہ ہوگیا۔ دھماکے کے بعد جائے وقوعہ پر مزید امریکی جمع تھے کہ مجاہدین کی جانب سے دوسرا دھماکہ کر دیا گیا۔ دونوں دھماکوں میں مجموعی طور پر 10 سے زیادہ امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

13 مارچ

☆ مجاہدینِ امارتِ اسلامیہ نے افغان نیشنل پولیس پر مقامی وقت کے مطابق شام 4 بجے گھات لگائی، جس میں 13 پولیس اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔ اس کے علاوہ دشمن کی 2 گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔ مجاہدین کو بھاری تعداد میں مالِ غنیمت بھی حاصل ہوا۔

☆ مجاہدین کے صوبہ ہلمند کے شمالی ضلع مارجہ میں حملہ کر کے افغان افغان فوج کے 8 سپاہیوں کو ہلاک کر دیا۔ جبکہ دیگر 3 کو زخمی کر دیا۔ یہ حملہ شام کے وقت کیا گیا۔

14 مارچ

☆ قندوز شہر میں افغان فوج پر مجاہد سیف اللہ کے فدائی حملے میں 31 فوجی مردار اور 34 زخمی ہوئے۔ فدائی حملہ فوج کے بھرتی مرکز پر کیا گیا۔ مرنے اور زخمی ہونے والوں میں فوجی افسروں اور اہل کاروں کی ایک کثیر تعداد شامل ہے۔

15 مارچ

☆ امارتِ اسلامیہ کے ترجمان قاری یوسف احمدی کے مطابق مجاہدینِ امارتِ اسلامیہ نے صوبہ بادغیس کے ضلع سنگ آتش میں امریکی جاسوس طیارے کو مار گرایا۔ تفصیلات کے مطابق جاسوس طیارہ پیر کے روز شام کے وقت ضلعی مرکز کے قریب مار گرایا گیا، جس کا ملبہ مجاہدین کے قبضے میں ہے۔

☆ نیٹو رسد کے قافلے پر مجاہدینِ امارتِ اسلامیہ نے صوبہ فراہ ضلع فراہ رود میں حملہ کیا۔ تفصیل کے مطابق مجاہدین نے مقامی وقت کے مطابق صبح آٹھ بجے کارونگاہ کے علاقے میں قندھار، ہرات شاہراہ پر نیٹو رسد کے قافلے پر گھات لگائی، جس کے نتیجے میں سیکیورٹی اہل کاروں کی 2 سرف گاڑیاں راکٹوں کی زد میں آکر تباہ ہوگئیں اور ان میں سوار 8 سیکیورٹی اہل کار مردار جبکہ 3 زخمی ہوئے۔ مجاہدین نے ہلاک شدگان کا اسلحہ اور دیگر فوجی ساز و سامان اپنے قبضے میں لے لیا۔

☆ دو روز قبل صوبہ ہلمند، ضلع دیشو کے سرحدی شہر برامچہ میں امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین کے خلاف کارروائی کے لیے آنے والے امریکی فوجیوں کی ایک بڑی تعداد پیر اور منگل کی درمیانی شب رات 10 بجے علاقہ چھوڑ کر فرار ہوگئی۔ تباہ ہونے ہونے والے امریکی ٹینکوں کی تعداد 10 بتائی جاتی ہے۔ نیز دھماکوں اور ٹینکوں میں ہلاک و زخمی ہونے والے فوجیوں کی تعداد 30 بتائی گئی۔

☆☆☆☆☆

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن کی تفصیلات بوجوہ ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتیں ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کرامت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۲۶ فروری: شمالی وزیرستان میں رزمک کے قریب سیکورٹی فورسز کی کی ایک گاڑی بارودی سرنگ کی زد میں آکر تباہ ہوگئی، ۳ سیکورٹی اہل کار ہلاک۔

۲۷ فروری: مہمند ایجنسی میں سیکورٹی فورسز کے پیدل دستے پر ریموٹ کنٹرول بم کے ذریعے حملہ کیا گیا، ۲ سیکورٹی اہل کار ہلاک۔

۲۷ فروری: اورکزئی ایجنسی میں 'امن' کمیٹی کے ۴ ارکان کو اغوا کرلیا گیا۔

۲۸ فروری: مہمند کی تحصیل امبار میں بارودی سرنگ دھماکے میں امن کمیٹی کا ایک رکن سید گل ہلاک ہوگیا۔

۲۸ فروری: مہمند ایجنسی میں سیکورٹی فورسز کے پیدل دستے پر ریموٹ کنٹرول سے حملہ کیا گیا، ایک اہل کار ہلاک اور ۲ زخمی ہوئے۔

یکم مارچ: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں امریکہ کے لیے جاسوسی کرنے کے جرم میں ۴ جاسوسوں کو جب کہ خیبر ایجنسی میں ایک جاسوس کو قتل کردیا گیا۔

۳ مارچ: ہنگو میں ایک فدائی کارروائی کے نتیجے میں ۹ پولیس اہل کار ہلاک جبکہ ۳۵ زخمی ہوگئے۔

۳ مارچ: خیبر ایجنسی میں مجاہدین کی فائرنگ سے خاصہ دار فورس کے ۶ اہل کاروں کی ہلاکت اور ۳ کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۴ مارچ: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں خاصہ دار قافلے پر مجاہدین نے حملہ کیا، اس حملے کے نتیجے میں ۶ اہل کاروں کی ہلاکت کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۴ مارچ: ہنگو شہر میں ریلوے روڈ پر سپین خوری چوک میں فدائی مجاہدین نے بارود سے بھری کار پولیس چیک پوسٹ سے ٹکرا دی، اس فدائی کارروائی کے نتیجے میں ۳ پولیس اہل کار ہلاک، جب کہ ۳۲ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی گئی۔

۶ مارچ: مہمند ایجنسی کے صدر مقام غلنئی سے تقریباً ۴۰ کلومیٹر دور تحصیل بائیزئی کے علاقے منظری چینہ میں مجاہدین نے امن کمیٹی کے ٹھکانے پر راکٹوں اور خودکار ہتھیاروں سے حملہ کیا۔ سرکاری ذرائع کے مطابق امن کمیٹی کے ۷ ممبر ہلاک، ۷ زخمی جب کہ ۲ کو اغوا کرلیا گیا۔

۶ مارچ: سوات میں فوج اور مجاہدین کے درمیان جھڑپ ہوئی۔ اس جھڑپ میں فوجی ذرائع نے ایک اہل کار کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۳ مارچ: شمالی وزیرستان میران شاہ دتہ خیل روڈ پر میں امریکی جاسوسی کا جرم ثابت ہونے پر ۴ جاسوسوں کو قتل کردیا گیا۔

۹ مارچ: مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی میں چمرکنڈ مرجانہ ون چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں ایک اہل کار کے زخمی ہونے کی تصدیق کی گئی۔

۱۲ مارچ: اورکزئی ایجنسی میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں میں ۳ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۲ مارچ: اورکزئی میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ۳ سیکورٹی اہل کار ہلاک۔

۱۷ مارچ: مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقہ چناری میں طالبان نے امن کمیٹی کے رکن غفار کو فائرنگ کرکے قتل کردیا۔

۱۸ مارچ: خیبر ایجنسی کے باڑہ بازار کے قریب بارودی سرنگ دھماکے سے چار سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۸ مارچ: خیبر ایجنسی کے قریب قمبر آباد کے علاقے شلوبر میں فورسز کے قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملے میں سرکاری ذرائع نے ۱۲ اہل کاروں کے زخمی ہونے کی اطلاع دی۔

۱۹ مارچ: جنوبی وزیرستان میں سروکئی کے علاقے میں مجاہدین نے چیک پوسٹ پر حملہ کیا، سیکورٹی ذرائع نے ۱۲ اہل کاروں کے ہلاک اور ۸ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۱۹ مارچ: مہمند کی تحصیل بائیزئی میں زیارت پوسٹ کے قریب بارودی سرنگ دھماکے میں ایک سیکورٹی اہل کار کی ہلاکت کی تصدیق کی گئی۔

۲۱ مارچ: شمالی وزیرستان منظر خیل اور خیسور میں امریکہ کے لیے جاسوسی کا الزام ثابت ہونے پر ۴ جاسوسوں کو قتل کردیا گیا۔

۲۱ مارچ: اورکزئی کے علاقے شکرتنگی میں مجاہدین نے سیکورٹی فورسز کی چیک پوسٹ پر حملہ کیا۔ سیکورٹی ذرائع نے اس حملے میں ایک اہل کار کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۲۲ مارچ: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں سیکورٹی فورسز کے قافلے میں شامل گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم سے حملہ کیا گیا۔ سرکاری ذرائع نے اس حملے میں ۱۰ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۲ مارچ: سوات میں مجاہدین کی فائرنگ سے ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق سرکاری ذرائع نے کی۔

پاکستانی فوج کی مدد سے امریکی ڈرون حملے

۹ مارچ: جنوبی وزیرستان کی تحصیل برمل کے گاؤں لنڈی ڈاگ میں ایک مکان پر ۱۲ امریکی جاسوس طیاروں نے ۴ میزائل داغے۔ اس حملے میں ۵ افراد شہید اور ۳ زخمی ہوگئے۔

۹مارچ: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل کے علاقے اسماعیل خیل میں ایک مکان پر امریکی جاسوس طیاروں سے ۳ میزائل داغے گئے۔ جس سے مکان میں موجود ۵افراد شہید ہوگئے۔

۱۱مارچ: شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں امریکی جاسوس طیاروں نے یکے بعد دیگر ۳ میزائل حملے کیے۔ جن کے نتیجے میں ۱۸افراد شہید اور متعدد زخمی ہوگئے۔

۱۳مارچ: جنوبی وزیرستان کے علاقے اعظم ورسک میں ایک گاڑی پر امریکی ڈرون طیاروں سے ۲ میزائل داغے گئے، ۴افراد شہید ہوگئے۔

۱۳مارچ: شمالی وزیرستان میں اسپلگا گاؤں میں امریکی جاسوس طیارے سے ایک گھر پر ۶ میزائل داغے گئے، ۱۶افراد شہید اور ۵ شدید زخمی ہوئے۔

۱۵مارچ: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل کے علاقے دیگون میں ایک گاڑی پر ۲ میزائل داغے گئے، ۱۵افراد شہید جب کہ ۲ شدید زخمی ہوئے۔

۱۵مارچ: شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ سے ۸ کلومیٹر دور گاؤں تپئی میں ایک گاڑی پر امریکی ڈرون نے ۲ میزائل داغے، ۴افراد شہید اور ۴ زخمی ہوگئے۔

۱۶مارچ: شمالی وزیرستان کے علاقے دتہ خیل میں ایک مکان پر ڈرون میزائل حملے میں چار افراد شہید اور ایک زخمی ہوئے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: فیصل شہید

جب اس فانی دنیا سے رخصت کے لمحات قریب آئے تو ربُ العالمین نے دُشمن سے آمنے سامنے لڑائی کی ان کی خواہش بھی پوری کر دی۔ قندھار کے نواحی علاقے میں وہ اور حافظ نور محمد شہیدؒ موجود تھے جب امریکی فوج کی ایک چھاپہ مار ٹیم نے علاقے کو گھیر لیا۔ دونوں ساتھیوں نے ایک باغ میں پوزیشنیں سنبھالیں اور جم کر لڑنے کا فیصلہ کیا۔ مقامی طالبان کے مطابق جب چھاپہ مار ٹیم کا امریکی افسر فیصل بھائی کی زد میں آیا تو انھوں نے موقع غنیمت جان کر اُس پر فائر کھول دیا اور اُسے جہنّم کی راہ دکھلا دی۔ امریکیوں کی جوابی فائرنگ میں فیصل بھائی بھی حیاتِ جاوداں پا گئے۔ جبکہ اُن سے تھوڑے ہی فاصلے پر نور محمد بھائی بھی ہیلی کاپٹر کی شیلنگ سے شہید ہو گئے (نحسبھم کذلک واللہ حسیبھم)۔

بے شک ہم تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے یہی اُمید رکھتے ہیں کہ وہ دونوں ساتھی حیاتِ جاوداں پا گئے ہیں اور ان شاء اللہ وہ جنت کے حسین باغوں میں خوش وخرم پھرتے ہوں گے اور اپنا رزق پاتے ہوں گے تاہم اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کے حال سے زیادہ باخبر ہے۔ سورۃ آلِ عمران میں اللہ تعالیٰ شہدا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اور ہرگز نہ سمجھنا ان لوگوں کو جو قتل ہوئے ہیں اللہ کی راہ میں، کہ وہ مُردہ ہیں۔ بلکہ وہ تو زندہ ہیں، اپنے رب کے پاس رزق پا رہے ہیں۔ شاداں وفرحاں ہیں اُس پر جو عطا فرمایا ہے اُن کو اللہ نے اپنے فضل سے اور مطمئن ہیں اُن لوگوں کے بارے میں جو ابھی نہیں پہنچے اُن کے پاس اُن کے پچھلوں میں سے، اس بنا پر کہ نہ کوئی خوف ہے اُن کے لیے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔ مطمئن ہیں اللہ کے انعام پر اور اس کے فضل پر اور (اس پر) کہ اللہ نہیں ضائع کرتا اجر مومنوں کا۔'' (آلِ عمران: ۱۷۱-۱۶۹)

اللہ تعالیٰ اُنہیں شہدا کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں بھی شہادت کی خلعت پہنا کر جنت میں اُن کے ساتھ اکٹھا کر دے۔ (آمین)

☆☆☆☆☆

نیٹو رسد پر مجاہدین کے حملے

۲۴فروری: چمن میں نیٹو کے لیے تیل افغانستان کے جانے والے ٹینکروں پر سرحد کے قریب حملہ کیا گیا، جس سے ۲ ٹینکر تباہ ہوگئے۔

۲۷فروری: بلوچستان کے علاقے منگوچر میں ۲ نیٹو آئل ٹینکروں پر فائرنگ کی گئی اور بعد ازاں تیل چھڑک کر آگ لگا دی گئی جس کے نتیجے میں دونوں ٹینکر جل کر خاکستر ہوگئے۔

۲۷فروری: مستونگ کے قریب مجاہدین نے نیٹو فورسز کو سامان سپلائی کرنے والے ایک ٹرالر پر فائرنگ کے بعد تیل چھڑک کر آگ لگا دی جس سے ٹرالر تباہ ہوگیا۔

۱۹مارچ: طورخم بارڈر کے قریب مجاہدین نے نیٹو ٹینکر ٹرمینل پر بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ٹرمینل پر کھڑے ۶ آئل ٹینکر مکمل طور پر تباہ ہوگئے، جب کہ عملے کے ۸ ارکان زخمی ہوئے۔

۴مارچ: طورخم بارڈر پر ۳ نیٹو آئل ٹینکرز بم سے اڑا دیے گئے۔

۱۲مارچ: بلوچستان کے علاقے مچھ میں مجاہدین نے ۳ نیٹو آئل ٹینکروں کو فائرنگ کے بعد آگ لگا دی۔

۱۲مارچ: اٹک میں جی ٹی روڈ پر تربیلہ موڑ کے قریب نیٹو کے ۲ کنٹینروں کو مجاہدین نے آگ لگا کر جلا دیا۔

۱۴مارچ: قلات میں ۲ نیٹو کنٹینرز نذر آتش کر دیے گئے جب کہ ۲ آئل ٹینکرز بھی تباہ کر دیے گئے۔

۱۶مارچ: مستونگ میں مجاہدین کے حملے میں ۴ نیٹو آئل ٹینکر تباہ جب کہ ایک ڈرائیور ہلاک اور ایک کلینر زخمی ہوگیا۔

۱۸مارچ: حسن ابدال کے قریب ایک نیٹو ٹینکر کو آگ لگا کر جلا دیا گیا۔

۲۳مارچ: سبی کے قریب بولان کے علاقے کمبڑی پل کے نزدیک مجاہدین نے نیٹو فورسز کو تیل سپلائی کرنے والے آئل ٹینکروں پر فائرنگ کر دی اور بعد میں ٹینکروں کو آگ لگا کر تباہ کر دیا۔

☆☆☆☆☆

صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

نوید صدیقی

یقین دلاتا ہوں افغانستان چھوڑ کر نہیں جا رہے : رابرٹ گیٹس

امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس نے کہا ہے کہ'' امریکہ بہتر پوزیشن میں ہے کہ جولائی میں افغانستان سے کچھ امریکی فوجیوں کی واپسی ممکن کی جا سکے گی''۔ اُس نے کہا کہ ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا کہ کتنی تعداد میں امریکی فوجیوں کو افغانستان سے واپس نکالا جائے گا۔ اس کا کہنا تھا کہ جولائی میں افغانستان سے امریکی فوجوں کے انخلا کے متعلّق امریکی صدر اوباما کا وعدہ معمولی بات ہے۔

جولائی میں فوجیوں کی واپسی کے آغاز کا مرحلہ امریکی قیادت کے لیے اس حوالے سے بھی نہایت کٹھن ہو گا کہ افغانستان میں موجود ہر صلیبی فوجی یہ چاہے گا کہ وہ سب سے پہلے امریکہ واپس جانے والے جہاز میں جا بیٹھے، اور درحقیقت وہی امریکی فوجی خوش نصیب ہوں گے جو اس مرحلے میں زندہ سلامت امریکہ واپس جانے میں کامیاب ہو جائیں گے کیونکہ اس کے بعد صحیح سلامت واپس جانے کی یہ 'سہولت' شاید مجاہدین ختم کر دیں۔

شہباز بھٹی کے قاتل کیفر کردار تک پہنچائے جائیں : اوباما

اوباما نے کہا ہے کہ'' شہباز بھٹی کے قاتل کیفر کردار تک پہنچائے جائیں، وہ اس قتل کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کرتا ہے''۔

ایک پاکستانی 'چُوڑے (بھنگی)' کے قتل پر امریکی چُوڑے کا پیچ وتاب یہ پتہ دے رہا ہے کہ 'گولیاں' ضائع نہیں ہوئیں۔

اگلے ۳ سال تک طالبان مزاحمت سے چھٹکارا نہیں ملے گا : امریکی کمانڈر

افغانستان میں امریکی فوج کے نائب کمان رکھنے والے لیفٹیننٹ جنرل ڈیوڈ روڈریگیوز کا کہنا ہے کہ اگلے تین سال تک مزاحمت سے جان چھوٹنے والی نہیں۔ آنے والا وقت آسان نہیں ہوگا۔

بے وقوف امریکی جرنیل نے تین سال کی بات شاید اس لیے کہی ہے کہ تین سال بعد یعنی ۲۰۱۴ تک امریکی ' افغانستان سے بھاگنے کا ارادہ رکھتے ہیں ورنہ یہ تو ان کے سیانوں کو بھی پتا ہے کہ مزاحمت اس وقت تک جاری رہے گی جب تک افغانستان میں ایک بھی زندہ صلیبی فوجی موجود ہے۔

دہشت گردوں کا افغانستان میں داخلہ روکا جائے گا۔ پاکستان کو دہشت گردی کے خلاف '' ڈومور'' پر قائل کرنا ہوگا : پیٹریاس

ڈیوڈ پیٹریاس نے کہا ہے کہ کئی طالبان رہ نما اور جنگ جو پاکستان میں موجود پناہ گاہوں میں ہیں تاہم انہیں واپس افغانستان آنے سے روکنے کے لیے ہلمند، قندھار اور ننگرہار صوبوں سے ملحقہ پاک افغان سرحدوں پر اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ اس مقصد کے لیے امریکی واتحادی فوج آنے والے چند ماہ میں Defence and Depth حکمت عملی اپنائے گی۔ اُس نے کہا کہ افغانستان میں صورت حال تبدیل ہو رہی ہے، افغانستان میں طالبان کو مکمل شکست دینے کا بہترین راستہ پاکستان کو دہشت گردی کے خلاف '' ڈومور'' پر قائل کرنا ہے۔

'دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے' کے مصداق پیٹریاس اور اس کا قبیلہ خوش فہمیوں کے سہارے دن کاٹ رہے ہیں ورنہ یہ حقیقت تو انیسویں صدی سے ہی روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ افغانستان سے غاصبوں کے لیے واپسی کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے ذلت، شکست اور موت کا راستہ۔

پاکستان امریکہ کے لیے لائف لائن کی حیثیت رکھتا ہے : سابق امریکی سفیر

پاکستان میں تعینات رہنے والی سابق امریکی سفیر وینڈی چیمبرلین نے کہا ہے کہ پاکستان اور امریکہ کے تعلقات اہمیّت رکھتے ہیں کسی کو یہ بات پسند آئے یا نہیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ پاکستان ہمارے لیے لائف لائن کی حیثیت رکھتا ہے۔

اگر پاکستان واقعی امریکہ کی 'لائف لائن' ہے تو پھر امریکہ کو چاہیے کہ اپنے لیے وینٹی لیٹر (مصنوعی تنفس کی مشین) کا انتظام کر لے کیونکہ اس 'لائف لائن' کی 'الائنمنٹ' تو 'دہشت گردی کے خلاف جنگ' نے بری طرح بگاڑ دی ہے۔

طالبان کے خلاف ناکام ہوگئے، رواں برس شدید لڑائی ہوگی : رابرٹ گیٹس

امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس نے افغانستان میں طالبان کے خاف سنگین لڑائی کا انتباہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ اتحادی اور مقامی افواج کو حاصل ہونے والی کامیابیاں غیر مستحکم اور ناپائے دار ہیں۔ طالبان کے خلاف لڑائی سنگین نوعیت کی ہوگی۔ اوباما نے کارروائیوں کو تیز کرنے کے لیے مزید فوجی بھیجے تھے تاہم چھوٹی کامیابیوں کے سوا کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا۔

القاعدہ اب بھی امریکہ پر نائن الیون جیسے حملے کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے، ایٹمی پاکستان کا شدت پسندوں کے ہاتھوں میں جانا خطرناک ہوگا : مولن

امریکی فوج کے سربراہ مائیک مولن نے اعتراف کیا ہے کہ'' افغانستان میں گزشتہ دوسال کے دوران طالبان مضبوط تر ہوئے اور القاعدہ اب بھی امریکہ پر نائن الیون جیسے حملے کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔ القاعدہ کے پاس تربیتی سہولتوں، مالی تعاون اور حمایت کی کمی نہیں اور یہ انتہائی سنجیدہ خدشہ ہے، گزشتہ دوسال کے دوران میں افغانستان میں طالبان مضبوط تر ہوئے ہیں اور ان کے حملوں میں زیادہ مہارت آئی ہے''۔

(بقیہ صفحہ ۶۴ پر)

اک نظر ادھر بھی

صبغۃ الحق

افغانستان: بچوں میں فدائی حملوں کے کھیل میں دلچسپی بڑھ گئی

افغانستان میں بچوں کا پسندیدہ کھیل فدائی حملوں کا کھیل ہے۔حال ہی میں ایک ایسی ہی ویڈیو سامنے آئی ہے جس میں ایک بچہ فدائی حملہ آور کے انداز میں ملبوس ہے اور ایک مشن پر روانہ ہونے والے فدائی کی طرح اپنے دوستوں سے ہاتھ ملاتا ہے اور گلے لگاتا ہے۔اس کے بعد ایک سفید لباس میں ملبوس فرد جسے ممکنہ طور پر سیکورٹی اہل کار دکھایا گیا ہے' اسے روکنے کی کوشش کرتا ہے تاہم یہ فدائی مجاہد اس کی بات نہیں مانتا اور ایسی اداکاری کرتا ہے جیسے اس نے خود کو دھماکے سے اڑا دیا ہے۔

استشہادی حملے کفر اور اہل کفر کے لیے وہ ڈراؤنا خواب ہیں جس نے ان کی راتوں کی نیندیں حرام کر رکھی ہیں۔یہی وجہ ہے کہ نظام کفر کے تمام کل پرزے استشہادی حملوں کی مذمت میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے ۔ اس مقصد کے لیے کفار اپنے زرخرید علماء سوء سے فتوے بھی حاصل کرتے ہیں اور ان کا خوب پراپیگنڈہ بھی کرتے ہیں لیکن حق کو اللہ نے عجب تاثیر سے نوازا ہے کہ جس قدر اس کی مخالفت کی جائے اسی قدر اس کی قبولیت میں اضافہ ہوتا ہے۔

؎اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے

اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے

مذکورہ ویڈیو نے اہل کفر کو اور بھی سراسیمہ کر دیا ہے کہ جس قوم کے بچے شہادت کی موت کو کھیل کی طرح پسند کرتے ہوں اس کا مقابلہ کیوں کر کیا جاسکتا ہے؟؟؟

امریکہ سپر پاورز کے انجام سے دوچار ہونے کے قریب ہے: برطانوی اخبار

برطانوی اخبار 'ٹیلی گراف' کے مطابق امریکہ تاریخ کی سپر پاورز جیسے انجام سے دوچار ہونے کے قریب ہے۔امریکہ کو مالیاتی بحران اور عالمی مفادات کا خطرے میں پڑ جانے جیسے مسائل کا سامنا ہے۔

امریکا کے اس انجام پر یہی کہاجاسکتاہے

؎اس طرح تو ہوتا ہے اس طرح کے کاموں میں

پاکستان کے اعتدال پسند ہونے کے قصے کو دفن کر دینا چاہیے، پاکستانی نوجوان جمہوری کے بجائے اسلامی انقلاب چاہتے ہیں: وال سٹریٹ جرنل

امریکی اخبار 'وال اسٹریٹ جرنل' نے اپنے ایک مضمون میں کہا ہے کہ مصر کی طرح پاکستان کی آبادی کا ۶۰ فی صد سے زیادہ حصّہ ۲۵ سال سے کم عمر کے نوجوانوں پر مشتمل ہے۔مصر کے برعکس پاکستانی نوجوان ایک جمہوری کی بجائے اسلامی انقلاب چاہتے ہیں۔

مضمون نگار کا کہنا ہے کہ پاکستان کے اعتدال پسند ملک ہونے کے قصے کو دفن کر دینا چاہیے۔معتدل ملک سمجھا جانے والے پاکستان میں اسلامی بنیاد پرستی کے خاتمے کا آسان راستہ بھی ختم ہوگیا ہے۔اب اعتدال پسند پاکستان کے قصے کہانیوں کو دفن کرنے کا وقت ہے۔

عالم کفر متحیر ہے کہ 'بہبود آبادی' اور 'فیملی پلاننگ' کے نام پر کی جانے والی سازشوں کے باوجود نہ صرف امت مسلمہ کی افرادی قوت میں اضافہ ہو رہا ہے بلکہ مسلم معاشروں میں نوجوانوں کے تناسب میں بھی اضافہ ہو رہا ہے، اس پر مستزاد مسلم امہ میں روز افزوں اسلامی و جہادی بیداری گویا ایک آتش فشاں ہے جو کسی بھی لمحے پھٹے گا تو صلیبی صہیونی کفر کو اس کے پورے طمطراق سمیت جلاکر بھسم کر ڈالے گا۔

نیٹو کو سامان کی فراہمی: روسی پارلیمنٹ نے معاہدے کی توثیق کر دی

روسی پارلیمنٹ نے امریکہ کے ساتھ معاہدے کی توثیق کر دی ہے جس کے تحت روس کے راستے افغانستان میں جنگی ساز وسامان اور فوجی بھیجنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔یہ معاہدہ سال ۲۰۰۹ء میں امریکی صدر اوباما کے دورہ روس کے دوران طے پایا تھا۔نیٹو ممالک افغانستان میں رسد کے لیے پاکستان پر انحصار کم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جہاں نیٹو کے قافلوں کو آئے دن حملوں کا سامنا ہے۔

عاشقی صبر طلب اور تمنا بے تاب

دل کا کیا رنگ کروں خون جگر ہونے تک

کی عملی تصویر بنے امریکہ کو روس نے پچھلے دوسال سے 'لاروں' پہ لگا رکھا ہے اور تا حال روس کے راستے رسد کا کوئی معقول روٹ نہیں بن سکا، جبکہ پاکستان والے روٹ کی حالت بھی دگر گوں ہے۔ لیکن امریکہ حوصلہ رکھے کہ مجاہدین عنقریب اس کے 'خون جگر ' کا انتظام کیے دیتے ہیں پھر امریکہ کو نہ 'سپلائی' کی ضرورت ہو گی نہ 'سپلائی روٹ' کی کیونکہ 'نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری'

بجٹ خسارہ: برطانوی افواج کی ۱۱ ہزار نوکریاں ختم کرنے کا فیصلہ

برطانوی حکومت نے بجٹ خسارہ کم کرنے اور دفاعی اخراجات پر قابو پانے کے لیے مسلح افواج کی گیارہ ہزار نوکریاں ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔برطانیہ کے وزیر دفاع لیام فوکس نے ایک بیان میں کہا ہے کہ فوج میں گیارہ ہزار نوکریاں ختم کی جائیں گی۔

لکڑیاں چننے والے افغان بچوں پر نیٹو بم باری، ۹ شہید، جنرل پیٹریاس نے معافی مانگ لی۔

افغانستان میں نیٹو فورسز نے اعتراف کیا ہے کہ یکم مارچ کو کنڑ صوبے میں بم باری سے جنگل میں لکڑیاں چننے والے ۹ بچے شہید ہوئے۔جس پر جنرل ڈیوڈ پیٹریاس نے معافی مانگ لی ہے۔اُس نے کہا کہ یہ ہلاکتیں نہیں ہونی چاہیے تھیں اور وہ خود کرزئی سے معذرت کریں گے۔

ادیزئی میں طالبان مخالف لشکر ختم کرنے کا اعلان

پشاور کے مضافات میں واقع علاقہ متنی ادیزئی کے امن لشکر کے سربراہ دلاور خان نے امن لشکر ختم کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ گزشتہ تین سالوں میں اس کے لشکر نے طالبان پر حملے بھی کیے اوران کو گرفتار بھی کیا جس کے جواب میں طالبان نے بھی امن لشکر کے عہدیداروں کو حملوں کا نشانہ بنایا جن میں ۷۴ افراد ہلاک ہوئے اور ۱۷ افراد طالبان کی ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ بنے لیکن کسی کو کوئی معاوضہ نہیں دیا گیا چنانچہ امن لشکر ختم کیا جارہا ہے۔ اب وہ مقامی طالبان سے اپنے طور پر بدلہ لیں گے، یہ خون کبھی معاف نہیں کریں گے۔

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الأَرْضِ فَسَاداً أَن يُقَتَّلُواْ أَوْ يُصَلَّبُواْ أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلافٍ أَوْ يُنفَوْاْ مِنَ الأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ(المائدة: ۳۳)

''جولوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کریں اور ملک میں فساد کو دوڑتے پھریں ان کی یہی سزا ہے کہ قتل کر دیے جائیں یا سولی چڑھا دیے جائیں یا ان کے ایک ایک طرف کے ہاتھ اور ایک ایک طرف کے پاؤں کاٹ دیے جائیں یا ملک سے نکال دیے جائیں یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا (بھاری) عذاب (تیار) ہے۔''

دلاور خان کی بصیرت اگر سلب نہ ہوئی ہوتی تو وہ یہ جان لیتا کہ شریعت کی مخالفت اور مجاہدین نفاذ شریعت کے خلاف جنگ کا معاوضہ دنیا میں ہلاکت اور آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں۔

دس سال میں پاک فوج کو ۱۲/ارب ۸۸ کروڑ ڈالر دیے: امریکی حکام

امریکہ کی جانب سے دس سال کے دوران پاکستان کو براہ راست فوجی امداد اور کولیشن سپورٹ فنڈ (سی ایس ایف) کی مد میں ۱۲/ارب ۸۸ کروڑ امریکی ڈالر ادا کیے گئے جب کہ تین سالوں کے دوران ۳۱ ایف سولہ طیارے، ۱۱۰ ایم آئی ۱۷، ہیلی کاپٹر اور ۹ جدید پٹرول بوٹس پاکستان کی مسلح افواج کو فراہم کی گئیں۔

؎اسلام اگر منظور نہیں ، قرآن اگر دستور نہیں
پُھر خاک ایسی آزادی پر یہ ملک یہ لشکر کچھ بھی نہیں

مندرجہ بالا تفصیل سے یہ واضح ہے کہ 'ایمان، تقویٰ، جہاد' کے نعرے کی آڑ میں امت کے کثیر وسائل ہڑپ کرنے والی یہ فوج درحقیقت کفار کا کرائے کا لشکر ہے اوراس کے جرنیلوں کے پیٹ کا جہنم اس قدر گہرا ہے کہ امت کے کھربوں روپوں اور کفار سے اینٹھے گئے اربوں ڈالروں سے بھی نہیں بھرتا اور واقفان حال کے بقول جس مہینے امریکا سے پیسے نہ ملیں فوج کی تنخواہوں کی ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

اُس نے کہا'' اگر جوہری صلاحیت کے حامل ملک پاکستان میں حکومت ختم ہوگئی تو اس کے نتائج انتہائی بھیانک ہوں گے۔ اگر ایٹمی پاکستان شدت پسندوں کے ہاتھوں میں چلا گیا تو نہ صرف امریکہ بلکہ پوری دنیا کے لیے خطرناک ثابت ہوسکتا ہے''۔

پیٹریاس نے جھلسے ہوئے بچوں کو ڈرامہ قرار دے دیا

ڈیوڈ پیٹریاس نے کہا ہے کہ '' افغان والدین طالبان کے خلاف آپریشن اور بم باری کے کسی بھی واقعے کے بعد جان بوجھ کر اپنے بچوں کو جلا کر مار ڈالتے ہیں یا ان کو زخمی کر دیتے ہیں تاکہ ان معصوموں کی ہلاکت کا الزام امریکی واتحادی افواج پر ڈالا جاسکے''۔

پیٹریاس کے منہ سے اس طرح کی درفنطنی کچھ عجب نہیں کیونکہ وہ اور اس جیسے امریکی جو اپنے باپ کے نام سے ہی نا آشنا ہوتے ہیں ،اور ماؤں کی بجائے بے بی سیٹرز کی گود میں پلتے ہیں، وہ ہی یہ سوچ سکتے ہیں کہ والدین اپنے ہی بچوں کو جلا سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

نوائے افغان جہاد کو انٹرنیٹ پر درج ذیل ویب سائٹس پر ملاحظہ کیجیے۔

www.nawaiafghan.blogspot.com
http://muwahideen.co.nr
http://www.ribatmedia.co.cc
http://www.ansarullah.co.cc/ur
www.jhuf.net
www.ansar1.info,
www.malhamah.110mb.com
http://irfanbalooch.blogspot.com

اسے چین ہے نہ قرار ہے

نہ مقابلے کا ہے حوصلہ، نہ عدو کو راہ فرار ہے
ہے اسی عذاب میں آج کل، اسے چین ہے نہ قرار ہے

کہاں ہمتیں، کہاں جرأتیں کہ لڑیں وہ آخری سانس تک
پڑی مار جب تو کھسک گئے، یہی بزدلوں کا شعار ہے

نہ کہیں پہ قبضہ جما سکا، نہ وہ حکم اپنا چلا سکا
یہ تو اہل عدم سے پوچھیے کہ یہ جیت ہے یا کہ ہار ہے

وہ جو بزم کفر تھی پھٹ گئی، وہ جو ہم نوا تھے بکھر گئے
وہ جو بحر و بر کا تھا حکمران، وہی ذلتوں کا شکار ہے

کوئی ہوش ہے، نہ ہی جوش ہے، ہے یہی صدا کہ "نکل چلو"
ہے عجیب سپاہ میں کھلبلی، شب و روز چیخ و پکار ہے

کہیں دردوغم سے ہیں سسکیاں، کہیں خوف سے براحال ہے
رہی کارگر نہ دوا کوئی، تن کاررواں ہی فگار ہے

وہ جو طالبانی ہوا چلی، وہ غرور سارے اڑا گئی
وہ جنہیں سمجھتا تھا گردِ راہ، وہ اسی کے ہاتھوں خوار ہے

وہ جو سرغنہ فرعون ہے، وہ ندامتوں ہی میں غرق ہے
نہ رہی جہاں میں ہے آبرو، نہ ہی اپنے گھر میں وقار ہے

ہے یہ فیصلہ کہ ستم گروں کی یہیں سے اٹھیں گی میتیں
کہاں بچ کے جائیں گے اب کہ وہ مجاہدوں کا حصار ہے

(پروفیسر انور جمیل)



حق حکمرانی صرف اسلام کے لیے ہے!!!

بے شک اسلام کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ ابتدا ہی پیش قدمی سے کرے۔ اسلام کسی قوم یا وطن کی میراث نہیں ہے۔ یہ خدا کا دین ہے اور تمام دنیا کے لیے ہے۔ اسے یہ حق حاصل ہونا چاہیے کہ وہ ان موانع کو پاش پاش کر دے جو روایات اور نظاموں کی شکل میں پائے جاتے ہیں۔ وہ افراد پر حملہ نہیں کرتا اور نہ ان پر اپنا عقیدہ زبردستی ٹھونسنے کی کوشش کرتا ہے، وہ صرف حالات ونظریات سے تعرض کرتا ہے تاکہ افرادِ انسانی کو اُن فاسد اور زہریلے اثرات سے بچائے جنھوں نے اُن کی فطرت کو مسخ کر دیا ہے۔

اسلام اپنے اس حق سے بھی کسی طور دستبردار ہونے کے لیے تیار نہیں کہ وہ انسانوں کو بندوں کی آقائی سے نکال کر صرف ایک خدا کی بندگی پر جمع کرے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور انسانوں کی آزادی کامل کی تحریک کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکے۔ تصورِ اسلامی اور امرِ واقع دونوں کے نقطۂ نظر سے اللہ تعالیٰ کی بندگی اپنی پوری شان سے صرف اسلامی نظام ہی کے سائے میں رُو بہ عمل آسکتی ہے۔ اسلامی شریعت ہی وہ واحد نظامِ حیات ہے، جس میں تمام انسانوں کا خواہ وہ حاکم ہوں یا محکوم، کالے ہوں یا گورے، غریب ہوں یا امیر، قریب کے ہوں یا دور کے، صرف اللہ تعالیٰ ہی قانون ساز ہوتا ہے، اور اس کا قانون سب کے لیے برابر ہوتا ہے اور سب انسان یکساں طور پر اُس کے آگے سرنگوں ہوتے ہیں۔ رہے دوسرے نظام ہائے حیات تو ان میں انسان اپنے ہی جیسے انسانوں کی بندگی کرتے ہیں، اور وہ اپنے ہی جیسے انسانوں کی گھڑی ہوئی شریعت کی اطاعت کرتے ہیں۔ شریعت سازی الوہیت کی خصوصیات میں سے ایک ہے۔ جو انسان یہ دعویٰ کرے کہ انسانوں کے لیے حسبِ منشا قانون بنانے کا اُسے اختیار ہے تو بالفاظ دیگر اس کے دعوے کا مطلب یہ ہے کہ وہ الوہیت کا مدعی ہے، خواہ وہ زبان سے الوہیت کا دعویٰ کرے یا نہ کرے۔ جو شخص ایسے مدعی کا یہ حق ...... یعنی آزادانہ قانون سازی کا حق ...... تسلیم کرے گویا اُس نے اس کے حق الوہیت کو تسلیم کیا چاہے وہ اسے الوہیت کا نام دے یا اس کے لیے کچھ دوسرے نام یا اصطلاحیں تجویز کرتا پھرے۔

اسلام محض عقیدہ وفکر کا نام نہیں ہے کہ وہ لوگوں تک محض وعظ و بیان کے ذریعے اپنا پیغام پہنچا دینے پر اکتفا کر لے۔ اسلام ایک طریقِ زندگی ہے جو منظّم صورت میں انسان کی آزادی کے لیے عملی اقدام کرتا ہے۔ غیر اسلامی معاشرے اور نظام ہائے حیات اُسے یہ موقع نہیں دیتے کہ وہ اپنے نام لیواؤں کو اپنے طریقِ کار کے تحت منظّم کر سکے، اس لیے اسلام کا یہ فرض ہے کہ وہ ایسے نظاموں کو، جو انسان کی آزادئ کامل کے لیے سدِ راہ بن رہے ہوں، ختم کرے۔ صرف اسی صورت میں دین پورے کا پورا اللہ کے لیے قائم ہو سکتا ہے۔ پھر نہ کسی انسان کا اقتدار باقی رہے گا اور نہ کسی انسان کی بندگی کا سوال پیدا ہوگا۔ جیسا کہ دوسرے نظام ہائے زندگی کا حال ہے جو انسان کی آقائی اور انسان کی بندگی پر اپنی عمارت قائم کرتے ہیں۔

(سید قطب شہید رحمہ اللہ از 'معالم فی طریق')